صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 12 اکتوبر 2009 بمطابق 22 شوال 1430 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِینَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُولُوا قَوۡلًا سَدِیدًاO یُصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمٰلَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوبَکُمۡ وَمَن یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیمًاO اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَیۡنَ اَن یَحۡمِلۡنَہَا وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡہَا وَحَمَلَہَا الۡاِنسٰنُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُومًا جَہُولًاO لِّیُعَذِّبَ اللّٰہُ الۡمُنٰفِقِینَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡمُشۡرِکِینَ وَالۡمُشۡرِکٰتِ وَیَتُوبَ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِینَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُورًا رَّحِیمًا۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیمِ۔

(ترجمہ): مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔ تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور خدا مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، کورم پورہ نہ دے۔

جناب سپیکر: کورم پورہ نہ دے؟ گن لیں جی، Count Down، نہ دے پورہ؟ دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، کورم پورا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کورم جب پوائنٹ آؤٹ ہو جاتا ہے ناتو پھر، دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: اجلاس کو بیس منٹ کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی بیس منٹ کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ 'کوئسچنز آور'، محترمہ یاسمین ضیاء بی بی۔

* 292 _ محترمہ یاسمین ضیاء: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز منظور شدہ پوسٹوں پر تعینات ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر ضلع میں منظور شدہ پوسٹوں کی سبجیکٹ وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز خالی آسامیوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) ہر ضلع میں منظور شدہ پوسٹوں کی سبجیکٹ وائز اور خالی آسامیوں کی تفصیل مہیا کی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال کوئی ہے۔

محترمہ یاسمین ضیاء: جی، جناب سپیکر۔ اس میں میں نے تمام صوبے کے جو پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی پوسٹیں تھیں، ان کی ڈیٹیل مانگی تھی اور دیپارٹمنٹ نے جو ڈیٹیل مہیا کی ہے، اس کے مطابق جناب سپیکر، پورے صوبے میں کافی تعداد میں Vacant posts ہیں۔ میرا سوال ان سے یہ ہے کہ آیا انہوں نے اس کیلئے کمیشن سے ڈیمانڈ کی ہے؟ اگر ڈیمانڈ کی ہے تو ڈیٹیل بتائی جائے اور کنٹریکٹ اور ایڈہاک Base پر کتنے کام کر رہے ہیں پورے پراونس میں اور کتنے پروموشن کیسز Under process ہیں؟ یہ ڈیٹیل اگر منسٹر صاحب Provide کر دیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ میری بہن نے جو ابھی بعد میں ڈیٹیل کے سوال کا پوچھا، یہ تو ایک نیا سوال ہے، اس پر میں انشاءاللہ جلدی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیٹا نہیں ہے آپ کے پاس؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ابھی موجود نہیں ہے جی، کیونکہ اس سوال کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے۔ ویسے جو خالی پوسٹس ہیں، وہ ہم بڑی جلدی انشاءاللہ تعالیٰ ایڈہاک کے ذریعے اور کمیشن کے جو سیلیکٹیز ہیں، ان کے Through ان کو Fill کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Muhtarama Zarqa Bi bi. Muhtarama Zarqa Bi bi. Not present. Dr. Zakirullah Khan Sahib.

* 307 _ ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالاکنڈ یونیورسٹی چکدرہ میں بائیوٹیکنالوجی میں ایم ایس سی اور ایم فل طلباء و طالبات نے داخلہ لیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یونورسٹی میں ایم ایس سی اور ایم فل کی کلاسز کو پڑھانے کیلئے کوالیفائڈ سٹاف موجود نہیں ہے اور سات، آٹھ ماہ گزر جانے کے باوجود اب تک کوئی کلاس منعقد نہیں ہوئی، یہاں تک کہ اکیڈمک کونسل بھی حال ہی میں قائم کی گئی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ڈگریوں کیلئے طلباء و طالبات کو پڑھانے کیلئے یونیورسٹی میں کوئی ریسرچ فارم اور لیبارٹری بھی موجود نہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مالاکنڈ یونیورسٹی چکدرہ میں کوالیفائڈ سٹاف کی تعیناتی، لیبارٹری و ریسرچ فارم کے قیام کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) اس حد تک درست ہے کہ یونیورسٹی ہذا میں بائیوٹیکنالوجی میں صرف ایم فل کلاس میں طلباء و طالبات نے داخلہ لیا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ یونیورسٹی میں ایم ایس سی اور ایم فل کی کلاسسز کو پڑھانے کیلئے کوالیفائیڈ سٹاف موجود ہے، مزید یہ کہ ایم فل کلاسسز کے کچھ طلباء نے اپنی Thesis بھی تشخیص (Evaluation) کیلئے جمع کروادی ہیں جبکہ 'اکیڈیمک کونسل' پہلے سے موجود ہے، تاہم 'ایڈوانس سٹڈیز اینڈ ریسرچ بورڈ' حال ہی میں قائم کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا ڈگریوں کیلئے یونیورسٹی میں مناسب لیبارٹریاں موجود ہیں۔

(د) فی الوقت یونیورسٹی میں بائیوٹیکنالوجی کیلئے موجود سٹاف اور دیگر سہولیات کافی حد تک موجود ہیں، تاہم ضرورت پڑنے پر یونیورسٹی ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کر سکتی ہے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: مطمئن یمه جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مطمئن یے؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: او جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ قاضی صاحب اچھے کام کیا کرو تو دیکھو کتنا، ہاں۔ اچھا محمد زمین خان صاحب، محمد زمین خان، کوسچن نمبر 327۔

* 327 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبے سے جہالت کے خاتمے اور علم کی روشنی پھیلانے کیلئے صوبائی خزانے سے خطیر رقم خرچ کر رہی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقصد کے حصول کیلئے صوبے کے مختلف علاقوں کی طرح دیر کی تحصیل لعل قلعہ میں بھی ایک کالج کی منظوری دی گئی تھی؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ کالج پر تاحال کام کیوں شروع نہیں کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) کالج کی تعمیر کیلئے مروجہ طریقہ کار کے تحت قطعہ زمین کی خریداری کیلئے ایک کمیٹی کی تشکیل کے بعد ضلعی حکام سے سرکاری یا بصورت عدم دستیابی نجی قطعات زمین کی نشاندہی کی درخواست کی گئی۔ مذکورہ کمیٹی نے مختلف قطعات زمین کے معائنے کے بعد ایک قطعہ زمین کالج کی تعمیر کیلئے موزوں قرار دی تاہم مالکان اراضی کی جانب سے فی کنال مبلغ آٹھ لاکھ روپے کا مطالبہ کیا گیا جبکہ ریکارڈ کے مطابق اسی علاقے میں کچھ عرصہ پہلے زمین مبلغ ڈھائی / تین لاکھ روپے فی کنال خریدی گئی تھی، لہذا محکمہ ہذا کی جانب سے ضلعی حکام کو مزید قطعات اراضی کی نشاندہی کیلئے درخواست کی گئی۔ البتہ حال ہی میں مورخہ 4 دسمبر 2008 کو مذکورہ کمیٹی نے لعل قلعہ میدان میں ایک اور قطعہ زمین موزوں قرار دی ہے جس کے بعد مجاز حاکم کی منظوری کے بعد متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کو مروجہ قوانین کے مطابق زمین کی خریداری کیلئے مزید اقدامات کرنے کی درخواست کر دی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ زمین کی خریداری کے فوراً بعد کالج کی تعمیر کا کام فوراً شروع کر دیا جائے گا۔

<u>Mr. Speaker:</u> Any supplementary?

<u>جناب محمد زمین خان:</u> جی، سر۔ دیکښے دا جواب، زما کوئسچن دا وو چه "آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبے سے جہالت کے خاتمے اور علم کی روشنی پھیلانے کیلئے صوبائی خزانے سے خطیر رقم خرچ کر رہی ہے؟" نو جوب دے چه "جی ہاں، درست ہے"۔ بیا سوال دے چه "آیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقصد کے حصول کیلئے صوبے کے مختلف علاقوں کی طرح دیر کی تحصیل لعل قلعہ میں بھی ایک کالج کی منظوری دی گئی تھی؟" جواب دے چه "درست ہے"۔ سوال دے "اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ کالج پر تاحال کام کیوں شروع نہیں"۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پورا نہ پڑھیں، پورا نہ پڑھیں، وہ تو لکھا ہوا ہے، ہر کسی نے، سب نے پڑھا ہے۔ ضمنی کوئسچن، ضمنی کوئسچن کریں۔

جناب محمد زمین خان: دیکښے سر، زما یو گزارش دا دے، دوئ خو ما ته دا جواب راولیږو چه "کالج کی تعمیر مروجه طریقه کار کے تحت قطعه زمین کی خریداری کیلئے ایک کمیٹی کی تشکیل کے بعد ضلعی حکام سے سرکاری یا بصورت عدم دستیابی نجی قطعات کی نشاندہی کی درخواست کی گئی ہے" اوس دیکښے جی کمیټی جوړه شوے وه او کمیټئ هغه ځائے، دا د تیر حکومت دغه وو، هغه زمکه باقاعده Accept کړے وه او هغه زمکه بیا، څنگه چه دوئ جواب راکړے دے چه یره د زمکے په قیمت باندے وران شو او هغه کالج تر اوسه پورے جوړ نه شو جی۔ دیکښے زما گزارش دا دے، څنگه چه دوئ بیا دغه کړے دے چه یره بله کمیټی جوړه شوے ده او بلا زمکه نشاندهی شوے ده او منظور، زمکه دوئ خوښه کړے ده نو تر کومے به دے کالج له دا زمکه واغستے شی او تر کومے به دے کالج باندے کار، ځکه چه دا درے ځلور کالو نه دا مسئله راروانه ده۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، قاضی اسد صاحب، منسٹر ہائر ایجوکیشن۔ To the point بولا کریں تو ٹائم بچ جائے گا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، اس میں ہماری کوشش ہے کہ یہ جلد از جلد ہو جائے کیونکہ ایک پروسیجر ہے، اس کو ہم نے Follow کرنا ہوتا ہے۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو لکھا ہوا ہے، وہ وہاں پہ ان کی مدد سے بیٹھ کر، اس کی قیمت آپ کو پتہ ہے سر، کہ اب ایک بیچنے والا جو ہے، وہ زیادہ پیسے مانگتا ہے، ہمیں تو یک سالہ کے اندر لینا پڑتا ہے، ہماری کوشش ہے کہ جلد از جلد جتنے بھی ہمارے Pending cases ہیں، ان کو ختم کیا جائے اور زمین خان صاحب والے کالج کو بھی جلد از جلد ہم شروع کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ صاحب، سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ صاحب۔

* 366 _ سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ تعلیمی سال کے دوران صوبہ سرحد میں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی ضلع وار تعداد کیا ہے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) یہ بھی بتایا جائے کہ صوبہ میں تعلیم کا تناسب کیا ہے، نیز مذکورہ تعلیمی عمر رکھنے والے افراد (زنانہ ومردانہ) آبادی کا کل کتنا حصہ ہے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> (الف) موجودہ تعلیمی سال کے دوران صوبہ سرحد کے مختلف گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کالجوں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات اور مختلف پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی ضلع وار تعداد مہیا کی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(ب) پروونشل بیورو آف سٹیٹسٹکس صوبہ سرحد سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق صوبے میں تعلیم کا تناسب اور تعلیمی عمر رکھنے والے افراد (زنانہ ومردانہ) کی آبادی کے تناسب کی تفصیل مہیا کی گئی۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> زما یو گزارش دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نو تۀ مختصر غوندے سوال ترے کوہ نو ٹائم بہ تا نہ بچ کیږی۔ تۀ چہ کوم جواب راغلی وی، هغه ټول لګیا شے ریډنګ شروع کړے۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> جناب سپیکر صاحب، ما دے د پارہ وئیل چہ ما وئیل چہ منسټر صاحب پہ پورہ پوهه شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> هغه پرے پوهه دے خو تۀ پوهه شه۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> د دے د پارہ لږ گزارش مے دا دے چہ منسټر صاحب خو اووئیل خو دا دۀ Already د سیکرټری هائر ایجوکیشن پہ خپله سربراهئ کښے یو میټنګ دلته راغوښتے وو، د دے د پارہ خو هغه میټینګ کښے بیا څه فیصله نه ده شوے۔ متعلقه چہ کوم خلق ئے راغوښتی وو، هغوئ ورله نه وو راغلی۔ هغه دوئ ما ته د هغے جواب رانکړو۔ دوئ ته پوره انفارمیشن ډیپارټمنټ نه دی ورکړے۔ زما دا گزارش دے چہ زر د پہ هغے کښے بیا یو منټنګ کیښودے شی چہ دے دوه درے ورخو کښے دا مسئله حل شی ځکه چہ دۀ۔۔۔۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جناب سپیکر صاحب، ان کے ساتھ بیٹھ کر پھر یہ جس طرح کہیں گے، اسی طرح کریں گے۔ جیسے بھی یہ کہیں گے سر، ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں، مہربانی کر کے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ان کو بٹھالیں، ایجوکیشن کا معاملہ ہے تو اس میں ذرا تیزی کریں۔ ملک قاسم خان صاحب، ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

* 454 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ سرحد کی یونیورسٹیوں میں ایم فل اور پی ایچ ڈی میں مختلف فیلڈز کی کلاسوں کی تفصیل کیا ہے;

(ب) صوبہ سرحد کی یونیورسٹیوں کے مذکورہ فیلڈز میں پروفیسروں کے نام الگ الگ بتائے جائیں;

(ج) صوبے کی یونیورسٹیوں کے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے گزشتہ تین سالوں کا نتیجہ بھی بتایا جائے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: (الف) صوبہ سرحد کی پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں میں ایم فل اور پی ایچ ڈی میں مختلف فیلڈز کی کلاسوں کی تفصیل مہیا کی گئی۔

(ب) صوبہ سرحد کی یونیورسٹیوں کے مذکورہ فیلڈز میں پروفیسرز صاحبان کے ناموں کی لسٹیں مہیا کی گئیں۔

(ج) صوبے کی پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے شعبہ جات میں گزشتہ تین سالوں کے نتائج بھی الگ الگ مہیا کئے گئے۔ (تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

ملک قاسم خان خٹک: سر، مطمئن یمه۔

جناب سپیکر: Satisfied. قاضی صاحب! کیا کچھ، کیا کچھ، معاملہ اور ہے-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب-----

جناب سپیکر: جی جاوید صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی جس سے ملک قاسم Satisfied ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کیا بات ہے قاضی صاحب کی۔

جناب سپیکر: جی جاوید صاحب؟

جناب محمد جاوید عباسی: میں نے کہا کہ جس سے ملک قاسم صاحب Satisfied ہیں، میں کہتا ہوں کیا بات ہے قاضی صاحب کی۔

جناب سپیکر: ہاں یہ کچھ تو ___ جی ملک قاسم خان خٹک صاحب، Again، سوال نمبر جی؟

ملک قاسم خان خٹک: 454۔

جناب سپیکر: 454 تو نہیں ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: کونسا ہے جی؟

جناب سپیکر: ابھی تو میرے سامنے 455 ہے، ہاں۔

* 455 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور یونیورسٹی میں طلباء سیکنڈ شفٹ میں ایم اے کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں سرکاری ملازمین بھی زیر تعلیم ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سیکنڈ شفٹ کیلئے دوپہر 12:00 بجے کا وقت مقرر کیا گیا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ طلباء اور زیر تعلیم سرکاری ملازمین کی الگ الگ تعداد بتائی جائے، نیز مذکورہ شفٹ میں زیر تعلیم ملازمین کی حاضری کی صورتحال کی تفصیل بھی بتائی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پشاور یونیورسٹی میں طلباء سیکنڈ شفٹ میں ایم اے کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں سرکاری ملازمین بھی زیر تعلیم ہیں۔

(ب) جی نہیں، سیکنڈ شفٹ کے ترمیمی قانون 2001 کے رول 4 کے مطابق "Theory classes in the second shift shall start after 1:00 p.m. on all working days. No class will be held prior to 1:00 p.m" البتہ سٹیٹسٹکس ڈیپارٹمنٹ سے آمدہ اطلاع کے مطابق وہاں کلاسز بارہ بجے شروع کی جاتی ہیں جس کا جواز سربراہ شعبہ نے یہ دیا ہے کہ مذکورہ شعبہ میں طلباء کے علاوہ تیس طالبات بھی زیر تعلیم ہیں جن کی درخواست پر کلاس کا وقت ایک بجے سے بارہ بجے کیا گیا ہے اور اس وجہ سے کہ (اول) ایک بجے کلاس شروع ہونے کی وجہ سے شام کو کلاسیں دیر سے ختم ہوتی تھیں جس کی وجہ سے طالبات کو گھر پہنچنے میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور (دوم) مذکورہ شعبے میں کوئی سرکاری ملازم زیر تعلیم نہیں۔

(ج) یونیورسٹی کے مختلف ڈیپارٹمنٹس سے جمع کئے گئے اعداد و شمار کے مطابق پشاور یونیورسٹی میں شام کی کلاسوں میں زیر تعلیم سرکاری ملازمین کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نام	محکمہ	ڈیپارٹمنٹ	حاضری کی تفصیل
ہارون رشید	پاکستان ٹیلی ویژن	جرنلزم	تسلی بخش
محمد فیصل	خیبر میڈکل یونیورسٹی	سوشل ورک	ایضاً
روقیہ	فرنٹیر ایجوکیشن فاونڈیشن سکول	آئی آر آر	ایضاً
سجاد	پولیس ڈیپارٹمنٹ	ایضاً	ایضاً

نوید	محکمہ تعلیم صوبہ سرحد	ایضاً	ایضاً
عطاء الرحمان	محکمہ تعلیم صوبہ سرحد	ایضاً	ایضاً
ہمایون	محکمہ تعلیم صوبہ سرحد	ایضاً	ایضاً
سمیع اللہ	محکمہ تعلیم صوبہ سرحد	ایضاً	ایضاً
حمیرا کلثوم	محکمہ تعلیم صوبہ سرحد	ایضاً	ایضاً

University of Peshawar
Students Admitted to Postgraduate Departments (Evening Shift)

S. No.	Department	Seats
1	Anthropology	51
2	Arabic	51
3	Archaeology	51
4	Botany	51
5	Business Administration	45
6	Chemistry	75
7	Computer Science	51
8	Economics	63
9	Electronics	51
10	English	51
11	Environmental Science	31
12	Geography	51
13	History	51
14	International Relations	67
15	I.E.R	50
16	Islamiyat	60
17	Journalism	53
18	Law	99
19	Library & Information Science	59
20	Mathematics	51
21	Pashto	54

22	Persian	51
23	Philosophy	60
24	Physics	64
25	Political Science	66
26	Psychology	53
27	Social Work	51
28	Sociology	51
29	Statistics	60
30	Urban and Regional	16
31	Urdu	54
32	Zoology	41
	Total Seats	1733

ملک قاسم خان خٹک: مطمئن ہوں، جی۔

جناب سپیکر: مطمئن یے ؟ څه ضمنی سوال پکښے شته جی ؟ شکریه۔ محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ، موجود نہیں ہیں۔ سید قلب حسن صاحب۔

* 514 _ سید قلب حسن: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پنجاب، سندھ، بلوچستان میں میڈیکل، انجینیئر نگ اور دیگر کالجوں میں صوبہ سرحد کے طلباء وطالبات کیلئے نشستیں مختص ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم کی نااہلی کی وجہ سے مذکورہ نشستیں ضائع ہو جاتی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) پچھلے دو سالوں میں مذکورہ کالجز میں کتنی نشستیں مختص تھیں، کن طلباء کو داخلے ملے ہیں اور کتنی نشستیں ضائع ہوئی ہیں؛

(2) جو نشستیں ضائع ہوئی ہیں انکی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور حکومت نے اس سلسلے میں اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: (الف) جی ہاں، صوبہ پنجاب، سندھ، بلوچستان اور آزاد کشمیر کی انجینیئر نگ یونیورسٹیوں میں صوبہ سرحد کے طلباء وطالبات کیلئے نشستیں مختص ہیں۔ اسکے علاوہ یونیورسٹی آف پنجاب میں بھی تین سیٹیں مختص ہیں جن پر میرٹ کے مطابق بمورخہ 24/11/08 امیدواران بھجوائے جا چکے ہیں جبکہ محکمہ صحت نے بھی اپنا جواب تیار کرکے صوبائی اسمبلی کو بھجوادیا ہے۔

(ب) جی نہیں، ان طلباء کو موردالزام ٹھہرایا جا سکتا ہے جو یو ای ٹی پشاور اور اسکے ماتحت کیمپوں میں داخلہ لیتے ہوئے بھی Reciprocal کی سیٹوں پر Apply کرتے ہیں اور بار بار نامزدگی کے باوجود دوسری یونیورسٹیوں میں جانے سے پہلو تہی کرتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف محکمہ کا وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ مستحق طلباء (جو داخلہ لینے سے محروم رہ جاتے ہیں) کیلئے بھی رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔

(ج) (1) دوسرے صوبوں کی انجینیئرنگ یونیورسٹیوں میں صوبہ سرحد کے طلباء و طالبات کیلئے کل تیس سیٹیں مختص ہیں۔ سال 07-2006 میں تیس سیٹوں کے عوض سترہ طلباء نے داخلے لئے، اس طرح تیرہ نشستیں ضائع ہوئیں۔ چنانچہ سابقہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن نے 28-6-2007 کو یو ای ٹی اتھارٹی سے اس سلسلے میں میٹنگ کی تاکہ اسکا کوئی حل نکالا جا سکے لیکن قانونی پیچیدگی اور وقت کی کمی کے باعث اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا اور پرانا طریقہ یعنی تمام طلباء Reciprocal کی سیٹوں پر Apply کرنے کا حق رکھتے ہیں، رائج رہا۔ سال 08-2007 میں طلباء نے داخلے کی اس طرح آٹھ نشستیں ضائع ہوئیں جبکہ سال 2008-09 کے دوران این ڈبلیو ایف پی، یو ای ٹی سے کل 812 داخلہ فارم موصول ہوئے جنکو تیس سیٹوں کے عوض محدود وقت میں ایڈجسٹ کرنا محکمہ کیلئے ناممکن بات تھی چنانچہ بار بار نامزدگی کے باوجود صرف سات طلباء نے داخلے لئے، لہذا سابقہ چیف سیکرٹری صاحب کی باقاعدہ اجازت لینے کے بعد باقیماندہ تئیس سیٹوں کی اخبارات اور میڈیا میں تشہر کی گئی تاکہ ان سیٹوں کو پر کیا جا سکے۔ جن طلباء نے داخلہ کیلئے خواہش / رضامندی ظاہر کی، انکو داخلہ فارم میں اپنی درج شدہ Options کے مطابق نامزد کر دیا گیا۔ اس طرح تئیس خالی نشتوں میں سے سات طلباء نے مختلف یونیورسٹیوں میں داخلہ لئے اور یہ سیٹیں پر ہو گئیں جبکہ سی آر پی کی ایک سیٹ پر نہ کسی نے خواہش ظاہر کی ہے اور نہ کوئی اس سیٹ پر جانا چاہتا ہے۔ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن نے باقیماندہ پندرہ سیٹوں کیلئے یو ای ٹی لاہور اور یو ای ٹی ٹیکسلا کی اتھارٹیز سے بات کی اور محکمہ نے باقاعدہ طور پر بشمول اے جی کے یونیورسٹی کو بھی مراسلے ارسال کر دیئے، ان پندرہ سیٹوں کیلئے تینوں یونیورسٹیوں نے اصول طور پر رضامندی ظاہر کر دی ہے کہ سال 10-2009 میں صوبہ سرحد کی پہلے سے تیس مختص شدہ سیٹوں کے علاوہ ان طلباء کو بھی داخلے دے دیئے جائیں گے۔

(2) اسکا جواب اوپر جز (ب) میں دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ پشاور یو ای ٹی کو بھی ایک مراسلہ بمورخہ 17 فروری 2009 ارسال کر دیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے، جس میں یہ تاکید کی گئی ہے کہ آئندہ سال 2009-10 سے جن طلباء کو یو ای ٹی پشاور اور اسکے ملحقہ کیمپسز نے داخلہ دے دیا ہو تو ان طلباء کے نام

Reciprocal کی لسٹ میں شامل نہ کئے جائیں تاکہ ان تیس سیٹوں کے عوض مستحق طلباء (جن کا میرٹ کم ہوتا ہے) کو موقع میسر ہو سکے۔ یو ای ٹی پشاور نے اس مراسلے سے بھی اصولی طور پر رضامندی ظاہر کر دی ہے اور امید ہے کہ آئندہ کوئی بھی نشست خالی نہیں جائے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

سید قلب حسن: جی ہاں۔ جناب، اس میں سپلیمنٹری کوسچن میرا یہ ہے کہ محکمے کی کوئی Responsibility ہے کہ نہیں کہ یہ جو سیٹس ضائع ہوئی ہیں، یہ دو سال کی سیٹس انہوں نے بتائی ہیں اگر میں پانچ چھ سالوں کا ان سے پوچھتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اور پچھلے سالوں میں بھی ضائع ہو گئیں، یہ عام سیٹس نہیں ہیں سر، یہ انجینئر نگ کی سیٹس ہیں، اگر ہر سال بیس پچیس، پندرہ انجینیئر نگ، ویسے بھی ہمارے صوبے کا یہ حال ہے اور اگر یہ انجینیئر نگ کی سیٹس ضائع ہوں محکمے کی کوتاہی کی وجہ سے تو اس کا Responsible کون ہے، سر؟

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، منسٹر ہائر ایجو کیشن جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، شاہ صاحب نے جو بات کی ہے، میں اس کو اس طرح اس کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ بالکل سر، نظام میں یہ کمی موجود ہے کہ جس وقت یہاں کے، ہمارے صوبہ سرحد کے بچے Reciprocal seats پر Apply کرتے ہیں، وہ اپنے ہی صوبے میں یہاں کے میڈیکل اور انجینیئر نگ کالجز میں بھی Apply کر دیتے ہیں۔ ہم ان کو بار بار لکھتے رہتے ہیں کہ آپ نے جو Reciprocal basis پہ Seat ہے، وہ لینی ہے یا نہیں لینی؟ اسی خط و کتابت میں وقت ضائع ہوتا رہتا ہے اور جب یہ یہاں پہ کلاسز شروع کر لیتے ہیں وہاں پہ پھر دوسرے بچوں کے بھیجنے کا ٹائم نہیں رہتا۔ اس میں ہم نے وائس چانسلر صاحب کے ساتھ بھی بات کی ہے اور اب یہ سوچ رہے ہیں کہ بچے یہاں پہ ایڈمشن لینا چاہتے ہیں، ان کو ہم Reciprocal کی لسٹ میں یا ان کو وہاں پہ Apply کرنے کی اجازت نہ دیں اور میں تو سمجھتا ہوں سر، کہ بہتر سے بہتر طریقہ ہے۔ میں نے ابھی پنجاب کے چیف منسٹر صاحب کو بھی ایک سمری بھیجی ہے کہ صوبہ سرحد کے سٹوڈنٹس کیلئے وہاں پہ سیٹیں دگنی کی جائیں، ہمارے ساتھ پنجاب ویسے مدد کرتا ہے تو یہ تعلیم کے شعبے میں بھی مدد کرے اور میں ان کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہوں، سارا ریکارڈ ان کے سامنے رکھنے کیلئے تیار ہوں، میں اس کو Defend نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: یار قاضی صاحب! یہ دگنی تو وہ کرتے ہیں یا نہیں کرتے، یہ Already جو وہ ضائع ہو رہی ہیں، تو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں آپ کو یہی عرض کر رہا ہوں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو بچے دو دو جگہ پر Apply کر دیتے ہیں، ان کی وجہ سے سر، وہ میرٹ میں ٹاپ پہ آ جاتے ہیں، یہاں پہ بھی اور Reciprocal basis پہ بھی، پھر جب وہ یہاں لیتے ہیں، اس کے بعد اتنا لیٹ ہو جاتے ہیں کہ ہم انہیں دوسرے صوبے میں بھیج نہیں سکتے جو میرٹ پہ بقایا بچے ہوتے ہیں۔ اس نظام میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ بہتری لائیں جی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، وہ تو میں سمجھ گیا لیکن میکینزم ایسا ہونا چاہیئے کہ یہ سیٹیں ضائع نہ ہوں، یہ تو بڑی زیادتی ہے بچوں کے ساتھ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر۔ اس پر انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کر رہے ہیں سر، کہ بیٹھ کے اس کیلئے کوئی ایسی پالیسی بنائیں۔ اب ان بچوں کو جو کہ اس صوبے میں داخلہ لینا چاہتے ہیں، ان کو ہم پابند کریں گے کہ وہ Reciprocal seats پر Apply نہ کریں۔

جناب سپیکر: یہ بڑا سیریس مسئلہ ہے، اس پہ ضرور کوئی میکینزم۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان! تاسو څه وایئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: یو سپلیمنټری کوئسچن دے، جناب سپیکر صاحب۔ دے ځل زهٔ Involve شوے وومه یو داسے کیس کښے جی، نو هغے کښے دا وه چه کومه ورځ د دوئ ډیډ لائن وو کنه جی، ډیډ لائن، هغے پورے یو دوه کسانو Apply کړے وه جی، دوه کسانو، نور سیټونو باندے چا Apply نه وه کړے او چه کله دا ډیډ لائن تیر شو جی، بیا هغے نه پس چه کوم د محکمے کلرکان وو، هغه د یو بل چه کوم کسان وو، هغوی ته ئے اوکړے جی اته هغه وخت، اوس ما نه سیټونه Exactly هیر دی چه څومره وو خو خالی دوه کسانو Apply کړے وه، باقی سیټونه هم داسے، زهٔ دا تپوس کول غواړمه جی بلکه زما سپلیمنټری کوئسچن دا دے چه دغه چه کوم سیټونه Reserve کښے Reciprocal basis باندے دی، د دے ایډورټائزمنټ Proper طریقے سره کیږی که نه کیږی؟ زما خیال دا دے چه هغوی دوه کسانو، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی زهٔ پوهه شوم۔ ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، جناب سپیکر۔ سر، صاحب دا خبره اوکړه چه څوک وو نه، تا ته پته ده چه کرک کښے د ایجوکیشن ریشو 97 پرسنټ ده، زما خپل بچے دے، محمد ایاز ولد مهر امین پخپله هغه، اوس هغه بله ورځ مے صاحب ته ریکویسټ کړے دے، زهٔ دا ریکویسټ صاحب ته کوم چه که نور څوک نه ځی د صوبے نه خو د کرک بچی ته خو د خا مخا نظرا وکړے شی۔

جناب سپیکر: جی موؤر Satisfy نہیں۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، محکمه تعلیم نه Satisfaction خو ډیر مشکل غونډے کار دے خو زما دا گزارش دے چه دے نه مخکښے چه کوم طریقه کار وو، اخبار کښے به ایډورټائزمنټ راتلو او هغے ته به هلکانو Apply کوله او هغه کښے به ایډمشن کیدو او یو سیټ به نه ضائع کیدو۔ دا زمونږ دلته کوم کلریکل سټاف چه دے، د هغوی کوتاهی ده سر، هغوی بالکل دلچسپی نه اخلی۔ سر، زهٔ خپله دوه درے کیسونو کښے لاړ یمه۔ اوس دیکښے دوئ ورته وئیلی دی چه دا سیټونه به مونږ Next year ایډجسټ کړو، تاسو به دا پړهاؤ کړئ، دا څنګه Possible ده جی چه یو سیشن ختم شی بیا مخکښے کال هغوی څنګه ایډجسټ کړی دا انجینئرنګ دے، دا څه عام سکولونه خو نه دی کنه۔ زما گزارش دا دے چه که منسټر صاحب غواړی چه دے باندے یوه کمیټی د دوئ خپله جوړه کړی، ما د ورکښے ممبر کړی، زهٔ په دے پالیسئ پوهه یمه، ما خپله Reciprocal basis باندے انجینئرنګ کړے دے، ما ته ټول معلومات شته۔ دے باندے یوه کمیټی جوړه کړئ چه دا مسئله حل کړی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔ منسٹر ہائر ایجوکیشن۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بالکل مجھے اس سے اختلاف نہیں ہے۔ ہمارے پاس جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اس کے بڑے سمجھدار اور لائق چیئرمین صاحب ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوادیں تاکہ اس کا حل نکل سکے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، زما یو گزارش دے چه که دے سټینډنګ کمیټۍ ته دا کوئسچن تاسو واستوئ او دے باندے فوری طور یو میټنګ رااوغواړئ چه هغوی ته-----

جناب سپیکر: نه، دا کوئسچن ریفرکوؤ کنه کمیټۍ ته، نو هغے کښے به تاسو او ثاقب خان، دا کوئسچن خو اوس کمیټۍ ته ریفر کوؤ کنه، هلته به تاسو راځئ بیا۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب، زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: نه، په دے کوئسچن باندے خبره ده؟

جناب احمد خان بہادر: دے سره Related ده جی۔

جناب سپیکر: ګوره په دے به ضمنی کوئسچن تاسو کوئ جی۔

جناب احمد خان بہادر: سر، ما ترے صرف دا تپوس کولو چه اوس د میډیکل کالج دوئ سره څه پته شته چه آخری تاریخ کله دے جی؟

جناب سپیکر: هاں جی؟

جناب احمد خان بہادر: ما وئیل د دوئ نه تپوس کوؤ چه اوس دوئ ته معلومات شته چه اوس آخری تاریخ کله دے، Due date کله دے جی؟

جناب سپیکر: ابھی جو سیٹیں، آنریبل ممبر پوچھ رہے ہیں-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، وہ ہمارا 'ایٹا' کا امتحان جو تھا، انجینیئر نگ اور میڈیکل کالجز کا انٹری ٹیسٹ جو ہوتا ہے، وہ اگست میں ہو گیا تھا۔ اب تو آپ کو یاد ہو گا پچھلے ہفتے ہم نے آپ سے کہا تھا کہ پراسپیکٹس بھی ایشو ہو گئے ہیں، تو اس کے حوالے سے اگر یہ باقاعدہ سوال پوچھنا چاہتے ہیں، میں Full detail ان کو دے دوں گا جی۔

جناب احمد خان بہادر: نہیں، باقاعدہ سوال تو پوچھ لیں گے مگر پھر چھ مہینے بعد اس کا جواب دو گے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو سر، اس کا حل یہ ہے کہ آپ میرے ساتھ آفس میں آجائیں، میں آپ کو Full detail وہاں دے دوں گا۔

جناب احمد خان بہادر: سر، دوئ د جواب راکړی، خلق خو به خبر شی چه آخری تاریخ څویم دے؟ زما د دے سوال مطلب هم دا دے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، مجھے یہ ٹائم دے دیں، میں ریکارڈ لے آتا ہوں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب احمد خان بہادر: قاضی صاحب! آپ خود اندازہ کرلیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 514, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Muhammad Zahir Shah Khan, ji.

516 _ * جناب ظاہر شاہ خان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ الپوری شانگلہ میں ڈگری کالج موجود ہے جہاں پر نسپل سمیت لیکچرارز کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ کالج میں خالی آسامیوں کی تفصیل بتائی جائے؛

(2) کیا حکومت مذکورہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) (1) گورنمنٹ ڈگری کالج الپوری (ضلع شانگلہ) میں منظور شدہ اور پر شدہ آسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

	منظور شدہ آسامیاں	پر شدہ آسامیاں	خالی آسامیاں
بی پی ایس۔19	03-	-	03
بی پی ایس۔18	06	06	-
بی پی ایس۔17	13	08	05

(2) مذکورہ کالج میں پرنسپل کی خالی آسامی کو پر کرنے کی تجویز صوبائی حکومت کے زیر غور ہے جبکہ بی پی ایس۔18 سے بی پی ایس 19 کی پروموشن کے کیسز بھی صوبائی حکومت نمٹا رہی ہے، منظوری کے بعد مذکورہ کالج کی باقیماندہ خالی آسامیوں کو پر کر دیا جائے گا، نیز لیکچرارز کی خالی آسامیاں صوبائی پبلک سروس کمیشن یا محکمانہ کنٹریکٹ پالیسی کے ذریعے عنقریب پر کر دی جائیں گی۔ تاہم کالج کی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک انگلش لیکچرار پرائیویٹ فنڈز سے عارضی طور پر رکھنے کی منظوری بھی دی جاچکی ہے۔

جناب سپیکر: پکښے بل ضمنی سوال کوئ جی تاسو څه؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جی، جی۔ یو خو دا دغه دے جی چه دا هلته کښی لیکچراران نشته، پروفیسران نشته، استاذان نشته دے۔ دویمه خبره دا ده چه دا کالج کښے پرهائی نه کیږی جی۔ په کالج کښے پانچ اکتوبر 2005 کښے چه کومه زلزله راغلے وه، د هغے نه پس دغه کالج د آرمی په قبضه کښے دے۔ اوس هغه آپریشن هم هلته نه دغه کیږی، هغه جی او سی هلته کښینی او کالج برائے نام دے (پوهه شوے)، د-----

جناب سپیکر: تاسو وایئ چه کالج خالی کړی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: او زما دا دوه ضمنی سوالونه دی، یو دا دے چه دا کالج به دوئ کله خالی کوی (پوهه شوے)، که دغلته د فوجیانو پروګرام اوږد وی نو د وړو د پاره، د هلکانو د پاره دوئ څه بندوبست کوی (پوهه شوے)؟ دویمه خبره دا ده، د دے استاذانو جی، استاذان هلته کښے نشته دے، ډیر لوے پرابلم دے جی۔

جناب سپیکر: دا خو اودریږه، هائر ایجوکیشن دے، استاذانو ته مه ځئ جی، د هائر ایجوکیشن خبره کوئ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: دا د استاذانو، لیکچرارانو خبره کوم، د پروفیسرانو، زهٔ د کالج د پروفیسر خبره کومه جی۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب۔ قاضی صاحب نوٹ فرمائیں جی۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب! ضمنی کو کُسچن کیا ہے جی؟

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، چه دا دوئ وئیلی دی چه صوبائی حکومت سره دا تجویز زیر غور دے چه دا Vacant پوسټونه دوئ Cover کوی، مونږ وئیل که څه ټائم فریم دیکښے، ځکه زمونږه مردان کښے هم ډگری کالج کاټلنگ او گورنمنټ ډگری کالج بابوزئی کښے هم دا مسئله درپیش ده او یقیناً دا پوسټونه خالی دی، د هلکانو ضیاع کیږی د اوقاتو، نو که لږ په دے باندے-----

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ترند صاحب، سپلیمنٹری سوال څه دے جی؟

جناب تاج محمد خان ترند: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، زمونږ په بټګرام کښے ګرلز ډګری کالج تقریباً څلور پینځه کاله شوی دی چه هغه تیار شوے دے او ایجوکیشن ډیپارټمنټ د هغے بلډنګ۔۔۔۔

جناب سپیکر: سټاف پکښے نشته؟

جناب تاج محمد خان ترند: خو لا اوسه پورے هغه سټارټ شوے نه دے جی۔

جناب سپیکر: سټاف پکښے نشته؟

جناب تاج محمد خان ترند: جی، نه پکښے پرنسپل، یو سټاف پکښے نشته جی۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی محمد علی خان، ضمنی سوال جی۔

جناب محمد علی خان: دغه زما په شبقدر کالج کښے د لیکچرارانو د پاره چه زر بندوبست او کړئ، شپږ میاشتو نه زهٔ منسټر صاحب ته لګیا یمه، زمونږ په شبقدر کالج کښے اووه پوسټه خالی دی د لیکچرارانو، اووه۔

جناب سپیکر: اووه کمے دے پکښے؟

جناب محمد علی خان: اووه کسان کم دی پکښے، اوس نهه ته اورسیدل۔ دا اووه خو زاړه وو او بار بار مے دهٔ ته وئیلی دی، یو دیارلس څله مے اووئیل چه یره، هغه اووئیل چه بندوبست درله کوؤ۔ هغے سره ډیر کالج Suffer شو او ډیره زیاته مسئله جوړه ده جی۔

Mr. Speaker: Ji, Qazi Sahib, Qazi Asad Sahib, one by one.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ ایشو تھا جس کی وجہ سے آپ کو پتہ ہے کمیٹی بھی بنی تھی کہ ریگولرائز کیا جائے گورنمنٹ ایمپلائز کو، اسی کمیٹی میں سر، چونکہ دیکھ رہے تھے کہ جو کنٹریکٹ /ایڈہاک پہ لوگ ہیں، ان کو ہم نے پکا کرنا ہے جس کی وجہ سے تھوڑی Delay آ گئی تھی ہماری نئی ایڈہاک اپوائنٹمنٹس میں لیکن

اب مجھے این او سی اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے مل گئی ہے اور انشاء اللہ میں جلدی ایڈورٹائز کروں گا، اپنے لیکچرارز کیلئے، گریڈ 17 کیلئے تاکہ جتنی ہمارے صوبے میں پوسٹس خالی ہیں، پبلک سروس کمیشن بڑی کوشش کرتا ہے لیکن اس رفتار سے سر، ہمیں اپنے لیکچرارز نہیں پہنچا سکتے جس رفتار سے ہم نے کالجز تیار کئے ہیں یا جس رفتار سے ہمارے ملک کے لوگوں کو چاہیئے۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب ذرا ڈیٹ مانگ رہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: حافظ اختر علی صاحب کیلئے بھی سر، میرا یہی ہے۔ تاج ترند صاحب کیلئے بھی، اور جتنے بھی دوست یہاں پہ ہیں، انہیں، سب کو یہ تشویش ہو گی اپنے کالج کے لیکچرارز کی پوسٹس کیلئے، تو میں بڑی جلدی انشاء اللہ ایڈورٹائز کروں گا ایڈہاک پوسٹس۔

جناب سپیکر: اس کو جتنا جلدی ممکن ہو، فوری فوری۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! تاسو څه وايئ؟

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، دیکښے وخت نشته۔

جناب سپیکر: دا ما پکښے رولنګ ورکړو، ما رولنګ ورکړو چه دیکښے وخت مه ضائع کوئ، زر زر او کړئ۔ جلدی جلدی کریں، اس پہ ٹائم ضائع نہ کریں۔

سید قلب حسن: په دیکښے وخت خراب شو، زر زر د او کړی۔

جناب محمد علی خان: په دیکښے وخت خراب شو، زر زر د او کړی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، ہمارے منسٹر صاحب ہیں جی۔

وزیر جیلخانہ جات: زۀ یو عرض کومه چه دا هائر ایجوکیشن ډیر ذمه دار ډیپارټمنټ هم دے او قاضی صاحب Energetic Minister هم دے، انشاءالله زمونږ دا امید دے، دا به کوی خو زمونږ خبره جی، دا اوګورئ تاسو "منظور شدہ آسامیاں، بی پی ایس۔19:۔ تین، خالی آسامیاں اور پر شدہ آسامیاں:۔ زیرو"، آیا دا پروموشن کمیټی دا سے

خو نه ده جی چه دا پرنسپلز مونږ سره شارټ دی په ټول کالجز کښے ، چه د ډیپارټمنټ پرموشن کمیټی څومره دغه دے ، ولے چه په پرموشن کښے ستره چه بهرتی شی نو هغه اتهاره ته ځی، اتهاره چه بهرتی شی، بیا به هغه انیس ته ځی، نو پرنسپلز تقریباً Through out صوبه، قاضی صاحب ته هم پته ده، شارټ دی نو زما دا ته ریکویسټ دے ، دے باندے که لږ غوندے جواب ورکړی چه یره د انیس پوسټونه مونږ سره کم دی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، دیکښے-----

جناب سپیکر: دے نه خو لوے ډیبیټ ساز شو۔ بس جی زما رولنګ چه پکښے راغے ، بس بیا خبره ختمه شوه جی۔ کښینئ جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر،-----

جناب سپیکر: ظاہر شاہ خان! بیٹھیں جی، دا منسټر صاحب څه اوئیل غواړی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، انہوں نے کہا ہے کہ یہ انیس کی پوسٹیں خالی ہیں، یہ کس لئے؟ سر، ہو سکتا ہے یہ جواب جب بھیجا گیا تو اس وقت یہ نہ ہو، ہم نے اٹھارہ سے انیس کی پروموشنز بھی کر دی ہیں اور انیس سے بیس بھی کر دی ہیں سر، اور اس میں میرے خیال میں اب اس سے بہت Improve ہو چکی ہے، جو اس سوال کے جواب میں ہم نے جو چیزیں بتائی ہیں، اس وقت اس تعداد میں سیٹیں خالی نہیں ہیں، ہم نے اٹھارہ سے انیس اور انیس سے بیس کی پروموشنز کر دی ہیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، زما خوئے جواب رانکړو۔

جناب سپیکر: ظاہر شاہ خان کو کیا جواب نہیں دیا آپ نے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: فوج سره کالج دے ، سر۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: فوج کے پاس جو کالج ہے، وہ تو بہر حال اس سوال کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا لیکن میں نے یہ جواب دیا ہے کہ ہمارے پاس، ابھی Adhoc basis پہ میں ایڈورٹائز کروں گا، یہ بھی کوشش کریں، ہم سب دعا بھی کرتے ہیں کہ حالات بھی اچھے ہوں اور وہاں کے لوکل لوگ Apply کریں جو ان کالجز میں پڑھائیں۔

جناب سپیکر: وہ Within ten days ایڈورٹائز کریں جی، بس ختم کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، اس پر آرمی کا قبضہ ہے اور وہاں پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرمی بلڈنگ Vacate کرنا، اس کی میرے خیال میں بس کی بات نہیں ہے یہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: تو دوسرا بندوبست کریں سر، دوسرا یہ ہمارے بچوں کو ایبٹ آباد میں داخلہ نہیں دیتے، ہم اس کے پاس جاتے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مجھے پتہ ہے وہاں کلاسیں کم ہیں، میں ان کے بچوں کیلئے Alternative بندوبست کر کے دوں گا، یہ میرا آپ کے ساتھ وعدہ ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. Thank you, ji.

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ولے جی بیا ؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، دوئ وئیل چه، دا د دوئ د وس خبره ئے اوکړه سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو Questions/ Answers دی جی، دوئ به هر یو څیز نه خو۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: کالج د Vacate شی، د دے خبره هم اوکړه، سر۔

جناب سپیکر: تاسو خو هغه سره Agree شوی یئ۔

ملک قاسم خان خٹک: تاسو اووئیل چه دا د دوئ د وس خبره نه ده، مونږ خو دا حکومت ډیر بااختیاره گنړو۔ مونږ وایو چه هر څه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، دا د ډیبیټ شے نه دے ، کښینه جی۔

ملک قاسم خان خٹک: نه سر، مونږ دا ریکوسټ کوؤ چه دا خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سوال نمبر جی؟

* 522 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 97 دیر لوئر میں چکدرہ کے مقام پر ملاکنڈ یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے قیام کے بعد یونیورسٹی ہذا میں وقتاً فوقتاً ملازمین کلاس فور سیکورٹی گارڈز، باورچی کے علاوہ مختلف کیڈر میں بھرتیاں کی گئی ہیں;

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ ایک سال کے دوران ملاکنڈ یونیورسٹی، چکدرہ میں مختلف کیڈرز میں جو بھرتیاں ہوئی ہیں، ہر ایک بھرتی کا اخباری اشتہار، تاریخ ٹیسٹ و انٹرویو، فہرست امیدوران، میرٹ لسٹ Criteria اور ہر کیڈر میں بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت اور سکونت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) ملاکنڈ یونیورسٹی کو موصول شدہ رپورٹ کے مطابق وائس چانسلر کے اختیارات جو کہ ملاکنڈ یونیورسٹی کی ریگولیشنز 2001 کی سیکشن 12 میں دیئے گئے ہیں، کے مطابق وائس چانسلر بھرتیوں کے کرنے کا مجاز ہے۔ اس سلسلے میں کلاس فور آسامیوں کو اخبارات میں عام مشتہر کیا جاتا ہے اور بعض اوقات مقامی طور پر بذریعہ نوٹس درخواستیں وصول کی جاتی ہیں، مزید براں ایک بڑی تعداد میں درخواستیں گاہے بگاہے وصول ہوتی رہتی ہیں جن کو باقاعدہ طور پر ریکارڈ پر رکھا جاتا ہے اور پھر ضرورت کے تحت سلیکشن کمیٹی کے ذریعے باقاعدہ انٹرویو اور موزونیت کی بنیاد پر بھرتی کئے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی میں کلاس فور ملازمین کا پچانوے فیصد تعلق ملحقہ دیہات سے ہے۔ فہرست امیدواران برائے سیکورٹی گارڈز اور نائب قاصد، انٹرویو اور بھرتی شدہ افراد کی فہرستیں مہیا کی گئیں جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, any supplementary?

<u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> او جی، بالکل ما چه د کوم سوال تپوس کړے دے نو په چکدره یونیورسټئ کښې چه مختلف کیډرز کښې کومے بهرتئ شوی دی، د هغې 'اخباری اشتہار، تاریخ ٹیسٹ و انٹرویو، امیدواروں کی فہرست، میرٹ لسٹ Criteria اور ہر کیڈر میں بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت اور سکونت کی مکمل تفصی'، دا مے غوښتے دے جی۔ په دے سوال کښې دا تفصیل نه دے راکړے شوے جی۔ په دے سوال کښې دا تفصیل نه دے راکړے شوے، نه اشتهارات ورکړے شوی دی، نه بیا د هغې میرټ لسټ چه کوم جوړ شوے دے، نه هغه ورکړے شوے دے او بله خبره دا ده چه دا کوم میرټ

لسټ ئے د سیکورټی ګارډز راکړے دے نو هغه صرف د سیکورټی ګارډز ئے راکړے دے او په هغے کښے ئے هم هغه کسان بهرتی کړی دی چه کوم د نورو محکمو نه ډسچارج شوی دی، ریټائرډ پاتے شوی دی او هغه ئے په میرټ باندے راوستی دی۔ منسټر صاحب ته دا درخواست کومه چه یره که دوئ پخپله باندے د دے سوال نه مطمئن نه وی نو بیا پکار ده چه کمیټئ ته ئے ریفر کړی جی۔

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب، قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میرے خیال میں جواب تو ٹھیک ہے، اس میں مجھے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آتی کہ جس کا وہ کہہ رہے ہیں اور ڈیٹیل جو انہوں نے پوچھی ہے، اس میں بتا دیا کہ اس کے وائس چانسلر کو ریگولیشنز کے تحت اختیار تھا، اس نے اشتہار بھی لگائے گئے ہیں، اشتہار کی کاپی، اگر یہ کہتے ہیں تو وہ اس کی فوٹو سٹیٹ نہیں لگائی انہوں نے، اگر چاہتے ہیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا جی، اس کو حل کر لیں گے۔ جی یہ میرے اپنے چیئرمین ہیں سٹینڈنگ کمیٹی کے جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب، اس سوال کو کمیٹی کو ریفر کریں جی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: وائس چانسلر خو دومره زبردست ډکټیټر دے چه تاسو ورته دوه پیرے د دے خپل ځائے نه لیټر لیږلے دے چه تاسو د سنډیکیټ د ممبر د پاره مونږه ته لیټر رااولیږئ چه څوک سلیکټ کړم او هغه دراولیږم۔ هغه ستاسو Nominee په یونیورسټی کښې نه پریږدی او دا اوګورئ جی، دا ئے لیکلی دی چه "ایک بڑی تعداد میں درخواستیں گاہے بگاہے وصول ہوتی ہیں"، 'گاہے بگاہے' -----

جناب سپیکر: یہ زیادتی ہے کہ ادھر سے آپ کو لیٹر گیا ہے اور اسکا جواب نہیں ہے۔ Within two days اسکا ہمیں جواب دے دیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: Within two days، اور آئندہ کیلئے وارننگ دی جاتی ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے جو بھی ایسی Important چیز آ گئی اور اسکا جواب نہیں دیا تو پھر اسکو خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ ملاکنڈ یونیورسٹی کا بھی جو قانون ہے، اسمیں Amendments زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے پوری رولنگ اس پر دے دی۔

<u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> کوئسچن پورے خندا شوے دہ او کوم جواب چہ راکڑے شوے دے ، کہ تاسو لڑ ڈیٹیل اوکتلو ، زۂ جی داوایمہ کہ دا نمونہ د کوئسچن، جواب راکوی لکہ کوم چہ راکڑے شوے دے چہ ٹول خطا دے او کمیٹئ تہ ئے نہ ریفر کوؤ نو زۂ دا حق لرم چہ زۂ د وی سی خلاف پرویلج موشن تاسو تہ راوڑمہ جی۔ دوئ بالکل لکہ نامکمل جواب راکڑے دے۔

<u>جناب سپیکر:</u> قاضی! کیا آپ انکی تسلی کرلیں، آپ کے چیئرمین ہیں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، میں نے عرض کیا کہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، جس طرح کہیں گے، کمیٹی بھی ادھر آپ کے Through لے جا سکتے ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ وائس چانسلر کو یہاں بلا کے انکے ساتھ بیٹھا تا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تو آپکے اپنے چیئرمین صاحب ہیں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> بالکل سر، یہ Powerfull Chaiman ہیں جی، انشاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، پیر صاحب!

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب سپیکر، آپ اس سوال کو Important کہتے ہیں اور آپ نے محسوس کیا ہے اور بیک وقت اس معزز ایوان کی بھی توہین کرتا ہے اور پھر اپنے منسٹر کو بھی Embarrass کرتا ہے اور تیسری بات یہ ہوتی ہے کہ ایک ادارہ جو ہے، بذات خود اسکی Deterioration شروع ہو جاتی ہے، جب ادارے کے اندر، اس معزز ایوان کے اندر اگر کوئی چیز ہے، اسمیں حقائق کو چھپا کر اور، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجائے اسکے کہ قاضی کا بڑے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کہ میرے ساتھ میرے دفتر میں مل جائیں، یہ بات اپنی جگہ پر لیکن صرف اصلاح کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ فاضل رکن نے جو یہ گزارش کی ہے کہ مجھے پریویلج موشن، تحریک استحقاق پیش کرنے کا حق ہے، یہ تحریک استحقاق انکو پیش کرنی چاہیئے تاکہ کم از کم انکی تحریک استحقاق آنے کے بعد اس ہاؤس کی جو عزت وقار ہے، کم از کم اسکا احساس متعلقہ اداروں کو دیا جاسکے۔ تو میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ انکی اس گزارش کو، کہ تحریک استحقاق پیش کریں تاکہ Properly اس پر معاملات ٹھیک کر سکیں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پیر صاحب ہمارے سینیئر ہیں، جو سوال تھا، اسکے بارے میں اگر خود منگوالیں گے ان ساری چیزوں کو جو انہوں نے پوچھا تھا، وہ دے دی گئی ہیں۔ وہ آپ تو کسی لیٹر کے حوالے سے بات کر رہے ہیں جو کہ اس سوال کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ جو سوال

پوچھا گیا ہے، اسکو جواب دیا گیا ہے۔ وہ کسی لیٹر کا کہہ رہے ہیں کہ سنڈیکیٹ یا سینیٹ میں، Relevant کا لفظ تو استعمال نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ کہتا ہوں کہ چیئر مین صاحب اور آنریبل ایم پی اے نے جو سوال ابھی کیا ہے، وہ سوال اس سوال کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ لہذا میرا خیال ہے کہ ہم دونوں بیٹھ جائیں گے، جو دوسرا مسئلہ ہے، اسکو حل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر صاحب! اس کو مطمئن کر لیں گے؟ ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

(شور / قطع کلامی)

سید محمد صابر شاہ: یہ بات جو ہے آپ کی، یہ تو Irrelevant بات ہے۔ منسٹر صاحب موقع پر کہتے ہیں، آپ خود مان رہے ہیں کہ یہ زیادتی ہو رہی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسمیں جی پیر صاحب، میں نے بڑی تفصیلی رولنگ دے دی ہے کہ Within two days یہ ہو جائے اور آئندہ اگر ایسی کمی محسوس کی گئی، کوئی ایسی غلطی ہوئی تو اسکا خمیازہ بھگتنا پڑے گا پورے ہاؤس کو۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی!

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: ستاسو رولنگ زمونږ په سر سترګو قبول دے خو زۀ دا وایمه چه دا د کوم کوئسچن ما تپوس کړے دے، د سره د هغے نه اخباری اشتهارات شته، نه د هغے میرټ لسټ شته۔ د سوال ئے د سره جواب نه دے راکړے۔ د سوال ئے د سره جواب نه دے راکړے جی، د سره ئے جواب نه دے راکړے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سٹاف سے غلطی ہو گئی ہے تو اسکا میں نہیں سمجھتا کہ میرے پاس اشتہار ہے جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: دا زمونږه سره نشته دے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ باقی کے پاس بھی ہے۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! اسمبلی سٹاف سے کیا غلطی ہوئی ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، جو سوال پوچھے ہیں، ہم نے جواب دیئے ہوئے ہیں۔ آپ دیکھ لیں ایک نظر سر، سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ منسٹر ہائر ایجوکیشن کیا کہہ رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ادھر سرفراز صاحب بیٹھے ہیں، حبیب الرحمان تنولی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، سب کے پاس لکھا ہے جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زۀ جی وایمه جناب سپیکر، تاسو لږ زما دے کوئسچن ته اوګورئ، په دیکښې اولنے ضمني زما دا دے چه ما د مختلف کیډرز د بهرتو هغه اشتهار۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، سارے کیڈرز کے اشتہار لگے ہوئے ہیں، میں تو دیکھ رہا ہوں ان اشتہاروں کو۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما خبره دوئ نه دغه کوی، تاسو، د هغے تاریخ ټیسټ، انټرویو، فهرست امیدواران، میرټ لسټ او هر کیډر کښے بهرتی شده۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا خاموشی اختیار کریں، ذرا سیریس ہو جائیں۔ غنی داد خان! آپ سارے پلیز ذرا خاموش ہو جائیں، ذرا سیریس ہو جائیں، بڑا Important Questions' Hour ہے۔ آپ کیا چاہتے ہیں، کمیٹی کو ریفر کریں؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: او بالکل کمیټۍ ته ئے ریفر کړئ۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! وہ مطمئن نہیں ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: او۔کے۔ میرے پاس اشتہار ہے، میں آپکو پڑھ کے دکھا دیتا ہوں سر، پڑھ کے سنا لیتا ہوں، سر۔ ایک Walk in interview ہے جی، ڈائریکٹر ورکس، سیکیورٹی آفیسر، سیکیورٹی اسسٹنٹ، سیکیورٹی گارڈز، ہاسٹل بیرا، آیا، یہ ایک اشتہار ہے سر، کاپی لگی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: رجسٹرار، ڈائریکٹر فنانس، کنٹرولر آف ایگزامینیشنز، ڈائریکٹر سپورٹس، ڈائریکٹر ورکس، پھر اشتہار ہے سر، بی پی ایس 21 کے پروفیسر کیلئے، سٹیٹسٹکس، میتھمیٹکس، بائیو کمیسٹری، پوری لسٹ ہے، 'مشرق' 15 مارچ 2008 کو یہ اشتہار لگا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب!

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: پھر اسی طرح سر، سارے میرے پاس اشتہاروں کی لسٹ لگی ہوئی ہے جی، اگر آپ ایک نظر دیکھ لیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، زۂ دا دوئ چه کوم-----

جناب سپیکر: دا یره ډاکټر صاحب! تاسو څه غواړئ؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زۂ دا غواړمه جی، ما ترینه داغوښتی دی چه تاسو کوم کسان بهرتی کړی دی په دے یونیورسټی کښے، د هغوی ولدیت، Criteria، میرټ لسټ او دا هر څه راته فراهم کړه نو دوئ خو ما ته د یو اشتهار خبره کوی، دا پروفیسرز، اسسټنټ پروفیسرز ئے چه اغستی دی، د هغوی د راته میرټ لسټ اوښائی او هغه چه کوم کسان بهرتی شوی دی، کوم کسان اغستے شوی دی، د هغوی نومونه د راته اوښائی ځکه چه د سنډیکیټ ممبر پکښے ستاسو شته دے نه جی او هغه خو خپله من مانی کوی او په خپل طبیعت باندے لګیا دے، ځوک ترینه تپوس والا شته دے نه۔ او دوئ په جواب کښے ښه صفا لیکلی دی چه کله مونږه د ضرورت مطابق په خپل طبیعت باندے بهرتی کوؤ، نو په خپل طبیعت باندے دوئ څنګه بهرتی کولے شی؟ رولز اینډ ریګولیشنز دوئ پائمال کوی او په خپل طبیعت باندے بهرتی کوی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 522.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، ہم اس کو Oppose کریں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، خالی ٹینڈر پر کیا ہے۔ ٹینڈر کیا ہے، ایڈورٹائزمنٹ پر نہیں ہوتی، وہ اور مانگ رہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر وہ Additional confirmation مانگتے ہیں تو نیا سوال لے آئیں، میں ان کے ساتھ، انکی جتنی بات ہے، ان کے ساتھ بیٹھ کے کرنے کیلئے تیار ہیں، اس کو کمیٹی کو ریفر کرنے کی ضرورت نہیں۔

جناب سپیکر: میرے آنریبل ممبرز جو ہیں نا، وہ ڈیٹا مانگ رہے ہیں کہ جس پر آپ لوگوں نے بھرتی کی ہے، وہ میرٹ لسٹ اور وہ چیزیں مانگ رہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر وہ کہتے ہیں تو ہاؤس سے رائے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب میرټ لسټ خو شته کنه، دا دے Attach دے، Evaluation report دے۔ آپ بیٹھ جائیں، قاضی صاحب بیٹھ جائیں۔ یہ میرٹ لسٹ تو Attach ہے۔یہ سارا، ولدیت بھی ہے، سب کچھ ہے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: په دیکښے د پروفیسر، د اسسټنټ پروفیسر، د رجسټرار، د کنټرولر، د اسسټنټ کنټرولر، د دے هیڅ خیز نشته۔

جناب سپیکر: اچھا اس میں کلاس فور ہیں، باقی پروفیسرز وغیرہ نہیں ہیں۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: بالکل جی نشته پکښے۔ بالکل نشته، کوم دے پکښے جی؟

Mr. Speaker: یہ بہت لمبا ہو گیا جی، قاضی صاحب اسکو ختم کرتے ہیں۔ Is it the desire of the House that Question No. 522, asked by the hon'able Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: Now those who have said 'Yes', may rise in their seats; those who are in favour of 'Aye', may rise in their seats.

Mr. Speaker: Now those who have said 'No' may rise in their seats.

(The motion was defeated)

جناب سپیکر: The 'Noes' have it. نو دا ختم شو، ډاکټر صاحب، دا Chapter close شو د دے کوئسچن، Next ته راروان یو جی۔ مولوی عبیداللہ خان صاحب، کوئسچن نمبر 464۔

* 464 _ مولوی عبیداللہ: کیا وزیر زکواۃ وعشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کو وفاقی حکومت سے زکواۃ کی مد میں خطیر رقم ملتی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقم صوبے کے تمام اضلاع میں تقسیم کی جاتی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ زکواۃ کی رقم سے لوگوں کی آبادکاری کیلئے بھی رقم مختص ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبائی حکومت کو زکواۃ کی مد میں سالانہ کتنی رقم ملتی ہے;

(ii) مذکورہ رقم اضلاع میں کس طرح تقسیم کی جاتی ہے اور ضلع کوہستان کو زکواۃ کی مد میں سالانہ کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے، نیز آباد کاری کی غرض سے فی مستحق شخص کو کتنی رقم دی جاتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد زرشید (وزیر برائے زکواۃ وعشر): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(i) صوبائی حکومت کو زکواۃ کی مختلف مدات میں آبادی کی بنیاد (13.49 فی صد) پر سالانہ تقریباً اڑسٹھ کروڑ روپے موصول ہوتے ہیں۔ مذکورہ رقم 1998 کی مردم شماری کے مطابق آبادی کی بنیاد پر اضلاع میں تقسیم کی جاتی ہے۔ ضلع کوہستان کو زکواۃ کی مختلف مدات میں سالانہ تقریباً -/1,81,94,000 روپے فراہم کئے جاتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	زکواۃ کی مد	رقم (روپوں میں)
1۔	گزارہ الاؤنس	7,890,000/-
2۔	تعلیمی وظائف	2,368,000/-
3۔	دینی مدارس	1,054,000/-
4۔	صحت	790,000/-
5۔	سماجی بہبود / آبادکاری	526,000/-
6۔	عید گرانٹ	658,000/-
7۔	فنی تعلیمی وظائف	4,378,000/-
8۔	جہیز	530,000/-
	میزان	18,194,000/-

(ii) مرکزی زکواۃ کونسل کے منظور کردہ طریقہ کار کے مطابق سماجی بہبود / آبادکاری کی مد میں مختص رقم کا 25% آبادکاری کے مقصد کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ضرورتمند افراد کو استحقاق کی بنیاد پر چھوٹے پیمانے پر کاروبار شروع کرنے کیلئے مبلغ 5000 روپے کی نقد امداد دی جاتی ہے۔ اسی طرح اسی مد سے ٹرائی سائیکل / پش کارٹ کی فراہمی کیلئے بھی معذور افراد کو اسی شرح سے امداد فراہم کی۔

جناب سپیکر: تا سو بل څه، کوئی ضمنی سوال ہے اسمیں؟ مولوی عبید اللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔
لږ ضمنی کوئسچن شارټ شارټ کوئ چه دا اوس هم ډیر کارونه پاتے دی او اول په ټائم هم نه راځئ۔

مولوی عبید اللہ: اپنے جو وزیر صاحب ہیں، جنہوں نے یہ جواب ہمیں لکھ کے دیا ہے، میں اس بات پر انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے تسلی بخش جواب مجھے دیا ہے۔ دوسری بات، ضمنی دو سوالات ہیں میرے۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: نہیں، جب مطمئن ہو گئے تو پھر کیا بات ہے؟

مولوی عبید اللہ: ضمنی سوالات ہیں، ضمنی سوالات ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، جواب دیئے ہیں یا نہیں دیئے ہیں؟

مولوی عبید اللہ: جواب دیئے ہیں، میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: تسلی بخش ہیں۔

مولوی عبید اللہ: میں عرض کر رہا ہوں، انہوں نے جس طرح جواب دیا ہے، یہ قابل تقلید جوابات ہیں۔ ہر ایک منسٹر صاحب کو ایسے جوابات دینے چاہئیں اور دوسری بات، میرے ضمنی میں یہ بات ہے کہ اس سوال کا بہت پہلے جواب آنا چاہیئے تھا، تقریباً چار پانچ مہینے کے بعد یہ مجھے جواب ملا۔ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اور منسٹر صاحبان بھی اس طرح کے جواب دیا کریں؟

مولوی عبید اللہ: جواب دیا کریں۔

جناب سپیکر: ہاں۔

(تالیاں)

مولوی عبید اللہ: یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: یہ جی آپ سن لیں، تمام وزراء صاحبان کی اس طرح کے جواب، قاضی صاحب آپ کی بڑی Appreciation ہو رہی ہے۔

مولوی عبید اللہ: ضمنی سوال میرا یہ ہے جناب، ضمنی سوال میرا یہ ہے جناب۔

جناب سپیکر: ہاں قاضی صاحب، آپکی بات کر رہا ہوں۔

مولوی عبیداللہ: سپیکر صاحب، آپکی توجہ مجھے چاہیئے، آپکی توجہ مجھے چاہیئے۔ بات یہ ہے، اسمیں یہ لکھا گیا ہے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ زکوۃ کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا۔

مولوی عبیداللہ: سپیکر صاحب! آپکی توجہ کی مجھے ضرورت ہے، آپکی توجہ کی مجھے ضرورت ہے۔ آپکی توجہ کی ضرورت ہے، بہت اہم بات ہے اور وہ میں پوائنٹ آؤٹ کر رہا ہوں۔ دیکھیں نا، یہ زکوۃ کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: لیکن قاضی صاحب بتا رہے ہیں کہ آپ زکوۃ کے متعلق کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔

مولوی عبیداللہ: نہیں جی، ہاں زکوۃ کے متعلق۔

جناب سپیکر: نہیں، زکوۃ اسمیں نہیں ہو سکتا۔

مولوی عبیداللہ: یہی زکوۃ کی بات ہے، اس سلسلے میں نے جو سوال کیا ہے، اسکا جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: ایجوکیشن ختم دے؟

مولوی عبیداللہ: اسی سلسلے میں کہہ رہا ہوں، اسی سلسلے میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چونکہ وخت خرابوی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، اس کے بعد میرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ Mover ہے، اسکا پہلا حق بنتا ہے۔ جی، جی، مولوی صاحب۔

مولوی عبیداللہ: پھر زکواۃ کا مسئلہ، زکواۃ ہماری اسلامی مملکت کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے۔ ہمارے خلفاء راشدین، ابھی تک Recently سوات کی جو سٹیٹ تھی، یہ سب کے سب زکواۃ کے نظام پر چل رہی تھی، ہمارے ملک میں بھی اگر شفاف طریقے سے زکواۃ کو رائج کیا جائے تو میرا خیال یہ ہے کہ سب سے بڑی حکومت کو چاہنے والی مدیہی ہوگی۔ اصل بات یہ ہے کہ وزیر صاحب فرمارہے ہیں کہ 1998 کی مردم شماری کی مد میں یہ زکواۃ صوبہ سرحد کو اڑسٹھ کروڑ مہیا کی جاتی ہے تو میں کہہ رہا ہوں کہ ہمیں تو ہر ایک چیز بجٹ میں اور ہی مدات میں، ہر ایک سال میں دس فیصد، پندرہ فیصد اضافہ ہو رہا ہے، زکواۃ کی مد میں بھی ہمارے صوبہ سرحد کیلئے اسی طرح سے جس طرح بجٹ میں ہماری Increase ہوتی ہے، یہ سب ٹھیک بات ہے، تو زکواۃ میں اس طرح ہونا چاہیئے، چونکہ ہمارا صوبہ سرحد پاکستان میں سب سے غریب صوبہ

ہے، اسی غریب صوبے میں یہ زکواۃ غریبوں کی چیز ہے، وہاں مرکز سے کوئی کم پیسے نہیں، وہاں سے اضافہ کر دیا جائے تاکہ غریبوں کے ساتھ امداد کی جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر زکواۃ جواب دے دیں جی۔

مولوی عبیداللہ: اور دوسری بات یہ ہے، دوسری بات یہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ جی مختصر کریں، 'کوئسچنز آور' ہے۔

مولوی عبیداللہ: ایک ہی بات ہے، آخری بات ہے۔

جناب سپیکر: اس پر خالی کوئسچن پوچھیں، تقریر نہ کریں۔

مولوی عبیداللہ: یہ ضمنی اور آخری کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: مولوی صاحب! آپ تقریر شروع کر دیتے ہیں، خالی سوال پوچھیں جی۔

مولوی عبیداللہ: آپ مجھے سنیں تو سہی، میں سوال پوچھوں گا، جب آپ کہیں گے تو میں بھی کہونگا۔ بات یہ ہے کہ یہ زکواۃ جب غرباء میں تقسیم ہو جاتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ شفاف نہیں ہے۔ غرباء تک جس طرح ہونی چاہیئے، نہیں پہنچ رہی ہے، اس میں شفافیت بنانے کیلئے کوئی کمیٹی مقرر کریں تاکہ اس میں ہم بھی مفید مشورہ دے دیں اور غریب لوگوں کو یہ انکا حق پہنچ جائے، یہ میرے سوالات ہیں۔

جناب سپیکر: جی پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: کچھ میں فاضل رکن سے گزارش کروں گا کہ غالباً رول 48 ہے جس کے تحت وہ کوئسچن پر اگر بحث کرنا چاہتے ہیں تو وہ نوٹس دے دیں کہ جی میں اس پر بحث کروں گا۔ تو میرے خیال میں ان کیلئے بہتر ہو گا، تفصیل سے اس پر بحث ہو گی۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے جی، بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ ظاہر شاہ خان۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: دا مائیک راتہ آن کړئ۔ سپیکر صاحب، دا د زکواۃ چه کوم ډسټریبیوشن چه دے چه یره په دے ځائے کښے ئے لیکلی دی، آبادکارئ د پاره پانچ هزار روپئ دی، د دوئ چه کوم طریقه کار دے، د منسټر صاحب خبره به اوکړم، د هر حکومت خبره کوم جی، هغه طریقه کار شفاف نه دے جی۔ دا رقم په سیاسی بنیاد باندے تقسیمیږی جی نو د دے د پاره زهٔ د منسټر صاحب نه ستاسو

په وساطت ضمنی سوال کوم چه د دے د شفاف کولو د پاره دوئ سره داسے څه پروګرام شته چه دا سستم شفاف شی؟

جناب سپیکر: جی د زکواة وزیر صاحب، جواب ور کړئ۔

وزیر برائے زکواۃ وعشر: شکریہ، جناب سپیکر۔ مولانا صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے کہ ہمارے صوبے کو کتنی رقم ملتی ہے، تو ہمارے صوبے کو آبادی کے لحاظ سے ملتی ہے 13.49 فیصد جو کہ کوئی اڑسٹھ کروڑ بنتی ہے اور یہ جو مردم شماری ہوئی ہے 1998 میں، اسکے مطابق ملتی ہے۔ ابھی جو Census ہو گی، جو مردم شماری ہو گی، دسمبر میں شروع ہو گی تو پھر اسکے مطابق ملے گی۔ ہم نے مرکز میں یہ سوال اٹھایا ہے کہ ہمارے اس صوبے میں چونکہ غربت کی شرح سارے صوبوں سے زیادہ بڑھ چکی ہے تو آبادی اور غربت دونوں کو پلس کر کے صوبوں کو دیا جائے۔ چونکہ زکواۃ کا معاملہ ہے، غریبوں کا معاملہ ہے تو غربت کی شرح کو بھی اسمیں شامل کیا جائے۔ انہوں نے جو ڈیٹیلز مانگی ہیں، ساری ڈیٹیلز ہم نے انکو دی ہیں، وہ اس سے مطمئن ہیں۔ جہاں تک شفافیت کا تعلق ہے تو میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں بہت زیادہ بہتری آئی ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ، ہمارے سرحد کا ڈیپارٹمنٹ، ہماری Disbursement، 100% پر ہم ہیں، تمام شعبوں سے ہم بہتر ہیں اور جو بات ہم وہاں پر اٹھاتے ہیں، اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا جی، بہتری آئی ہے آپ کے خیال میں۔

وزیر برائے زکواۃ و عشر: ظاہر شاہ صاحب کا جو ضمنی سوال آیا ہے تو ہمارا جو سسٹم ہے، اس میں Internal audit کا پروگرام بھی ہے اور External audit کا پروگرام بھی ہے۔ خوب اس میں چیک اینڈ بیلنس ہے، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے اور یہ جو مستحقین کا، جو مستحق قرار دیتے ہیں یا منتخب کرتے ہیں، وہ لوکل چیئرمین کرتے ہیں۔ آپ کی گلیوں اور کوچوں میں جو آپ لوگوں نے منتخب کئے ہوتے ہیں، وہی کرتے ہیں، ہم لوگ نہیں کرتے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ مستحق ہے کہ نہیں ہے کیونکہ انکی پہنچ میں ہوتے ہیں، تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ مفتی سید جانان صاحب، سید مفتی جانان صاحب! سوال نمبر اول اووایئ؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر دے 227۔

جناب سپیکر: هاں جی؟

مفتی سید جانان: 227۔

جناب سپیکر: دا خو زما سره 477 دے۔

مفی سید جانان: او جی، او جی۔

جناب سپیکر: 477 دے جی زما سره۔

مفتی سید جانان: او جی 477 دے ، او جی۔

جناب سپیکر: هاں جی، هم دغه دے؟

مفتی سید جانان: هم دغه دے جی۔

* 477 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے زکواۃ وعشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 08-2007 میں ضلع ہنگو میں مستحق اور بیمار افراد کو زکواۃ کی مد میں فنڈ مہیا کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع ہنگو کے مختلف ہسپتالوں خصوصاً ضلعی ہسپتال ہنگو اور تحصیل ہسپتال ٹل میں جن افراد کو فنڈ سے مدد فراہم کی گئی ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد زرشید (وزیر برائے زکواۃ وعشر): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) ہنگو کے ضلعی صدر مقام ہسپتال کو سال 08-2007 میں کل 4,01,000 روپے جاری کئے گئے جس میں سے انہوں نے 184 مستحق افراد کے علاج معالجہ پر 96,669 روپے خرچ کئے اور باقی 3,04,331 روپے واپس کر دیئے۔ تحصیل صدر مقام کو اسی سال 160,000 روپے فراہم کئے گئے جو انہوں نے 255 مستحق افراد کے علاج معالجہ پر خرچ کیے۔ دونوں ہسپتالوں سے علاج معالجہ کی سہولیات سے مستفید شدہ افراد کی فہرستیں مہیا کی گئیں جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

جناب سپیکر: څه پکښے ضمنی سوال شته؟

مفتی سید جانان: او جی، په دے جواب کښے دوئ لیکلی دی کنه چه هنگو ته مونږه 4,10000 روپئ ورکړے دی، 4,10000 کښے جی 96,669 روپئ لګیدلے دی او 3,04,331 روپئ بیا واپس راغلے دی۔ دا ولے واپس راغلے دی؟ او بل جی په سوال کښے ما دا لیکلی دی چه کومو مریضانو ته دا ملاؤ شولے، د هغوی

فہرست د موںږه ته مہیا کړلے شی، نو د هغوی هیڅ څه تفصیل نشته دے او پرون جی، د پرون خبره ده، موںږه ته مطلب دا دے کم از کم هره ورځ لس او پنځلس کسان راځی چه زما دا تکلیف دے ، زهٔ د دے سوال نه مطمئن نه یمه۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، دوئ چه کوم تفصیل غوښتے دے ، هغه تفصیل تاسو نه دے ورکړے۔ Enclose دے ، تفصیل Enclose دے ؟ کوم ځائے کښے دے ؟ په دے پسے خو بل سوال شروع دے او دا پیسے ولے واپس شوے دی، دا مستحق خلق نه وو ؟

جناب وزیر زکواۃ وعشر: جناب سپیکر، یہ جو سوال اٹھایا گیا ہے تو اسکا تعلق پچھلی حکومت سے ہے۔

مفتی سید جانان: یہ 2007 اور 2008 کے اوائل کی بات ہے جی۔

وزیر زکواۃ وعشر: مفتی صاحب! اسکی ڈیٹیل دے دی گئی ہے کہ اتنی رقم ملی چکی تھی، چار لاکھ ، دس ہزار اور ان میں۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: چار لاکھ ، دس ہزار روپے مل گئے تھے اور ان میں سے 96,669 روپے خرچ ہوئے ہیں اور 3,04,331 روپے پھر واپس آ گئے۔

وزیر برائے زکواۃ وعشر: واپس آ گئے۔

مفتی سید جانان: یہ کیوں آ گئے ؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے زکواۃ وعشر: مفتی صاحب، آپ نے جو تفصیل مانگی تھی، سر، وہ ساری تفصیل آپکو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے محکمے کو ہدایت کی جاتی ہے کیونکہ مجھے جو پلندہ بھیجا ہے، اس میں بھی یہ لسٹ نہیں ہے، ان کے کسی میں ہے، کسی میں نہیں ہے، اتنی غفلت نہ کریں۔ ان کو وارننگ دیتے ہیں کہ آنریبل ممبر کو جو بھی فہرست آپ دیتے ہیں، ایک ایک کو یقینی بنائیں کہ ہر ایک کو یہ لسٹ مہیا ہو جائے۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے زکواۃ وعشر: تو یہ مفتی جانان کا جو کوئسچن ہے کہ وہاں سے کچھ پیسے Lapse ہوئے ہیں، تو وہاں پر ہاسپٹل میں جو کمیٹی ہوتی ہے تو وہاں پر ایم ایس، سینیئر ڈاکٹر، چیئر مین ڈسٹرکٹ، ڈی جی ڈسٹرکٹ زکواۃ آفیسر اور سوشل ویلفیئر آفیسر اس کمیٹی میں شامل ہوتے ہیں۔ پانچ افراد کی کمیٹی ہوتی ہے، انکو ہم ہدایت جاری کریں گے کہ کوئی ایک پیسہ بھی Lapse نہ ہو۔ یہ 2007 اور 2008 کے اوائل کی بات ہے،

ہماری گورنمنٹ میں آنے کے بعد ایک پیسہ بھی Lapse نہیں ہوا ہے ابھی تک، ساری Disbursementہوتی ہے، سو پرسنٹ ہوتی ہے۔

مفتی سید جانان: او دفترئے دلته کښے کوهاټ ته راغلے دے، د زکواة چیئرمین په پینډئ کښے ناست دے۔

جناب سپیکر: اچھا؟

مفتی سید جانان: او، مطلب دا دے چه دا کسان ورته لاړ شی او د مخکښے ورخو خبره ده، د یو کس ما ته په هسپتال کښے وئیلی وو ډی ایچ او په خپلے خله باندے چه د هغوی کور والا جی دلته کښے د پیسو د وجے نه دغه لیډی ریډنگ هسپتال کښے انتقال شوله۔

جناب سپیکر: یہ کیا مطمئن نہیں ہیں کہ زکواۃ چیئرمین بیھٹتا نہیں، ہنگو میں بیھٹتا نہیں ہے، ہنگو میں حالات تو ایسے نہیں ہیں۔

مفتی سید جانان: هغه ټولے محکمے جی چلیږی۔ زهٔ نن سحر راغلے یمه، که څه وے خو زهٔ به نه وومه۔ زهٔ خو هره ورځ راځمه، هلته کورونه دی، هیڅ جی هم نشته دے۔ څه دی هلته کښے؟ زهٔ نن پینځه بجے راوتے یمه، رارسیدلے یمه دلته کښے، څه دی؟ دا ټولے دفترے جی کهلاؤ دی او پولیس شته دے او محکمے شته، آسانه خبره ده جی، زکواۃ کو چھوڑ دو، زکواۃ کو چھوڑ دو، یہ بڑی بات نہیں ہے، چھوڑو زکواۃ۔

وزیر برائے زکواۃ وعشر: زکواۃ آفیسر اکثر بیٹھا رہتا ہے، ان سے ہمارے رابطے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا Confirm ہے کہ بیٹھا رہتا ہے جی؟ جی میاں صاحب، میاں افتخار صاحب! ضمنی سوال څه دے ستاسو؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا جی چه کومه خبره دوئ اوکړه، په دے خوشحاله شو چه د هنگو حالات ښه دی۔ زمونږه سره ډیر تشویش وو، نن ډیر خوشحاله شو او د زکواة پکار دا ده چه ټول مشران هلته حاضر وی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! زما د سوال څه اوشو؟

جناب سپیکر: ہاں جی۔

مفتی سید جانان: زما د سوال څه اوشو؟

جناب سپیکر: دا هغه وزیر صاحب هم هدایت ورکړو او ما هم هدایت ورکړو چه آئنده که نه وی حاضر۔۔۔۔

مفتی سید جانان: نه جی، نه جی، کمیټئ ته د لاړ شی چه د دے تحقیقات اوکړلے شی۔ دا سے خو هغه بل ځلے ځو سوالونه هم لاړل، بیا جی جواب، کمیټئ ته د لاړ شی، د حقیقت پته به ئے اولګی چه دا پیسے واپس ولے لاړے دی؟ ډی ایچ او خو جی، زۀ خو درته حقیقت وایمه۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا مفتی صاحب، اوس که تاسو اوکتل چه پریویلج موشن پرے راا وړئ کنه چه مونږه هدایت ورکړو۔

مفتی سید جانان: دا سوال د جی، د دے نه مخکښے کمیټئ والا دغه شوی دی، جی کمیټئ د ته لاړ شی۔

جناب سپیکر: په کمیټئ کښے به څه اوشی جی؟

مفتی سید جانان: چه تاسو ځوک منظوروئ، هغه د اوشی او تحقیقات د اوشی جی بس او دغه د منسټر صاحب د شی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ہاں جی میاں افتخار صاحب۔ میاں افتخار صاحب کا مائیک آن کریں جی۔

وزیر اطلاعات: زۀ وایمه جی که کمیټئ د دوئ په Favour کښے هم خبره اوکړی خو حکومت ته به وائی چه دا خبره مطلب دا دے چه هغه به ځی او که نه؟ نو مونږه ورته د هغے نه په ایډوانس کښے اوونیل چه هغه به ځی، مونږه ورته هدایت اوکړو نو دا خو آسانه خبره ده چه کمیټئ ته د لاړ شی نو دا څه طریقه ده؟

جناب سپیکر: هغه چه لاړ نه شی نو تاسو پرے پریویلج موشن بیا راوړئ۔ بس اوس کښینه جی، مهربانی۔ محترمه شګفته ملک بی بی۔

مفتی سید جانان: جناب۔۔۔۔

جناب سپیکر: د چیئر رولنګ ته لږ ګورئ چه زما د طرف نه کوم۔۔۔۔

مفتی سید جانان: ما ته خو آخر گورئ کنه، زۀ خو څه غیر اصولی خبره نه کومه۔

جناب سپیکر: سید قلب حسن صاحب۔ سید قلب حسن صاحب، کوئسچن نمبر 514۔

سید قلب حسن : زما سره خو سر، بل کوئسچن نشته۔ زما سره خو دا یو کوئسچن دے، تاسو سره شته؟ سر، تاسو سره کوئسچن کوم دے؟

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

298_ محترمہ زرقا: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نوشہرہ کینٹ کے بی اے کا نتیجہ خراب آیاہےاور کیااسکے بارے میں کوئی انکوئری ہورہی ہے؛

(ب) اگرالف کا جواب اثبات میں ہوتومذکورہ انکوائری کی تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمداسد خان(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) یہ درست نہیں ہے۔ گورنمنٹ ڈگری کالج نوشہرہ کینٹ کے بی اے کا نتیجہ 98فیصد ہے جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

CLASS	APPEARED	PASSED	%AGE
B.A(Part-I)	267	262	98
B.A(Part-II)	234	230	98
B.Sc(Part-I)	133	126	95
B.Sc(Part-II)	109	106	97

(ب) مذکورہ کالج میں بی اے کا نتیجہ 98%رہا، لہذااس ضمن میں انکوئری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔

485 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے سینیٹ کیلئے ممبران کا چناؤ کیاگیا؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی کے انتظامی امور چلانے کیلئے جن افراد کو تعینات کیا گیا ہے،ان میں مذکورہ سکول کے نمائندے بھی شامل ہیں؛

(ج) اگرالف تا(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ چناؤ میں اگر اسلامیہ کالجیٹ سکول کے نمائندوں کو شامل کیاگیاہے تو تفصیل فراہم کی جائے اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؛

(2) کیا نئی یونیورسٹی کے قیام سے اسلامیہ کالجیٹ سکول کی موجودہ حیثیت برقرار رکھی جائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؛

(3) اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے انتظامی امور میں اسلامیہ کالجیٹ سکول کے متعین شدہ افراد کی تعداد اور تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) چونکہ اسلامیہ کالج ایک بہت بڑا اور تاریخی ادارہ ہے، اس کا اپنا مقامی انتظامی ڈھانچہ موجود تھا جس میں پرنسپل، کنٹرولر، پرووسٹ، چیف پراکٹر، ورکس ڈائریکٹر اور مختلف کمیٹیوں کے سربراہان شامل ہیں۔ کالج کو یونیورسٹی کی حیثیت ملنے کے بعد وائس چانسلر اور رجسٹرار کی تقرری کے احکامات یونیورسٹی کے ایکٹ کے مطابق گورنر صاحب / چانسلر کی طرف سے جاری کئے گئے ہیں۔ مذکورہ سکول سے اگر مراد اسلامیہ کالجیٹ سکول ہے تو اسلامیہ کالج پشاور کے ایکٹ 2009ء کے سیکشن (w)2 اور سیکشن (2)3 کے مطابق اسلامیہ کالجیٹ سکول یونیورسٹی کا ذیلی ادارہ ہے اور یونیورسٹی کے انتظامی امور چلانے کیلئے سکول کے نمائندوں کی تعیناتی ایکٹ کے پیش نظر لازمی نہیں ہے، اسلئے سکول کے نمائندے اس میں شامل نہیں ہیں۔

(ج) (1) اس کا جواب (ب) میں موجود ہے۔

(2) ہاں، نئی یونیورسٹی کے قیام سے اسلامیہ کالجیٹ سکول کی موجودہ حیثیت نہ صرف برقرار رہے گی بلکہ اس میں مزید ترقی بھی ہوگی۔ اسلامیہ کالج پشاور ایکٹ 2009 اس کو قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

(3) چونکہ اس کا جواب (ب) اور (ج) (2) میں دے دیا گیا ہے اسلئے افراد کی تعداد اور تفصیل موجود نہیں ہے۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! اودریږئ یو منټ چه دا هاؤس Complete شی نو دے پسے تاسو ته نمبر درکوم۔ دا یو دوه Requests راغلی دی د دعا د پاره، زمونږه نه هیر شوے هم وو، پکار ده چه اول دعا د دے دغه پاره به کوؤ جی، خو یو منټ چه دا دغه Complete شی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں آئی ہیں: جن میں کشور کمار صاحب، ایم پی اے نے 2009-10-12 کیلئے; جناب آصف بھٹی صاحب، ایم پی اے نے 09-10-12 کیلئے; جناب پرنس جاوید صاحب، ایم پی اے نے 2009-10-12 تا 2009-10-14; جناب عبدالستار خان، ایم پی اے نے 12.10.2009 تا 2009-10-13; جناب عنایت اللہ خان جدون صاحب، ایم پی اے نے 2009-10-12 تا 2009-10-16; جناب نمروز خان صاحب، وزیر اوقاف وحج نے 2009-10-12 تا 2009-10-14; جناب وجیہہ الزمان، ایم پی اے نے 2009-10-12 یعنی آج کیلئے، تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

جناب سپیکر: Leave is granted. مفتی جانان صاحب، تاسو اول دعا لږ اوکړئ، دا پرون نه هغه بله ورځ چه کومه واقعه شوے ده۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دعا به اوکړم جی، زما خبره به منئ۔ او جی دعا کوم۔

دعائے مغفرت

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! دعا اوکړئ جی۔ په خیبربازار کښے چه کوم زمونږه ورونړه شهیدان شوی دی یا په جی ایچ کیو کښے چه کوم زمونږه دا فوجیان، د فوج اهلکار شهیدان شوی دی، د هغوی د پاره په جمع دعا اوکړئ۔

(اس مرحلہ پر شہداء کیلئے دعائے مغفرت پڑھی گئی)

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، میں اہم بات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کیونکہ اس ٹائم ہماری فوج کو سپورٹ کی ضرورت ہے اور جی ایچ کیو پر اگر حملہ ہوتا ہے، تمام وزرائے اعلیٰ صاحبان ان کو مبارکباد بھی دیتے ہیں تو اس اسمبلی کی بھی ایک Contribution ہونی چاہیئے تاکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں سارے جتنے پارلیمانی لیڈرز ہیں، آپ سب بیٹھ کے اس پہ وہ کریں ٹی۔بریک میں۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔ دو منٹ دے دیں جی۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بھائی سرفراز خان جدون کی والدہ صاحبہ فوت ہوئی تھیں، اجلاس کافی دنوں سے چل رہا ہے، تو میں کہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں ان کی والدہ کی مغفرت کیلئے فاتحہ کرائیں۔

جناب سپیکر: اچھا۔ مولوی عبیداللہ صاحب! آپ ان کیلئے ذرا دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

تحاریک التواء

Mr. Speaker: جزاک اللہ۔ Item No. 6: Mr. Akram Khan Durrani Sahib, Sikandar Hayat Khan Sherpao and Nighat Yasmeen Orakzai Sahib-----

آوازیں: صاحبہ، صاحبہ۔

Mr. Speaker: Sahiba, MPA, to please move their identical adjournment motions Nos. 97, 109 and 110 one by one. Mr. Sikandar Hayat Khan.

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

(شور)

مفتی سید جانان: زما خبرے ته تاسو توجه نه ورکوئ۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر، د مفتی جانان صاحب هغه کوئسچن خو هم داسے پاتے شو، د هغے جواب نه خو مونږ مطمئن نه شو، دا کمیټئ ته واستوئ چه چهان بین ئے اوشی۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب، حافظ صاحب، 'کوئسچنز آور' نه جلسه خو نه شم سازولے-----

حافظ اختر علی: اصل کښے خبره داده-----

جناب سپیکر: اوس ګوره دے اکرم خان درانی صاحب غټ او ډیر اهم موشن راوړے دے، تاسو د سوال اهمیت ته ګورئ-----

(شور)

(اس مرحلہ پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفے کے بعد کی جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، مجھے اگر اجازت دی جائے، ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی اور اس ایوان کی-----

جناب سپیکر: بلکہ مائیک دیا ہوا ہے سکندر شیر پاؤ خان کو----- (قہقہہ)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ مہربانی کریں، مجھے صرف ایک منٹ کیلئے ٹائم دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر، ہماری جو ایڈ جرنمنٹ موشن-----

جناب سپیکر: ہاں جی، نہیں آپ بھی ہیں، آپ بھی ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایک منٹ اگر اجازت دیں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ اور سکندر حیات خان، یہ آپ تینوں کا ہے، ایک کا نہیں ہے۔ جی جاوید خان، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی ٹھیک ہو گیا، ہمارا بھی۔ بڑی مہربانی، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ، اس دن بھی میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ میں پاکستان کے سب سے زیادہ Important معاملے پہ، اور آپ نے اس دن مہربانی کر کے کہا تھا کہ Next sitting میں، میں چاہتا ہوں کہ یہ مہنگائی کا معاملہ بھی بہت Important ہے اور لیجسلیشن بھی بہت ضروری ہے لیکن سب سے زیادہ اہم اس وقت جو معاملہ ہے اور پورا پاکستان اور پوری دنیا اس وقت جو معاملہ ڈسکس کر رہی ہے، وہ ہے 'کیری لوگر بل' جناب، اس کے متعلق ہم ایڈ جرنمنٹ موشن لائے تھے، آپ نے کہا تھا کہ اس Sitting میں اس پر ڈسکشن کیلئے اجازت دیں گے۔ جناب سپیکر، آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ سب سے پہلے ہمیں یہ بات کرنے دیں اور شاید آفس کی طرف سے یہ بات بھی سننے میں آئی ہے کہ یہ معاملہ فیڈرل گورنمنٹ یا پارلیمنٹ نے اٹھایا ہوا ہے۔ جناب سپیکر، سب سے زیادہ Implications اس کے بعد ہوں گی یا سب سے زیادہ جو Relate کرتا ہے، وہ ہمارے صوبے کا معاملہ ہے، لہذا یہ بہت بڑی زیادتی ہو گی کہ ہمارے صوبائی اسمبلی In session ہو، اتنا بڑا معاملہ، War on terror میں سب کچھ ہم نے کھو دیا ہو، آج بھی ہم جنگ کی حالت میں ہوں اور سب سے بڑے اہم معاملے کو یہ اسمبلی ڈسکس نہ کرے اور Prorogue ہو جائے اور مجھے آج یہ بھی خطرہ ہے کہ کچھ دنوں کیلئے اسمبلی کا سیشن آگے کرنا پڑ جائے، لہذا میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ سب سے پہلے جناب، اس دن چونکہ آپ نے حکم کیا تھا، آپ کی رولنگ آئی تھی کہ ہم اس کو

ڈسکس کریں گے۔ یہ تمام پارلیمانی لیڈر صاحبان جو ہیں، ہم نے سائن کرکے آپ کے سامنے رکھ دیا تو مہربانی کرکے سب سے پہلے ہمیں اس کی اجازت دیں تاکہ ہم اس پر بات کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ ابھی جو آئٹم زیر غور ہے، وہ آئٹم نمبر 6 میں فرسٹ اکرم خان درانی صاحب، اور اس پہ پھر آتے ہیں جی کیونکہ فلور میں نے سکندر خان شیر پاؤ صاحب کو دیا ہوا ہے۔ جی سکندر خان! آپ Move کریں، پلیز۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ صوبائی حکومت مہنگائی کنٹرول کرنے میں ناکام ہو چکی ہے جس کے نتیجے میں عوام مشکلات سے دوچار ہیں اور لوگوں کی قوت خرید انتہائی کمزور ہو چکی ہے، اشیائے ضروریہ کی قیمتیں کافی حد تک بڑھ گئی ہیں۔ آٹے اور چینی کا بحران اور قیمتوں کو کنٹرول کرنا حکومت کے بس میں نہیں ہے اور دن بدن مہنگائی بڑھ رہی ہے اور غریب عوام کی حالت مزید خرابی کی طرف جا رہی ہے، لہذا اس عوامی مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، په دے باندے به یو شو خبرے، که مخکښے دوئ پیش کوی نو-----

جناب سپیکر: مخکښے دوئ پیش کړی نو بیا هغے باندے۔ جی نگہت بی بی، نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوامی نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ ملک میں عموماً اور خصوصاً صوبہ سرحد میں مہنگائی کنٹرول کی لہر خطرناک حد تک پہنچ گئی ہے جس کے نتیجے میں عوام مشکلات کا شکار ہیں اور اشیائے خورد و نوش اور ضروریات کی چیزیں غریب عوام کی پہنچ سے دور ہو گئی ہیں اور حکومت اس مہنگائی کو کنٹرل کرنے میں ناکام ہو گئی ہے، اسلئے اس پہ بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب! پہلے-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: وزیر خوراک صاحب ہمارے جی شازی بیٹھے ہیں، ٹھیک ہے۔ جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ پورے صوبے میں مہنگائی کی بڑھتی ہوئی جو صورتحال ہے اور اس سے عوام جس حد تک پریشان ہیں، تو اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی آپ بسم اللہ کریں، سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر-----

ڈاکٹر اقبال دین: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جی، کیا مسئلہ ہے؟ ایک منٹ جی۔ ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اقبال دین: سر، میری 80 نمبر کی ایک قرارداد بحث کیلئے منظور ہو چکی تھی، 80 نمبر کی قرارداد ہے۔ یہ پہلے ہی بحث کیلئے منظور ہو چکی ہے تو میری گزارش یہ ہوگی کہ پہلے اس پہ بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میں سیکرٹریٹ سے پوچھتا ہوں۔ جی سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، زهٔ ستاسو مشکور یمه چه تاسو دا موقع راکړه۔ مونږه چه دے اسمبلئ ته راخو جناب سپیکر، مونږه د عوامو نمائندگئ د پاره راځو او د خلقو ډیرے مونږ نه طمعے وی او خصوصاً د هغه خلقو چه د چا څه وسیله نه وی، هغه مزدوران او هغه کسانان او هغه غریبانان چه د چا دا یو طمع وی چه یره دوئ به ځی اسمبلئ ته او دغه ځائے کښے زمونږه مسئلے به اوچتوی او زمونږه په مشکلاتو کښے به څه نا څه کمے راولی۔ د هغے د پاره دا ضروری ده چه داسے اهم ایشوز چه کوم د عوامو سره تعلق ساتی چه هغے باندے بحث اوکړو۔ جناب سپیکر، که مونږه اوګورو نو په دے کال یو نیم کښے چه څومره ګرانی راغلے ده نو دا هم یو تاریخ دے، که مختلف سروے او مختلف رپورټس تاسو راواخلئ جناب سپیکر، نو 30% او 40% او 50% increases په مختلفو څیزونو کښے شوی دی او بیا خصوصاً هغه څیزونه چه کوم د عام استعمال څیزونه دی، لکه اوړه شو، چینی شوه، د دے هغه تکلیف او اثر چه دے، هغه په ټولو باندے کیږی جناب سپیکر۔ زهٔ دا هم منم چه دا واحد دغه نه دے چه زمونږه صوبه کښے صرف دا حالات جوړ دی، په ټول ملک کښے او په دنیا کښے هم هغه حالات داسے د اکنامک دغه جوړ شوی دی خو جناب سپیکر، هغے سره سره د حکومت د طرفه چه کوم اقدامات پکار دی، چه هغه کنټرول کړی۔ څه

Inflation یا څه ګرانی چه ده، هغه خو دا کوم چه د دنیا Economic recession راغلے دے، د هغے د وجے نه ده خو زیات که مونږه اوګورو نو هغه کوم پرائس کنټرول میکنزم چه دے، هغه زمونږه فیل شوے دے او هغه لحاظ سره به پرائس کنټرول کمیټئ چه دی، خپل کردار نه ادا کوی چه دے باندے څه نا څه توجه ورکړی او څه نا څه کنټرول راولی۔ د هغے د وجے نه دا ګرانی چه ده، دا زیاته رسیدلے ده۔ د هغے مثال به زۀ درکړمه جناب سپیکر، چه که مونږه Inflation report اوګورو نو د دے کال چه دے، هغه 17% ,16 هغوی Average تقریبا ښائی خو چه بیا د هغه ضرورت څیزونه چه کوم د غریبانو د استعمال څیزونه دی، چه هغه مونږه ګورو نو هغے کښے Increase چه دے، هغه د دیرشو، څلویښتو او پنځوس پرسنټه پورے شوے دے۔ دے نه دا ثابتیږی چه ځه ټهیک ده هغه کوم چه د Economic recession د وجے نه وو، هغه خو سوله یا ستره پرسنټ وو یا د هغے نه د یو پرسنټ دوه زیات شی، اتهاره انیس پرسنټ ته د اورسی، خو چه دا تیس او پینتیس یا چالیس، پچاس پرسنټ ته ځی، د دے دا مطلب دے چه د حکومت کوم هغه میکنزم چه دے، هغه فیل شوے دے او د حکومت د طرف نه هغه چیک نشته۔ اوس پرون جناب سپیکر، زمونږه په پیښور کښ چینی چه ده، هغه اسی روپئ کلو، اول خو ملاویدل نه او چه ډیر په مشکله سره که چا ته ملاؤ شوے ده نو هغه د اسی روپئ کلو نه کمه نه ده خرڅ شوے جناب سپیکر۔ دغه شان د اوړو دا حال دے جناب سپیکر، نور دا کوم دغه چه دی نو جناب سپیکر، دا عوام به څه کوی او دوئ به څه دغه کیږی؟ مونږه چه دلته کښے که د تنخواګانو د اضافے خبره کوؤ د سرکاری ملازمینو، نو هغه خو د دس یا د پندره پرسنټ نه زیاته خبره نه کوؤ او دلته کښے چه هغه بیا Percentage د ګرانئ او د دغه اوګورو نو هغه د تیس او پینتیس او چالیس پرسنټ ته رسی جناب سپپیکر۔ دے د پاره زۀ دا غواړمه جناب سپیکر، چه مونږ له دا موقع تاسو راکړئ چه مونږه په دے ایشو باندے تفصیلی بحث اوکړو۔ په دے باندے به زما خیال دے، دا داسے ایشو ده چه ټول به په دے باندے خبره کول غواړی ځکه چه روزانه به ممبرانو صاحبانو له داسے خلق راځی چه هغه دے باندے خبره کوی او دے باندے آواز اوچتوی نو

زما دا یقین دے چه دا یو اهم موضوع ده او دے باندے بحث ضروری پکار دے ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، نگہت یاسمین اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جس موضوع پہ ہم لوگوں نے آپ سے اجازت چاہی ہے کہ بات کریں سپیکر صاحب، اس پسماندہ صوبے کے عوام جو کہ دہشت گردوں کے خلاف حالت جنگ میں ہیں، ایک طرف توان کو خورد ونوش کی چیزیں جو ہیں، جیسے کہ ابھی سکندر خان شیرپاؤ نے کہا کہ انہوں نے، ان کے Knowledge میں ہے کہ اسی روپے کلو چینی ہے جناب سپیکر صاحب، جب میں گھر گئی تو مجھے بتایا گیا تو وہ اسی روپے کلو چینی جو ہے، میں نے خود خریدی ہے۔ ایک طرف تو سپریم کورٹ کے آرڈر کے باوجود، گورنمنٹ کے آرڈر کے باوجود، کہ انہوں کہا کہ چالیس روپے سے کوئی بھی دکاندار یا کسی بھی یوٹیلیٹی سٹور میں چالیس روپے سے زیادہ نہیں بیچے گا لیکن ان دونوں کے آرڈر کے باوجود چینی جو ہے، وہ بہت مشکل سے، بلکہ پہلے تو ملتی نہیں ہے اور اگر ملتی ہے تو جناب سپیکر صاحب، اسی روپے کلو کے حساب سے مل رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک شخص جس کی دیہاڑی جو ہے، وہ ایک سو روپے ہے تو وہ چینی اپنے لئے لے گا یا اپنے بچوں کیلئے اور کوئی خورد ونوش کی اشیاء لے گا؟ جناب سپیکر صاحب، دوسری بات یہ ہے، مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ Unity کے، اتحاد کے ہم قائل ہیں اور تمام صوبوں کو ایسا ہی سمجھتے ہیں کہ جیسے ہم لوگ ایک گلدستہ، مرکز ہمارا گلدستہ ہے اور ہم سب اس کے پھول ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، پنجاب کے رویئے کے خلاف مجھے بڑے افسوس سے یہاں پہ کہنا پڑتا ہے کہ سب سے پہلے تو وہ آٹا روک لیتے ہیں، ابھی انہوں نے چینی کی ترسیل ختم کر دی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب یہاں کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ 'خپله خاوره خپل اختیار' تو وہ لوگ ان کی بجلی کیوں نہیں کاٹ دیتے، ان لوگوں کو کیوں بجلی دیتے ہیں ان کی انڈسٹریاں چلانے کیلئے؟ ہم لوگوں کو جب وہاں سے کوئی کھانے پینے کی چیزیں ہمارے لوگوں کو نہیں ملتی ہیں تو ختم کریں ان کی بجلی، تاکہ جب وہ لوگ ہماری حالت میں آئیں گے تو تب ان کو احساس ہوگا کہ ایک غریب آدمی جو چینی آٹے اور گھی کیلئے ترس رہا ہے، وہ کس قانون، یہ تو ہیومن رائٹس کے بھی خلاف ہے کہ جہاں پہ ایک چیز وافر مقدار میں ہے، یہاں پہ اگر اس کی ترسیل نہیں کی جارہی ہے، اس پہ میں سمجھتی ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، اس پہ جرات سے صحیح Decision لیا جائے اور پنجاب جو کہ میں سمجھتی ہوں یہ غیر

پارلیمانی الفاظ ہیں لیکن ہمارے لئے بہت بڑا بد معاش بن چکا ہے، ہماری خوردونوش کی اشیاء کیلئے جناب سپیکر صاحب، اس کی بدمعاشی کو ہم نے روکنا ہوگا کیونکہ اس کی ملیں، اس کی انڈسٹریز ہماری بجلی پہ چل رہی ہیں تو 'خپله خاوره خپل اختیار' والے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اس پہ Decision کریں اور اس کے مقابلے میں ہمیں اس بات کی اجازت دی جائے کہ ہماری ایڈجرنمنٹ موشن کو ایڈمٹ کیا جائے تاکہ تمام لوگ اس پہ بات کر سکیں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ سپیکر صاحب، چه کوم دلته تحریک التواء ده، حقیقت دا دے چه دا ډیره اهمه ده او که تاسو اوګورئ جی چونکه هم ستاسو د عوامو سره رابطه ده او روزانه درسره په زرګونو خلق ملاویږی، یو خو د الله د طرف نه په دے صوبه باندے داسے یو تکلیف راغلے دے چه هسے هم ذهنی طور هغه ټول عوام چه دی، هغه بے سکونه دی، آرام نشته او یو د بے چینئ غوندے صورتحال دے او بل طرف ته جی که اوګورئ نو تقریباً زمونږه 95% د دے صوبے خلق چه دی، هغه هغه خلق دی چه روزانه چرته مزدوری کوی او په ټوله ورځ باندے چرته سل روپئ راپیدا کړی یا دوه سوه روپئ روزانه را پیدا کړی او په هغے باندے بیا دا ټول کور چه دے، هغه سامان که هغه اوړه وی، که هغه چینی ده، که هغه کپړے دی او خدائے د د چا کور کښ بیمار نه جوړوی او که بیمار پکښے راشی نو دوائی دومره ګرانه ده چه بیا خو د هیڅ قسم داسے دغه نشته دے چه هغه سړے په کورونو او په حجرو باندے ګرځی او قرضے غواړی او بیا هغه بیمار د پاره کار کوی۔ یو خو دا حالات دی، اوس په دے حالاتو کښے د ګورنمنټ څه ذمه داری راځی، مجموعی، بین الاقوامی یا ملکی، هغه په خپل ځائے باندے دے خو که دلته جی تهٔ اوګورے نو اوړه دے ځائے ته رسیدلی وو چه د دے صوبے په خلقو باندے کوم عذاب تیر شو جی او داسے به وو چه خلق به په قطارونو کښے ولاړ وو او چه چرته به په خپلو پیسو باندے چرته په آرام سره نمبر ورغے نو دے سړی به وئیل چه ما ته غنیمت دے چه په دے ګرمئ او په تکلیف کښے ما ته لړ اوړه ملاؤ شو، مونږ د هغے نه وتے نه یو۔ چه بیا دلته زمونږ زمینداری ده او د دے صوبے چه ما درته اووئیل چه 95%

خلق چه دی، هغه زمیندار دی، کاشتکار دی او هغه چه لږ ډیر د کال څه پیدا کړی، بیا د کاندار سره ئے قرض کړے وی چه زهٔ چه ګړه خرڅه کړمه، زهٔ غنم خرڅ کړم نو تا ته به خپل قرض ادا کوم، نو دلته خو اوس د دغه پیداوار هم ورک شو ځکه چه که د چا زمینداری ده نو هغے کښے خاوره اوس داسے ده چه قحط دے، هغه نه ملاویږی او د اوړو نه پس فوراً چه دے، هغه سمګلنګ، دا قحط شروع شو او خدائے د اوکړی چه په افغانستان کښے هر څه زیات شی، مونږ دعا کوؤ خو دا خو زمونږ تاریخ چه پاکستان جوړ شوے دے او افغانستان دے، هم دا لائن دے او خلق کوشش کوی چه اوړه هم یوسی، خاوره هم یوسی، چینی هم یوسی خو په دیکښے د حکومت موثره هغه حکمت عملی دا ده چه هغه په دے باندے کنټرول اوکړی۔ زهٔ اوس هم په دعوے سره وئیلے شم چه که چرته د دے په بهر وتلو باندے پابندی اولګی او دا په کوم مقدار باندے چه بهر روان دی، که هغه اوړه دی، که هغه خاوره ده او که هغه چینی دی، بیا زهٔ تا ته وایم چه دے پیښور کښے دا چینی هم موجود دی خو اوس مونږ نه پوهیږو چه د هغے طریقه کار به د حکومت سره څنګه وی چه د اوړو د تلو دا لاره چه ده، چه دا بنده کړی؟ چرته نه چه چینی ځی، هغه لاره د بنده کړی او چرته نه چه خاوره روانه ده، تاسو ته پته ده، د دے معاشرے خلق یئ، روزانه خپل زمینداران مونږ سره هم ملاویږی، تاسو سره هم ملاویږی نو په دے بنیادونو باندے که تاسو اوګورئ جی نو دلته بیا د خوراک څاروی دی، بل قطار کښے بیا ځناور دی چه هغه هم په قطارونو باندے بهر روان دی او په هغے باندے هیڅ قسم روک تهام نشته دے چه هغه چرته په دے بنیاد باندے اوشی چه یره دلته د دے شی زمونږ خپل ضرورت پیدا کیږی۔ اوس که چرته، ذهنی اضطراب هم دا دے چه یوه واقعه داسے اوشی، په پندره دن یا په میاشت کښے څه چه هغه د کلونو د وتلو نه وی چه د دماغو نه اوځی لکه پرون نه هغه بله ورځ چه دلته افسوسناکه واقعه اوشوله او بل طرف ته هغه خلق چه راشی د کلی نه، په دے سوچ باندے دے ښار ته راغلی وی، په خیبر بازار کښے ناست وی او هلته ئے چرته یا فروټ ایښودی وی یا ئے چرته د ماشومانو د لوبو څیزونه ایښودی وی او یا راغلی په دے طمع باندے په دے بازار کښې ناست وی چه زهٔ به دلته دوه سوه روپئ پیدا کوم او بیا دهٔ یو لسټ هم جوړ کړے وی چه

زهٔ به په دے باندے دومره ګړه اوړم، په دے باندے به اوړه اوړم، نو هغه مکمل دلته ناست وی خو هغه سړی ته روزګار ملاؤ نه شی۔ روزګار جی ولے نه ملاویږی؟ زمونږ د حکومت یا مایوسی یا ناکامی، په دے صوبه کښے چه څومره میګا پراجیکټس وو، که تاسو اوګورئ هغه زمونږ میګا پراجیکټس ټول بند شو۔ دلته اوس په دے حالاتو کښے ډونرز نه راځی او زړه مونږه فیډرل ګورنمنټ سره داسے طریقه نه ده جوړ کړے چه زمونږ کوم روان میګا پراجیکټس دی، که هغه روډ سائډ دے، که هغه بارانی پراجیکټ دے او که نور هم دی، ملاکنډ پراجیکټ دے، چه مونږ ګورنمنټ ته دا خواست کړے وے چه یره زمونږ چه دا روان کوم پراجیکټس دی، دا تاسو مه بندوئ۔ د هغے د بندولو نه تقریبا په لکهونو په زرګونو خلق بے روزګاره شول، نو اوس یو طرف ته زمونږ هغه میګا پراجیکټس هم ټول بند شول، په هغے کښے چه د چا روزګار وو، تنخواه وه، په پراجیکټ کښے نوکری وه، هغه هم بنده شوه، بل طرف ته داسے اضلاع دی چه په هغے کښے ډیویلپمنټ ته څوک بهر وتے نه شی۔ که چرته دے اسمبلئ بجټ پاس کړے دے او په هغے کښے سکول دے نو زمونږ ایکسیئن صاحب دے ته تیار نه دے چه هلته لاړ شی او هلته کهدائی اوکړی او دا کار شروع کړی ځکه چه د ایکسیئن او د ایس۔ډی۔او او د سب انجینئر زندګی په خطره کښ ده۔ لکه تاسو روزانه ګورئ چه واپډا والا چرته بجلی خرابه شی او بهر ځی نو هلته نه اغواء شی، ایکسیئن، ایس ډی او چه چرته سائټ ته ځی، هلته نه اغواء شی، نو داسے یو بالکل بند ګلئ ته دا حالات راغلی دی چه په دیکښے زیاته ذمه داری، مونږ ټول ذمه دار یو، عوامی نمائندګان چه منتخب شوی دی، د دے ټولو خلقو نه هم دغه توقع ده د هرے حلقے د خلقو چه دوئ به مونږ ته سهولت راکوی، دوئ به مونږ ته آرام راکوی، دوئ به مونږ ته روزګار راکوی او دوئ به مونږ ته هغه څیزونه راکوی چه زمونږ، او که بیا اوګورئ جی، نو نن دا تحقیق تاسو اوکړئ، د دے هاؤس یوه کمیټی جوړه کړئ او تاسو د دوایانو دکانونو ته لاړ شئ، په هر دکان کښے تقریباً ایک نمبر، دو نمبر او دس نمبر پورے دوائی پرته ده، که هغه څوک په پیسو اخلی نو په هغے باندے بیمار نه ښه کیږی۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! که دا لږ مختصر کړئ نو که ایډمټ ئے کړو نو بیا پرے تفصیل سره۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: مونږ خو به غواړو چه ایډمټ شی، سپیکر صاحب۔ (قہقہہ) په هغے به هم خبره کوؤ خو بیا به چه موقع کله پرے راځی، زمونږه هغه ډاکټر اقبال فنا صاحب والا هم پیش شوے دے خو بیا اوس بحث ته نه راځی نو مونږ به دا خواست هم کوؤ، زما به صرف دا وی که چرته په دے بنیاد باندے مونږ داسے طریقه اوکړو کنټرول د پاره، مونږ خو گورنمنټ ته هغه څیزونه په مخه کړو چه کوم زمونږ په نالج کښے وی چه دوئ به په هغے باندے لږ خپله تیاری اوکړی او د دوئ په مخه کښے به ئے کیږدو۔ زمونږه شریکه ذمه داری ده چه په دیکښے یو بل ته لاره اوښایو چه کوم ځائے زمونږ نه کیدے شی خو اوس که په دے باندے تاسو اوگورئ جی نو زهٔ به صرف د چینئ خبره اوکړمه په دے موقع باندے، نو چینئ باندے د سپریم کورټ فیصله ده او د سپریم کورټ فیصله، دلته زمونږ خو ډیر لائرز ناست دی، خوشدل خان هم دے، نور هم دی چه هغه، نو دا په گورنمنټ باندے بائنډنگ دی چه په دے باندے عمل اوکړی۔ اوس که چرته تاسو وایئ چه دا په چالیس روپئ کلو ده نو زهٔ به یو خواست اوکړمه چه اوس د یو د اپوزیشن د طرف نه او یو د گورنمنټ د طرف نه، دوه کسان د اوس د دے هاؤس نه اوځی او هغه د یو دکان ته لاړ شی او بیا په نیمه گهنټه کښے د واپس راشی، که چرته په دے ټول ښار کښے دے دوه کسانو ته په چالیس روپئ کلو باندے چینی ملاؤ شوله، نو مونږ صرف او صرف په دے بنیاد دا خبره په دے ځائے کښے راوسته چه بے روزگاری په خپل انداز باندے ده، مهنگائی په خپل انداز باندے ده، چه په هر طریقه کار باندے وی چه مونږ کوشش اوکړو او د دے مخ نیوے اوکړو۔ د حکومت توجه مونږ دے طرف ته را اوگرځوؤ او که چرته مونږ په دے باندے پوره توجه ورکړو نو انشاء الله، د دے هاؤس خلق دی چه د دے په وجه باندے عام غریبو خلقو ته ډیر سهولت ملاؤ شی او زهٔ به په آخر کښے دا خواست اوکړم چه ما خو څه خبرے پرے اوکړے خو هغه تفصیل چه ما سره دے، هغه ډیر اوږد دے، هغه به تاسو ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، هغه به وایئ کنه۔

قائد حزب اختلاف: تاسو ته خواست اوکړم چه دا د بحث د پاره ایډمټ کړئ او بیا چه ایډمټ شی نو بیا به پرے تفصیلی هر ممبر خبرے کولے شی۔

جناب سپیکر: د حکومت نه به پرے جواب واخلو، نو تاسو به پرے بیا ټول په ډیبیټ کښے حصه واخلئ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: او د ریږه، اول۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب، زۂ یو څو خبرے کول غواړمه۔ نو زۂ وایم چه زما یو گزارش هم دے۔ دغه حالات چه کوم نن پیښ شوی دی، زۂ د دے حمایت کوم۔ یو خو د چینو حوالے سره نن زمونږ په غازی کښے ډیره زیاته یوه هنگامه ده، هلته کښے چینی بالکل نه ملاویږی۔ ما ته اوس ټیلیفونونه راغلی دی، د لاء اینډ آرډر مسئلے جوړیدلو خطره ده۔ چینی نه ملاویدل چه کوم دی، هغه که په غازی کښے دا حالات دی نو یقیناً چه په دے نوره صوبه کښے به هم دا هور به پهیلاویږی۔ دلته کښے یوه خبره اوشوله، زمونږ نگهت بی بی یوه خبره اوکړله چه جناب، صوبه سرحد ته چه کوم دے، مونږ ته د پنجاب نه چینی نه ملاویږی، یقیناً دیکښے به زۂ حکومت ته وایم چه پنجاب سره خبرے کول پکار دی او حقائق چه کوم دی، چه هغه هم مخامخ راشی۔ زۂ د پنجاب حوالے سره ځکه خبره کوم چه پنجاب کښے زمونږ د پیپلز پارټئ او د مسلم لیگ حکومت دے او دا د پولیټیکل سکورنگ په حوالے سره نه، بلکه د حقائقو په بنیاد باندے، ځکه د دے نه مخکښے د اوړو مسئله وه، د اوړو په مسئله باندے دا اوشو چه پنجاب په مونږ باندے اوړه بند کړے دی، ما پخپله په دے څیز باندے مخالفت کړے وو او ما بیان ورکړے وو چه دا ډیره لویه د زیاتئ خبره ده لیکن زما بیان نه یو هفته بعد شهباز شریف صاحب پیښور ته راغے او د بلور صاحب په کور کښے زما د پریس ورونړو ترینه سوال اوکړو چه تاسو په صوبه سرحد باندے دا اوړه ولے بند کړی دی؟ نو هغوی برملا دا خبره اوکړله جی چه مونږ د صوبه سرحد نه تپوس اوکړو چه ستاسو د اوړو ډیمانډ څومره دے نو دوئ اووئیل چه پانچ هزار ټن زمونږ د یوے ورځے ډیمانډ دے، نو هغه دا اوکړل چه مونږ چه هزار ټن د ورځے به صوبه

سرحد ته اوړه ورکوؤ، دا د پریس او د ټولو په مخکښے اوشوه۔ یو سائډ ته دا یوه خبره چه کیدله، په هغے باندے خود مونږه هم سټینډ اغستے وو لیکن حقائق چه مخے له راغلل نو حقائق دا وو چه مونږ ته اوړه زمونږ د ضرورت نه یو زر ټنه اضافی هم ملاویدل۔ زۀ دے نه هم انکار نه کوم، د ګاونډ هم حقوق شته، افغانستان زمونږ په ګاونډ کښے دے، هلته کښے هم مونږ که بالکل دلته نه دا لارے بند کړو نو یقیناً هغه مونږه یو داسے دغه کښ ټړلے یو چه د هغے اثرات بیا هم په مونږ باندے راځی۔ نن د چینو هم مسئله ده، د چینو په مسئله کښے زۀ دا ګزارش کوم چه د ټولو نه مخکښے خو په دے هاؤس کښے مونږ دا سوال کړے وے چه زمونږ د صوبه سرحد خپل پروډکشن ګومره دے او چه دا زمونږ کوم پروډکشن دے، آیا عوام ته د سپریم کورټ د فیصلے مطابق په مارکیټ کښے دا شے ملاویږی او که نه ملاویږی؟ که مونږه خپل کور In order کړو او دا حقیقت د ټولو نه مخکښے پته اوکړو او د هغے نه بعد که حساب د پنجاب سره وی نو نګهت بی بی، تاسو نه به مخکښے زۀ پنجاب سره حساب کوم، خپل قیادت سره به خبره کوم چه تاسو صوبه سرحد سره زیاتے ولے کوئ، د صوبه سرحد د خلقو استحصال ولے کوئ، مونږ سره ورورولی تاسو ولے نه کوئ؟ خو که حقائق داسے نه وی نو زۀ به دا اووایم چه د پنجاب، موجوده په مونږ چه کوم د سوات کرائسز وو، زۀ به دا اووایم چه د پنجاب چیف منسټر د ټولو نه مخکښے دے صوبے ته راغلے دے، نواز شریف صاحب دوه ځله راغلے دے، کیمپونو ته تلے دے، د پنجاب حکومت نه زما په خیال چه کوم Medical assistance مونږ ته ملاؤ شوے دے، زمونږ د مردان چه کوم سنټر وو، هسپتال چه دے، هغه 'نان فنکشنل' وو، زمونږ هسپتال فنکشنل شو۔ دلته کښے مزید په دے پوره صوبه کښے چرته چرته چه زمونږه آئی ډی پیز وو، هلته کښے Medical assistances ملاؤ شو، اوړه هم یعنی چه څه ضروریات وو، چه ګومره کیدل، د پارټئ په بنیاد ئے ویشلی دی، حکومت په هغه بنیاد ویشلی دی۔ نن بیا، نن نه دوه ورځے مخکښے، درے ورځے مخکښے شهباز شریف صاحب راروان وو، بیا د هغوی پروګرام اچانک کینسل شو لیکن ما ته چه کوم Message ملاؤ وو، هغه دا وو چه شهباز شریف صاحب راروان دے چیف منسټر صاحب سره میټنګ کوی او په

پنجاب کښې هغوی په وسیع پیمانه باندے یو هسپتال جوړوی، سوری، پنجاب کښې نه په سوات کښې، په سوات کښې هغوی لگیا دی یو هسپتال، یو پراجیکټ جوړول غواړی تاکه زمونږ د سوات د خلقو محرومئ چه کوم دی، په هغے کښې کمے راشی۔ سوال زما دا دے چه بالکل مونږ د خپل حق د پاره د خپلو ورونړو سره، د صوبے خلقو سره ولاړ یو۔ نگهت بی بی، زهٔ تا سره والاړ یم، زهٔ د پیپلز پارټئ او د اے این پی ورونړو سره ولاړ یم دے صوبے د پاره، که د پنجاب خلاف آواز وی، که د سندھ خلاف آواز وی، که د مرکز خلاف آواز وی لیکن زهٔ به دومره گزارش ضرور کوم چه مونږ له خبره هغه کول پکار دی چه کوم په حقائق باندے مبنی وی، مونږ له خبره هغه کول پکار دی۔ ټولو نه مخکښے مونږ له خپل کور In order کول دی، ټولو نه مخکښے ما ته دا شے کول دی چه آیا زما د صوبے چه کومه چینی ده، زما په صوبه کښے چه مال دے، هغه آیا زما د صوبے خلقو ته ملاویږی او که نه دا اخوا دیخوا ته لاړشی؟ نو که جناب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: پیر صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ</u>: جناب سپیکر، زهٔ گزارش کوم که زمونږ خپل کور In order وی او خلقو ته نه وی، د هغے نه بعد که څه ډیمانډ وی نو زما نه زیات ښه تعلق دے د عوامی نیشنل پارټئ دا قیادت چه ناست دے، د پنجاب قیادت سره، زما د پارټئ د مشرانو سره ئے ډیر ښه تعلقات دی او چه کله د دلته نه داسے څه خبره شوے ده، په هغے باندے هغوی لبیک وئیلے دے او د صوبے د دے خلقو په امداد کښے چه د هغوی په وس کښے څه شے دے، کله هم نه دی وروستو شوی۔ لہذا زهٔ دا گزارش کوم چه Point scoring, political mileage حاصلول به نه کوؤ په دے هاؤس کښے، چه د دے عوام د پاره د ورور ولئ په بنیاد چه څه مونږ نه کیږی، د خلوص په بنیاد مونږله کار کول پکار دی، نه چه مونږه څوک ټارگټ کړو او صرف یو روایتی لکه پنجاب ته کنځل کول فیشن دے لیکن نگهت بی بی، ستا او زما عمر خو دا نه دے چه مونږ دا فیشن اختیاړ کړو۔ مونږ په دے سټیج یو چه د حقائق په بنیاد باندے مونږ له کار کول پکار دی او په حقائقو سره مونږ له مخکښے تلل پکار دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا Leave stage دے، Leave stage دے، چه ایډمټ شی، چه ایډمټ شی بیا به پرے نور بحث کوؤ۔

سید محمد صابر شاہ: زۀ بله خبره دا کوم، هغے نه علاوه دے جاوید عباسی صاحب خبره کړے ده جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ جی، گورنمنٹ کی طرف سے کون جواب دے گا پیر صاحب کو؟ اور یہ جو اکرم خان درانی صاحب کی جی یہ جو موشن Move ہوئی ہے، موشن جو Move ہوئی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! میں ایک۔۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اس میں پھر بعد میں بولیں نا۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): نہیں، میں کھڑا ہوں، میں نہیں بول رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی ایڈمٹ تو ہونے دو نا، ان کی موشن ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، جو بات پیر صاحب نے کی کہ شہباز شریف صاحب جو فرما رہے ہیں، اگر ایسا ہے کہ چھ ہزار ٹن ہمیں بھیج رہا ہے یا جو کہا جاتا ہے، اسکی تفصیل بتائیں۔ اگر یہ نہیں مل رہا، پھر تو پیر صاحب نے جو بات کی ہے، وہ مناسب نہیں ہے کہ ہم نے اپنے صوبے کی بات کی ہے۔ کل پارٹیوں کے بارے ہو گا کہ ہم نے صوبے پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Leave stage پہ ڈیبیٹ نہیں کرتے، گورنمنٹ، ٹریژری بنچز کی طرف سے جناب شجاع خان۔

وزیر خوراک: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اس کے بعد ڈیبیٹ میں پھر آپ حصہ لیں گے اگر وہ___ جی بسم اللہ۔

وزیر خوراک: جناب، معزز ممبران اسمبلی نے جو مسئلہ آج اٹھایا ہے، یہ میرے خیال میں صوبے میں سب سے بنیادی بلکہ اس پاکستان میں سب سے بنیادی مسئلہ ہے اور جو تجویز انہوں نے رکھی ہے، اس پر بھی میرا کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن دو تین باتیں میں آپ سے اس میں عرض کروں گا۔ صوبہ سرحد ایک Food deficit صوبہ ہے، بتیس لاکھ ٹن اسے گندم کی ضرورت ہے، یہ دس لاکھ ٹن پیدا کرتا ہے، پھر باقی جو اس کی ضرورت ہے، وہ جو پاکستان میں کانسٹی ٹیوشن کہتا ہے کہ پاکستان کے کانسٹی ٹیوشن میں

آرٹیکل 151 آپ کو فوڈ سیکیورٹی دیتا ہے کہ آپ ٹماٹر پاکستان میں ہر جگہ سے خرید سکتے ہیں، آپ چینی ہر جگہ سے خرید سکتے ہیں، آپ آم خرید سکتے ہیں، وہ آرٹیکل آپ کو یہ فوڈ سیکیورٹی کی ضمانت دیتا ہے اور جب بھی اس صوبے میں کوئی مسئلہ آتا ہے، جب بھی اس ملک میں کوئی چیز کی Shortage ہوتی ہے، پیر صاحب نے جس طرح بات کی جی، بالکل ہم بڑے مشکور ہیں کہ پنجاب گورنمنٹ نے ہمیں اس مشکل وقت میں چھ ہزار ٹن آٹا دیا لیکن کس قیمت پر؟ یعنی ساتھ میں یہ بھی کہوں کہ جب وہاں چار سو بیس روپے میں تھا، ہمیں پانچ سو چالیس روپے میں مل گیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب ایک ارب روپے ایڈوانس وصول کرکے، پھر سات لاکھ ٹن کا Written معاہدہ کرکے ہمیں ایک دانہ گندم کا نہ دیا۔۔۔۔

<u>آوازیں</u>: شیم، شیم۔

<u>وزیر خوراک</u>: لیکن اس کے بعد جسطرح آج چینی کی بھی بات ہوئی، پھر یہاں دو معزز چیف منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں، ایکس چیف منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں، رمضان پیکج ہر سال آتا ہے، اس صوبے میں ایک روپیہ Per K.G گورنمنٹ اس پر ریلیف دیتی تھی، یہ اس صوبے کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا کہ ہم نے پانچ روپیہ Per K.G اس پہ ریلیف دی۔ (تالیاں) اسی طرح یہ جو چینی کا مسئلہ ہے، اس صوبے کی ساڑھے چھ لاکھ ٹن کی سالانہ ضرورت ہے اور کوئی ڈھائی، دو لاکھ ٹن کے قریب اس صوبے میں چینی پیدا ہوتی ہے اور باقی یہ ساڑھے چار لاکھ ٹن چینی جو ہے، وہ اس صوبے کو ضرورت ہے۔ ابھی جو اس وقت صوبے میں حاضر سٹاک ہے، یہ کہتے ہیں کہ فوری طور پر کیوں نہیں سپریم کورٹ کا فیصلہ Implement ہوا؟ پنجاب سے چینی بند ہے اور صوبے کے اندر جو چینی موجود ہے، اس میں سے 70% چینی ٹی سی پی نے Already پہلے سے خریدی ہوئی ہے۔ اب وہ ایک مہینے کا جو سٹاک تھا، وہ پھر ان کو بڑی مشکل سے میز پر بٹھا کر، ٹی سی پی کی چینی، پرسوں جو ٹی سی پی نے خریدی ہوئی ہے، وہ اس صوبے کے اگلے دو مہینے کی ضرورت کیلئے خریدی ہے تاکہ وہ ہر جگہ اس صوبے میں آسکے اور سپریم کورٹ کا فیصلہ صرف یہ نہیں تھا کہ چینی چالیس روپے پہ بیچی جائے، اس فیصلے میں یہ بھی تھا ساتھ کہ یہ صرف سیلز ٹیکس میں جو رجسٹرڈ لوگ ہیں، وہ بیچیں گے۔ اب صوبے میں ایسے بہت سارے گاؤں ہیں جہاں سیلز ٹیکس میں رجسٹرڈ آدمی نہیں ہیں۔ وہ سارا میکینزم بنانے میں کہ ایک آدمی جو سیلز ٹیکس رجسٹرڈ ہو، وہ لے جائے، پھر وہ آگے کس طرح ڈسٹری بیوٹ کرے، یہ بھی شاید ایک دن میں ممکن نہیں تھا لیکن انشاء اللہ میں آپ کو یہ بات Assure

کرتا ہوں کہ جو سپریم کورٹ کا Decision ہے، اس کو ہم ہر صورت Implement کریں گے اور وہ انشاء اللہ آپ کو آئندہ کل پرسوں یہ ساری چیزیں نظر آئیں گی۔ اسی طرح جب -----

جناب بشیر احمد بلور{سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ہاں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): او د ریږه جی، منظوروئ که نه جی؟

جناب سپیکر: ہاں کرتے ہیں، کرتے ہیں جی۔ اس-----

وزیر خوراک: آپ اس کو ایڈمٹ کریں تو ہم، اور اسی طرح پھر صوبہ سرحد کی حکومت پر اکثر ایک Allegation آتا ہے سمگلنگ کا، صوبہ سرحد کا تو سوائے چترال کے آگے بر غول کے اور کسی جگہ دوسرے ملک کے ساتھ بارڈر نہیں ٹچ ہوتا اور باقی تو ہمارے آگے فاٹا ہے، اس طرف آزاد کشمیر ہے، ادھر نار درن ایریا ہے جس کو ہم نہیں روک سکتے، اس چیز کو تو صوبہ سرحد کے اندر سمگلنگ کہتے ہیں ملک سے دوسرے ملک چیز جانے کو، ایک ملک سے دوسرے ملک کو جب چیز جاتی ہے تو یہ ہم نے، جو وسائل ہیں ہمارے، اس کے اندر رہتے ہوئے پوری کوشش کی ہے، کیئر ٹیکر حکومت تھی، پانچ منسٹر صاحبان تھے شیر پاؤ خان کی پارٹی کے، چار مہینے کے فوڈ کرائسز میں پانچ ارب روپے خرچ ہوئے، پورا سال فوڈ کرائسز گزرا ہے، دو ارب سے کم پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ (تالیاں) پھر آج بھی دو، یعنی پنجاب میں اگر آٹا ہے، سستا بکتا ہے تو اس کی Reason ہے جناب سپیکر صاحب، کہ وہ لاہور سے آتا ہے، گندم لی، لاہور کی فلور مل کو دے دی، گوجرانوالہ سے لی، گوجرانوالہ کی فلور مل کو دے دی اور ہم گوادر سے گندم اٹھاتے ہیں اور اسے چترال پہنچاتے ہیں، اس کو کوہستان پہنچاتے ہیں اور پھر اسی قیمت میں دیتے ہیں۔ اگر ہم اس طرح کی آئیڈیل سیچویشن میں ہوتے تو ہم کہتے کہ دو روپے کی روٹی بھی نہ لو، مفت لے جاؤ یار۔ (تالیاں) جو اخراجات ہم اس گندم پر کرتے ہیں، وہ اگر آپ دیکھیں، پھر اس پر جو خرچہ آتا ہے اس صوبائی حکومت کا، تو مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ بہت Important issue ہے اور اس کو ایڈمٹ کیا جائے، حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Now I-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! یو منټ، زۀ یوه خبره کومه۔

جناب سپیکر: جب Admit ہو جائے-----

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، یوه خبره کوم او هغه لږه ضروری ده په دے وخت کښے، هغه بیا وروستو نه کیږی-----

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، جو پروسیجر ہے، اس کو Follow کرنا ہے۔ آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔
Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Members may be admitted for detailed discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Voices: Yes.
Mr. Speaker: May stand up, may stand up, please.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion under rule 73.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر-----

(شور)

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر، زما یوه اهمه خبره ده د شا نګلے----

(شور)

جناب سپیکر: One by one، جاوید عباسی صاحب، اچھی سی شروع کریں۔

قائد حزب اختلاف: په دے ایډ جرنمنټ موشن-----

جناب سپیکر: ہاں کریں گے نا، اسکے بعد کریں گے۔

قائد حزب اختلاف: نه جی، زهٔ وایم چه اوس خو وخت هم کم دے نو بیا سبا د پاره پرے بحث د اوشی۔

جناب سپیکر: اچھا-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ سارے ذرا بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ سارے ذرا بیٹھ جائیں۔ جی میاں صاحب، تاسو څه وایئ؟

وزیر اطلاعات: ما جی وئیل چه که تاسو اجازت اوکړو، زهٔ به خپل-----

جناب سپیکر: نه جی، نه اوس زهٔ یوه خبره کوم کنه، اکرم خان صاحب یوه بله خبره اوکړه چه وخت لږ دے که دا بله ورځ ته واچوئ۔

وزیر اطلاعات: زهٔ به جی یو سیکنډ خبره اوکړمه۔ تاسو جی دا خبره سبا ته، دا خبره نیمګړے کیږی کنه۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! دا تهٔ اووایه۔

وزیر اطلاعات: زهٔ جی ستاسو مشکور یم۔ چونکه دلته یوه خبره، دا خو ٹھیک ده جی چه تاسو هر څنګه د وخت مناسبت سره فیصله کوئ، د پنجاب په حواله باندے زهٔ جی یوه خبره کول غواړم۔ یقیناً چه کله مونږه ته شکایت شوے دے، مونږه باقاعده خپل شکایت هم درج کړے دے، د هغے مذمت هم کړے دے خو په دے کرائسز کښے چه هغوی مونږ سره کومه ملګرتیا کړے ده، د هغے Apprehensions هم کړے دے۔ چرته دا سے غلط فهمی پیدا نه شی، بالکل پنجاب د مشر ورورولئ چه کوم کردار په آئی ډی پیز کښے ادا کړے دے، مونږه ئے مشکور یو او چه کله د اوړو مسئله راغله اوشپږ زره ئے چه مونږ له راکول، یقیناً چه هغه زمونږ ضرورت وو، مونږ سره په ټیبل ناست وو، د قیمت مشکل زمونږ په صوبه کښ ضرور شته خو داوړو Shortage هغوی زمونږ د ریکویسټ مطابق ختم کړے وو۔ (تالیاں) دا خبره مونږه Appreciate کوؤ۔ دا خبره ضرور کوؤ چه په پاکستان کښے دننه که زمونږه د مرکز سره خبره ده او که د صوبے سره ده، د پنجاب سره خبره ده، چه د دے صوبے خبره راځی، که هغه د بجلی په مد کښے ده، که د چینو په مد کښے ده، که د اوړو په مد کښے ده، چه زمونږ د حقوقو خبره ده، هغه په هیڅ قیمت مونږ په هغے Compromise نه کوؤ، نه ئے د پنجاب سره کوؤ او نه ئے د مرکز سره کوؤ (تالیاں) خو په دے بنیاد غلط فهمی پیدا کیدل نه دی پکار۔ مونږه د پنجاب د حکومت مشکور یو، مونږه سره ئے ورورولی کړے ده او مونږه توقع لرو چه په آئنده کښے به هم هغوی زمونږه سره دا ورورولی جاری ساتی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب، زهٔ خپله او د خپلے پارټئ د طرفه میاں صاحب ته دا یقین دهانی ورکوم چه د صوبه سرحد د عوامو د حقوق د پاره که

پنجاب سره وی، که مرکز سره او که بل چا سره وی، مونږه به د دے صوبے د خلقو حقوقو د پاره تاسو سره شانه بشانه یو۔ ستاسو ډیره مشکور یو مونږه۔

(تالیاں/شور)

جناب سپیکر: جی آپ بیٹھ جائیں جی۔ سارے بیٹھ جائیں۔ یہ آئٹم-----

(شور)

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر، پوائنټ آف آرډر۔ پوائنټ آف آرډر، سر۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی۔ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں جی۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ پلیز، پلیز-----

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہر کوئی بولنا چاہتا ہے۔ آپ بیٹھ جائیں سارے۔

جناب فضل اللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں، بیٹھ جائیں۔ آئٹم نمبر 7۔ سارے-----

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: او جی، بنه کومه جی----

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کومه، لږ هاؤس In order شی جی۔ لږ صبر اوکړئ جی، دا دے ایجنډے ته لږ راځو جی، ایجنډا باندے ستاسو د ټولو آئټمز دی۔ هر ممبر ته باقاعده، ټولو ته موقع ملاویږی۔ فضل الله صاحب! تاسو ټولو ته باقاعده، ټولو ته موقع ملاویږی۔

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب، دا ډیره یوه اهمه خبره کول غواړم چه زمونږه د ---

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: دا د ایوان توجه بل طرف ته مه بوځه کنه۔ Ji, item No. 7. 'Call Attention Notices': Mr. Javed Khan Tarakai, MPA, to please move his call attention notice No. 184 in the House. Javed Tarakai Sahib.

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: تشکر، سپیکر صاحب، تھینک یو۔ جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ مفاد عامہ اور فوری نوعیت کے ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ای ڈی او محکمہ ضلع صوابی میں حکومتی پارٹی کے غیر منتخب لوگوں کی ایماء پر سیاسی انتقام کے طور پر اساتذہ کے تبادلوں کا ایک تشویشناک پریکٹس شروع کیا گیا ہے، چونکہ ضلع صوابی ایک بڑا ضلع ہے اور مقامی اساتذہ کو دور دراز علاقوں میں بھیج کر ان کو ذہنی طور پر ٹارچر کیا جاتا ہے اور سیاسی انتقام کیلئے محکمانہ اور قومی مفادات کو قربان کرکے اداروں کو تباہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، سرکاری کام اور بچوں کی پڑھائی بری طرح متاثر ہورہے ہے اور ای ڈی او ضلع صوابی کے سیاسی انتقام کے طور پر کئے گئے تبادلوں کے احکامات کے نتیجے میں متاثرہ اساتذہ بے چینی، احساس محرومی اور حق تلفی کے شکار ہیں، لہذا مذکورہ تبادلوں کے پریکٹس کو فوری طور پر بند کیا جائے، ای ڈی او متعلقہ کو فوری طور پر ضلع صوابی سے تبدیل کیا جائے اور ان کے خلاف تحقیقات کرواکے کارروائی کی جائے اور ٹرانسفر پوسٹنگ کے اس معاملے میں میرٹ اور محکمانہ مفادات کی پالیسی کو اپنایا جائے۔

سپیکر صاحب، دا بالکل ربنتیا دی جی چه ما سره ډیر زیات زیاتے کیږی۔ زما په حلقه کښے Being a custodian of my constituency، زما ټیچران چه دی، هغه ټارچر کیږی، As a torcher they are transferred to چه تاسو به مونږه ټرانسفر remote areas. Many teachers are in a threat کوؤ۔ دا ټائم دے جی، زندگی ډیره زیاته Complicated شوے ده، ډیره ګرانه شوے ده جی، مونږه دغه خبرے کوؤ، د مهنګائی خبرے کوؤ، بل طرف ته حکومتی پارټئ زما چه کوم مطلب سپورټر ټیچران وو، اوس نه، چه چرته په الیکشن کښے ئے کړے وو، هغه As torcher ټرانسفر کوی، Many are under threats. ربنتیا خبره دا ده چه جی انسټی ټیوشنز زمونږ په دے ملک کښے ځکه نه تکړه کیږی، خوا کښے زمونږ ګاونډی ملک دے، نوم ئے نه اخلم جی، چه د هغوی Institutions are much stronger than Pakistani institutions ځکه چه هغے کښے مونږه غیر ضروری Interference نه کوؤ او دلته په هره محکمه

کښې مونږه Interference کوؤ او مونږه خلق کار ته نه پریږدو نو Please for God sake, mercy, mercy, mercy زما په دے کیس کښې Intervention اوکړئ، په دیکښې تاسو۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر صاحب۔

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، جی، بالکل مخکښې سردار بابک صاحب۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: او زما دا مسئله ختمه کړئ جی۔

جناب سپیکر: فضل الله! بیا دے پسے، بیا تۀ خبره اوکړه۔ سردار بابک صاحب! پلیز جواب دے دیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب، آنریبل جاوید خان ترکئ چه کوم پوائنټ راپورته کړے دے، زما یقین دا دے چه هغه تیره ورځ هم دوئ دا خبره کړے وه او بیا خو ما په فورم باندے هم جاوید خان ته د دے جواب ورکړے وو او ورسره سپیکر صاحب، بیا ما دا خبره هم کړے وه چه که د دوئ په نظر کښے داسے څه کیسونه وی او دوئ مونږ ته رامخے ته کولے شی نو ما خو Assurance دۀ ته په هغه ورځ باندے هم ورکړے وو، اوس هم ورته مونږه Assurance ورکوؤ چه په ځائے د دے چه، دا زمایقین دے چه د درے ورځو نه جاوید خان هم دغه خبره کوی خو مونږ ته مخے ته څه را نغلل، که جاوید خان مونږ ته مخے ته څه راوستے شی نو مونږ ورته Assurance ورکوؤ چه انشاء الله د هغے به مونږه ازاله کوؤ او دا هیڅ قسم له په سیاسی بنیادونو باندے ټرانسفر که شوی هم وی، انشاء الله مونږه به هغه کینسل کوؤ او بالکل مونږه دۀ ته تسلی ورکوؤ خو سپیکر صاحب، زۀ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی، دا بابک صاحب تاسو ته Assurance درکړو، دا لسټ به تاسو راوړئ چه کوم ستاسو Grievances دی۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: ما خو دا راوړے دے جی۔

جناب سپیکر: دا بیا وروستو ما ته راوړئ جی او بابک صاحب دے وخت فلور آف دی اسمبلی باندے تاسو ته Assurance درکړو۔ فضل اللّٰه صاحب! دا چرته دهماکه شوے ده جی؟ دا اوسنئ، نن اوشوه؟ جی فضل اللّٰه صاحب۔

جناب فضل اللہ: او جناب سپیکر صاحب، دا دے شانګله کښے یو خود کش دهماکه نن سحر اوشوه باره بجے تقریباً، فی الحال اوس اطلاعات چه دی، هغے پورے پچیس کسان شهیدان شوی دی او باره پکښے زخمیان دی۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، دا لږ واورئ، پچیس تنان شهیدان شوی دی، لږ سیریس شئ۔

جناب فضل اللہ: شانګله، د شانګلے ضلعی هیډکوارټر الپورئ چوک کښے دهماکه شوے ده اوس باره بجے، پچیس کسان پکښے شهیدان شوی دی۔ د آرمی په ګاړی باندے خود کش دهماکه ده او مونږه د هغے مذمت کوؤ او د هغے تحقیقات د اوکړے شی او متاثرینو ته د معاوضه ورکړے شی او دا ټول زمونږ ورونړه چه شهیدان شوی دی، د هغوی د پاره د دعا اوکړے شی۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللّٰه صاحب، دعا د پاره سوال اوشو جی، د هغے ورونړو شهیدانو د پاره تاسو دعا اوکړئ۔

مفتی کفایت اللہ: یو ځل د جی 'الحمد شریف' اولستے شی او درے ځلے د 'قل هو' او دے ټولو شهیدانو ته ئے اوبخښئ۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت پڑھی گئی)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس کے متعلق، قرارداد کے متعلق اگر آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ ان کو بخشے جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، یہ جی ایچ کیو کے متعلق قرارداد جو ہے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم پیش نہ کریں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ لوگوں نے ڈرافٹ کر لی ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، ہم نے کر لی ہے۔ دوبار میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو یہ ابھی آ جائے گی نا جی، تھوڑا سا انتظار کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو سر، یہ کب آئے گی؟ اگر اناؤنس کر دیں، میں بیٹھا رہوں گا۔ نہیں، تو ہم چلے جائیں گے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی 'ایجنڈا آئٹمز' فرسٹ ہوتے ہیں، وہ کرنے کے بعد میں آتا ہوں۔ اسکی طرف آ رہا ہوں، آپ مجھے تھوڑا سا۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو ہم یہی کہہ رہے ہیں، سر۔

جناب سپیکر: یار! آپ اگر ہاؤس کو مجھے چلانے دیں تو میں اتنی دیر میں تھوڑا آگے بڑھ جاؤں گا نا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ اتنا ٹائم جو آپ خواہ مخواہ خراب کر رہے ہیں، ان لوگوں کے پوائنٹ آف آرڈرز، کال اٹینشن نوٹسز ہیں، ان سب کے، میرے لئے سب برابر ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اگر مجھے موقع نہیں دے رہے ہیں جناب، تو میں واک آؤٹ کر رہا ہوں، سر۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن اسمبلی ایوان سے اٹھ کر چلے گئے)

Mr. Speaker: Mr. Javed Khan Abbasi Sahib, to please move his call attention notice No. 196. Mr. Javed Khan Abbasi Sahib.

جناب جاوید خان عباسی: Thank you very much. جناب سپیکر، میں اس ہاؤس کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن کے واحد میڈیکل کمپلیکس جو 'ایوب میڈیکل کمپلیکس' کے نام سے جانا جاتا ہے، کی ایمرجنسی یونٹوں کو مین دروازے سے شفٹ کر دیا گیا ہے اور عوام کو سخت تکلیف کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر، میں یہ توجہ دلاؤ نوٹس اسلئے لایا تھا، میں کچھ دن پہلے ایک ریزولیوشن بھی لے کر آیا تھا، وہ ابھی تک یہاں آیا نہیں ہے۔ میں نے اس سے پہلے بھی ہر سیشن میں بات کی ہے اور جتنے بھی منسٹران صاحبان جو ہمارے ہزارہ سے تعلق رکھتے ہیں، شاید اس پر بات نہ کر سکیں لیکن دوسرے جو ممبران صاحبان ہیں، وہ بات کریں گے کہ ایک ہی بڑا ہسپتال ہے جناب سپیکر، جو 'ایوب میڈیکل کمپلیکس' کے نام سے جانا جاتا ہے، یہاں جناب سپیکر، Right from حسن ابدال، کوہستان، گلگت اور مظفر آباد تک

تمام پانچ ڈسٹرکٹس کے لوگوں کو وہ Cater کرتا ہے۔جناب سپیکر، ہم نے کئی دفعہ یہاں یہ بات Raise کی ہے کہ اس ہسپتال کو ہر روز مشکلات کا سامنا ہے اور وہ ہسپتال جو اس علاقے میں سب سے بڑا ہسپتال ہونے کے ناطے تمام چھوٹے ہسپتالوں کی مدد بھی کیا کرتا تھا، آج خود جناب سپیکر، سب سے بڑی زیادتی یہ ہوئی ہے کہ یہاں کہا گیا ہے کہ ہم ایک ایسے آدمی کو چیف ایگزیکٹیو لگائیں گے ہسپتال کا، اور جو میں نے کہا ہے کہ اس وقت یہ دلیل بھی دی گئی تھی کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحب کہاں ہیں؟ ہیلتھ منسٹر صاحب کہاں ہیں؟ ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): انکی طرف سے میں جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: ان کی طرف سے آپ، جی مختصر کریں، بہت زیادہ ہے، کام بہت زیادہ ہے۔

جناب جاوید خان عباسی: سر، یہ بات ہماری زندگیوں سے تعلق رکھتی ہے، ایک ڈسٹرکٹ کی ہوتی ہے، ایک حلقے کی ہوتی ہے، تو میں دومنٹ لیتا ہوں، یہ بات پورے ہزارہ سے تعلق رکھتی ہے۔جناب سپیکر، یہ وہاں جو ہمارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، چھ چھ، آٹھ آٹھ کلومیٹر سے چارپائیوں پر ان کو جب ایوب میڈیکل کمپلیکس میں لایا جاتا ہے، وہاں کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ یا ہم مریضوں کو پشاور لے کر آتے ہیں یا اسلام آباد لے کر جاتے ہیں اور چار چار اور آٹھ آٹھ ہزار روپے گاڑی کا خرچہ آتا ہے۔جناب سپیکر، میں اپنی بات پہ آتا ہوں۔جب یہاں ہم نے بات کی ہے، ہم نے کہا جی کہ یہ ہسپتال سازشوں کا شکار ہے، یہاں دو بڑی پارٹیاں بنی ہیں، ایک چیف ایگزیکٹیو کی پارٹی ہے اور دوسرے پارٹی ایم ایس کی ہے۔یہاں سے ہمیں ایشورنس دلائی گئی کہ ہم ایک ایسے آدمی کو چیف ایگزیکٹیو لگائیں گے، چھ مہینے کے بعد اس آدمی کو اپوائنٹ کیا گیا۔جناب سپیکر، بہت دکھ کی بات ہے، اللہ گواہ ہے جو ہسپتال میں As a مریض بھی کبھی زندگی میں داخل نہیں ہوا تھا، نہ وہ ڈاکٹر ہے، نہ اسے پتہ ہے کہ پیرامیڈیکس کیا ہوتا ہے، نہ اسے پتہ ہے کہ یہ جو بڑے بڑے کنسلٹنٹس ہوتے ہیں، یہ کیا ہوتے ہیں؟ کوئی اس کے علم میں نہیں تھا۔جناب سپیکر، سب سے پہلے اس نے یہ کام کیا، بہت دکھ کی بات ہے، کہ ہزارہ ڈویژن کے اندر ایک ہی 'برن یونٹ' تھا، پورے ہزارہ میں کہیں کوئی بچہ، کوئی عورت، کوئی مرد کسی وقت بھی اگر کوئی Burn ہو جائے اس کو جناب سپیکر، اسی ہسپتال میں داخل کیا جاتا تھا، وہ یونٹ اس نے کچھ مہینے پہلے ختم کر دیا ہے جو پورے ہزارہ کا ایک ہی 'برن یونٹ' ہے جناب سپیکر۔دوسرا جناب، پورے دنیا میں یہ اصول ہے کہ ایمرجنسی کیا ہوتی ہے اور او پی ڈی کیا ہوتی ہے؟ ایمرجنسی، کہ جہاں سب سے پہلے مریض کو لایا جائے، وہاں جو ڈاکٹرز ہیں، اسے دیکھ

سکیں، اس نے ایمرجنسی جناب سپیکر، جو پچھلے بیس، پچیس، تیس سالوں سے چلی آرہی تھی، کو اٹھا کر جو پرائیویٹ وارڈ ہے، وہاں لے گیا۔ ایک مریض کو گاڑی میں لایا جائے، وہاں پر چار پائی کا بندوبست کیا جائے، چھ دس آدمیوں کا بندوبست کیا جائے جو اس کو اٹھا کر بیس یا پچیس منٹ کی مسافت طے کرکے لے جائیں گے جناب سپیکر، یہ کتنی بڑی زیادتی اس نے ہمارے ساتھ کی ہے؟ اور اس سے بھی بڑی جناب، کہ اس نے او پی ڈی کو بھی شفٹ کر دیا ہے وہاں سے۔ پہلے سے ایک اصول چلا آرہا ہے جو سارے اس پر بات کرنا چاہیں گے، ضرور ان کو کرنی چاہیئے جن کا ہزارہ سے تعلق ہے، اس نے وہاں سے او پی ڈی کو شفٹ کرکے مختلف وارڈوں میں لے گئے۔ جناب، او پی ڈی ساری دنیا میں ایک جگہ میں ہوتی ہے، کوئی مریض آتا ہے، ڈاکٹرز، وہاں کنسلٹنٹس بیٹھے ہوتے ہیں، جونیئر ڈاکٹرز بیٹھے ہوتے ہیں، وہ دیکھتے ہیں، متعلقہ وارڈوں میں مریضوں کو دیکھتے ہیں، اس نے او پی ڈی کو پورے ہسپتال میں پھیلا دیا ہے۔ اب ہمارے مریضوں کو، اتنا بڑا ادارہ ہے، پورا پورا دن لگتا ہے کہ ہم نے کس ڈاکٹر کے پاس جانا ہے اور ڈاکٹر گیارہ اور بارہ بجے اٹھ جاتا ہے، یہ اتنی بڑی زیادتی ہے اور ایک فوج ہے وہاں جناب سپیکر، پیرامیڈیکس کی، ڈاکٹروں کی اور منسٹر سے یہاں بات جب بھی ہم نے کی ہے، انہوں نے کہا کہ وہاں اتنی زیادہ تعداد میں لوگ ہیں، 170 آدمی اس نے کچھ ہی دنوں میں ڈیلی ویجز پر اپوائنٹ کیے ہیں، 170 آدمی اس نے اپوائنٹ کیے ہیں جن کو چھ ہزار اور پانچ ہزار روپیہ انہوں نے کہا تنخواہ دی ہے۔ ایک ادارہ، ایم سی ادراہ ہے، جو Statutory Body وہاں ہمیشہ سے چلی آرہی تھی، اس کی منظوری سے یہ معاملہ ہونا چاہیئے تھا۔ میں بہت دکھ کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں، بہت افسوس سے یہ بات کہہ رہا ہوں، مجھے بہت دکھ ہے اس معاملے پر کہ کسی باڈی کو اس نے Confidence میں نہیں لیا، انہوں نے اپنا نوٹ لکھا اس چیف ایگزیکٹیو کے اوپر کہ یہ Illegal ہے، یہ غلط کام آپ کر رہے کہ 170 آدمیوں کو آپ کس طرح اپوائنٹ کر رہے ہیں؟ یہ تنخواہ، جو یہ پیسے، جناب، وہاں مریض دوائی کیلئے تڑپ رہا ہے، وہاں ایک سوئی تک کوئی ایک، جناب سپیکر، جب تمام دنیا میں ایمرجنسی کیلئے ادویات دی جاتی ہیں، ایک ٹیبلٹ بھی وہاں مہیا نہیں ہے اور پیسہ جو ہے، وہ ان لوگوں کو خوش کرنے کیلئے لگا دیا جا رہا ہے اور اس چیف ایگزیکٹیو صاحب کا اور ایم ایس کا ایک اور بڑا کارنامہ، پچھلے اتنے سالوں سے یہ ہسپتال چل رہا تھا جناب سپیکر، وہاں سیکیورٹی کا اپنا ایک سسٹم تھا جس کیلئے لوگ اپوائنٹ کئے جاتے تھے اور میری اطلاع کے مطابق اسی سے زیادہ لوگ ہیں۔ جناب، اس میں ایک پرائیویٹ کمپنی جو Security arrangement کرتی ہے، جسے سیکیورٹی کے کام سکھائے جاتے ہیں، جو

Based ہے جناب سپیکر، پشاور میں، اس کے جناب، تیرہ آدمیوں کو یہاں پر رکھا ہوا ہے اور ہر آدمی کو نو سے دس ہزار روپے تنخواہ دی جارہی ہے۔ جناب سپیکر، یہ گورنمنٹ کی آرگنائزیشن ہے، یہ گورنمنٹ کا ادارہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! مختصر کریں، یہ اور بھی کافی۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہماری یہ ہمدردانہ باتیں جو میں نے کہی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹس، پوائنٹس بتادیں، تاکہ منسٹر صاحب جواب دے دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: کئی دفعہ، ہمارا پوائنٹ یہی ہے کہ اس چیف ایگزیکٹیو کو فوری طور پر Suspend کیا جائے، اس کی انکوائری کی جائے جو ہمارا پوائنٹ دیا گیا ہے جناب، اس کو فوری طور پر کھولا جائے، جو ہماری او پی ڈی اور ایمر جنسی جو ہمیشہ سے چلی آرہی تھیں، 170 آدمی غیر قانونی طور پر جو اس نے رکھے ہوئے ہیں، ان فوری طور پر کو نکالا جائے۔ جو کسی آدمی کو، پھر میں اس کی اور بھی باتیں بتاؤنگا، میں نے اور سوال آپ کو بھیجے کہ کس طرح انہوں نے مشینری خریدی ہے، کون کون لوگ Involve ہیں؟ میں بڑے بڑے لوگوں کے نام لونگا، یہاں میرے پاس ثبوت ہیں لیکن وہ وقت آنے پر میں انشاء اللہ یہاں آپ کو بتاؤنگا کہ کن کن لوگوں نے لی ہے؟ جناب سپیکر، یہ بہت Important معاملہ ہے، بڑا ضروری معاملہ ہے، لہذا ہماری ریکویسٹ ہے کہ یہ دوتین جو معاملے ہیں، 'برن یونٹ' ہمارا فوری طور پر بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: اور ایک یہ جو ہمارا ایمر جنسی اور اوپی ڈی ہے، اس کو فوری طور پر اسی جگہ پر لایا جائے۔ 170 آدمیوں تو زیادہ تر ڈیلی ویجز نہیں لیتے، تنخواہ یا پیسے جو ہیں، یہ دوائیوں میں جانے چاہیئے، یہ ہونی چاہیئے تو جناب، مہربانی کر کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی۔

جناب محمد جاوید عباسی: اس پر ڈیبیٹ کرلیں، میری طرف سے اس وقت آپ کو اختیار ہے۔ یہ معاملہ کسی شخص کی ذات کا نہیں ہے، کوئی پولٹیکل معاملہ نہیں جس کو ہم لے آئے ہیں، ہزارے کے لوگوں کا مسئلہ ہے، سارے اس کو سپورٹ کریں گے۔ جناب، اس کو ایڈ جرنمنٹ موشن میں تبدیل کیا جائے اور آج اس پر ڈسکشن کرانے کا حکم دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب، منسٹر صاحب۔

جناب جاوید محمد عباسی: اور جناب، میری آخری بات، یہ مہربانی کریں جناب، کہ اس کے بعد دوسری کارروائی ضرور جاری رہے لیکن 'کیری لوگر بل' والی جو آج ڈسکشن ہے جناب، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ آپ ہمیں ضرور موقع دیں گے۔ ہم اس پر بھی اپنے مفید مشورے آپ کو دیں گے تاکہ یہ آسانی ہو فیڈرل گورنمنٹ کیلئے، وہاں بات کریں۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز کی طرف سے، ٹریژری بنچز کی طرف سے کون جواب دیگا؟ جی پرویز خان خٹک صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میں تائید کرتا ہوں اس کی۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: یہ اصل میں کچھ رولز ہوتے ہیں نا، کال اٹینشن صرف وہی جو Mover ہے، وہی بول سکتا ہے اور وہ بھی مختصر۔ جی، آپ ذرا اچھا جواب بھی دے دیں تاکہ وہ اتنے بولے، تو جی پرویز خان۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): میں جناب، معزز رکن کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہوں۔ مجھے پتہ ہے، ایسے مسئلے ہونگے اور ضرور ہونگے، Otherwise ایسی باتیں نہ ہوتیں۔ مجھے منسٹر ہیلتھ صاحب نے بتایا کہ آپ سے ان کی ڈسکشن ہو چکی ہے، آپ جب چاہیں، جو چیف ایگزیکٹیو ہیں، ان کو بلالیں گے، آپ کے سامنے بات ہو گی۔ آپ کو تسلی نہیں ہو گی تو دوبارہ آپ بیشک اس کو لا سکتے ہیں، تو مہربانی ہو گی فی الحال اس کو اگر واپس لے لیں اور آپ کے مطابق انشاء اللہ فیصلہ ہو گا، یہ آپ کو ذمہ داری سے۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، Particularly یہ مسئلہ بیرسٹر صاحب کا نہیں ہے، یہ پورے ہزارہ ڈویژن کا مسئلہ ہے اور میرے خیال میں رولز اگر اجازت۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سارے آپ بیٹھ جائیں۔ جی قاضی اسد صاحب! آپ کا شکریہ، آپ اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب کو واپس لائے ہیں، بہت بہت شکریہ، تھینک یو۔

سید محمد صابر شاہ: اس میں، میں سمجھتا ہوں کہ آج ایک آرڈر یہاں سے ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، آپ دیکھ رہے ہیں، بموں کے دھماکے ہو رہے ہیں، ہم پورے ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی، آپ یہاں آکر بیٹھ جائیں۔ جی منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! بہت لمبا ایجنڈا ہے، لیجسلیشن بھی ہے۔ جی پرویز خان خٹک صاحب! جواب دے دیں۔

سید محمد صابر شاہ: نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ایک آرڈر، میں گزارش یہ کر رہا ہوں، میں مختصر کرنا چاہتا ہوں، میں مختصر کرنا چاہتا ہوں، ابھی اگر صرف ایک آرڈر کیا جائے کہ جو 'برن سنٹر' ہے، اس کو فوراً بحال کیا جائے، یہ ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ یہاں یہ قواعد اگر ہمارے لئے بنے ہیں تو پھر کیوں ہمارے راستے میں قواعد لائے جا رہے ہیں؟ آج اس ہاؤس میں میرے بھائی نے آواز اٹھائی کہ چالیس آدمی شہید ہو گئے، کل یہاں آپ کے پشاور میں کیا ہوا ہے؟ ایک 'برن سنٹر' ہر ڈویژن کی ضرورت ہے، آپ وہ ہم سے چھین رہے ہیں بجائے ہمیں کچھ دینے کے۔ اگر آپ اس پر اعتماد نہیں کرتے تو ہم ہاؤس سے باہر نکلتے ہیں۔

جناب سپیکر: پرویز خان خٹک صاحب، جی پرویز خان خٹک صاحب۔ جی پرویز خان خٹک صاحب! جواب دے دیں۔

وزیر آبپاشی: پیر صاحب کی بات صحیح ہے۔ ہم آج ہی اس کو اطلاع دے دیتے ہیں کہ وہ کل یا پرسوں ادھر آ جائیں، آپ سب آ جائیں، بیٹھ جائیں آپ کے سامنے، جو مسئلہ ہو گا، آپ کے مطابق اس کو حل کیا جائے گا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہم نے اس کو پارٹی بنایا ہوا ہے، وہی آدمی جو کہ Sentimental بنا ہوا ہے اس سارے معاملے پر، اس آدمی کو بھیجا گیا ہے اس ہسپتال کو تباہ کرنے کیلئے، ہم نے تو کہا ہے کہ اس کو بھیجا ہی اسی لئے گیا ہے۔ نہ وہ ڈاکٹر ہے، نہ اس کا اس ادارے سے تعلق ہے، اس کے جانے سے ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ آپ اسی طرح کہہ رہے ہیں کہ ہم بلا کے بات کریں، آپ کہیں کہ 'برن یونٹ'، یہاں بلور صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، آپ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کہیں کہ 'برن یونٹ' کو ہم بحال کرتے ہیں۔ آج یہاں پر ایمرجنسی دوسری جگہ میں ہے، یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے؟ ہم اس چیف ایگزیکٹیو کو سننے کیلئے یہاں بلائیں گے؟

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! آپ جواب دے دیں۔

وزیر آبپاشی: جناب۔

جناب سپیکر: پرویز خان خٹک کا مائیک ذرا آن کریں جی۔

وزیر آبپاشی: چونکہ مجھے ہیلتھ منسٹر صاحب نے بتایا کہ ان کی آپ کے ساتھ میٹنگ ہو چکی ہے، آپ تسلی ان کو دے چکے ہیں کہ بیشک اس کو بلالیں گے کہ یہ مسئلے حل کر دیں، تو تب ہی میں جواب آپ کو دے دونگا، کہ ان کے مطابق آپ دونوں کی بات ہو چکی ہے، جو جو آنا چاہیں، ہم ان کو بلالیں گے اور جو فیصلہ آپ کے سامنے ہو گا، Otherwise کمیٹی کے سامنے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: کل کو اگر یہ اسمبلی نہ ہوئی تو آپ اسمبلی کے فلور پر کل کس ٹائم ہمیں دیں گے، ہم آپ کو پھر کہاں ڈھونڈیں گے؟ ہمیں ڈھونڈنے میں تین مہینے لگیں گے، دوبارہ اسمبلی، آج ہی پھر بات کرنی چاہیئے۔ ہمیں ٹائم بتادیں، کل کس ٹائم، پرسوں کس ٹائم آپ نے یہ معاملہ کرنا ہے تاکہ اگلے سیشن میں ہم بتا سکیں؟ اور آپ Assure کریں گے، ہاؤس میں جو ہے، وہ ہم بات کریں گے۔

جناب سپیکر: ایک ٹائم دے دیں، ٹائم بتادیں ان کو۔

وزیر آبپاشی: کل انشاء اللہ، پرسوں بارہ بجے وہ ادھر آ گئے ہونگے۔

جناب سپیکر: جی تھینک یو جی۔ ملک قاسم خان صاحب، As per rule مونږه دوه دوه کال اټینشن اخلو خو تاسو د پاره، خصوصی دغه ما گلستان صاحب او تاسو، خو دوه دوه خبرے پرے اوکړئ، فالتو تقریرونه پرے مه کوئ۔ جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، څومره ټائم نه چه زمونږ سات کال اټینشن تاسو سره پراته دی چه دا یو خو د راوستو او د دے د ډیر شکر گزار یم خو هغه ډیر ضروری ضروری چه کوم دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم الله جی، دا شے څه دے، څه وئیل غواړے؟

ملک قاسم خان خٹک: میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ انتظامیہ کوہاٹ ٹنل کو Operate کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ایگزاسٹ فین صحیح طریقے سے کام نہیں کرتے بلکہ اکثر بند رہتے ہیں جس سے ٹنل میں دھواں جمع ہو جاتا ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے، نیز روشنی کا صحیح انتظام نہیں ہے۔ ٹنل کے وسط میں اکثر لال پوائنٹس ہوتے ہیں، لہذا ٹنل انتظامیہ کو حکم دیا جائے کہ ٹنل کو صحیح طریقے سے Operate کرے۔ جناب والا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، دا به څوک، دا خو زیاتے دے جی، که رشتیا دا هر څه خراب وی۔ جی دا بشیر بلور صاحب، فوری کول غواړی۔

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، زۀ یو خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: دا جی کال اټینشن دے ، په دے ډیبیټ نه کیږی۔

قائد حزب اختلاف: دا ډیره اهم مسئله ده۔

ملک قاسم خان خٹک: ډیره اهم مسئله ده جی۔

جناب سپیکر: نه رولز کښے دا نشته جی۔

قائد حزب اختلاف: نه جی، دا ډیره اهمه مسئله ده۔ دا کال اټینشن باندے هغه زمونږ ریکارډ زما په ریکویسټ باندے ریکارډ رااوتلو جی، مسئله ډیره دغه شوے ده او۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر(بلدیات)}: وایمه جی دا ټولے مسئلے اهم دی، د هر چا مسئله اهم ده جی۔

ملک قاسم خان خٹک: جنوبی اضلاع د پاره مونږه خپل۔۔۔۔۔

سینئر وزیر(بلدیات): اسمبلئ ته چه هر څوک راځی او څه پوائنټ کوی نو هغه ټولو د پاره اهم خبره وی خو زما د جواب اجازت دے جی، جواب اوکړم د دوی؟

جناب سپیکر: او اجازت دے۔

سینئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب، دا ستاسو علم کښے ده، د این ایچ اے سره د دوئ دا ټنل دے خو ما دا خپل ډیپارټمنټ سره خبره اوکړه، هغوی وائی چه مونږه د این ایچ اے د جی ایم سره خبره کوؤ انشاءالله د دے مسئلے حل کولو د پاره۔ مونږ دوئ له تسلی ورکوؤ چه دا مسئله مونږ زر تر زره حل کوؤ خو این ایچ اے والو سره مونږ خبره کوؤ، دا هغوی سره دے ، 'نیشنل هائی وے اتهارټی' سره، دا زمونږ د صوبے سره تعلق نه لری خو زمونږ صوبه کښے دا زمونږ ورکس اینډ سروسز والا وائی چه مونږ هغوی سره خبره کوؤ، دا مسئله دوئ پخپله حل کوی۔

جناب سپیکر: خو جی ذاتی طور ئے Pursue کړئ، ذاتی طور ئے Pursue کړئ چه ورځ دوه نه وانوړی جی۔

سینئر وزیر(بلدیات): بالکل، بالکل جی۔

جناب سپیکر: ملک گلستان صاحب، ملک گلستان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ولے جی؟ دا گورہ ملک صاحب، بس دومرہ بس وہ کنہ جی، ما پرے رولنگ ورکړو کنہ جی۔ جی ملک گلستان صاحب۔

جناب گلستان خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ انتخاب، ضلع ٹانک میں ضلعی رابطہ آفیسر نے غیر قانونی طور پر دو سب انجینئرز بنام رضوان اللہ اور رحمت اللہ کو ورکس اینڈ سروسز میں بھرتی کیا جو کہ اختیارات سے تجاوز ہے جبکہ سب انجینئر کی بھرتی کے اختیارات پبلک سروس کمیشن کے پاس ہے، لہذا ان دو سب انجینئرز رضوان اللہ اور رحمت اللہ کو فوراً برطرف کیا جائے اور ان کی تنخواہیں روک دی جائیں اور ڈی سی او ٹانک کے خلاف غیر قانونی بھرتی پر سخت کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، زما پہ حلقے کښے دا دوہ سب انجینئرز بھرتی شوی دی د ډیر ټائم نہ او ما تہ ئے تکلیف دا دے چہ زۀ کلہ ھم چیف انجینئر صاحب تہ ورځمہ نو ھغہ ما تہ وائی چہ ستا پہ حلقے کښے خو سب انجینئر پورہ دی جبکہ دا دوہ سب انجینئرز چہ کوم دی، دا غیر قانونی طور باندے بھرتی شوی دی۔ د سب انجینئر بھرتی کولو اختیار ضلعی رابطہ افسر سرہ شتہ ھم نہ، دا د پبلک سروس کمیشن پوسټونہ دی۔ لہذا زما دا ریکویسټ دے د دے ایوان پہ وساطت باندے چہ دا سب انجینئرز د برطرف کړے شی او د دوئ تنخواہ گانے د رکاؤ شی، تر اوسہ پورے دوئ تہ تنخوا گانے ملاویږی، دا غیر قانونی بھرتی دہ، پہ دے باندے د دغہ چہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز کی طرف سے جناب بشیر بلور صاحب، یہ ہمارے معزز رکن کو جی جواب دے دیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ښنگہ چہ دوئ اوفرمائیل، دا ما تہ چہ کوم جواب راغلے دے، دا دواړہ سب انجینئرز مونږ ډسمس کړی دی خو ھغوی ھائیکورټ تہ تلی دی او کورټ کښے Stay order ئے راغستے دے او دا ډی سی او چہ کوم دا اپوائنټمنټس کړی وو، ھغہ ډی سی او خلاف ھم انکوائری آفیسر، نوم ئے دے جی، د پاپولیشن ویلفیئر ډیپارټمنټ میجر ظفر علی آفریدی

چه دے ، د هغے انکوائری آفیسر لګیدلے دے ، چه انکوائری اوشی نو د هغه خلاف به حکومت ضرور ایکشن اخلی۔

جناب ګلستان خان: جناب منسټر صاحب خبره اوکړه جی، زهٔ په دیکښے دا دغه کول غواړم چه اوسه پورے په دے باندے نه څه قسم Stay شته بلکه دا کیس په هائیکورټ کښے نه، دوئ صرف سول کورټ ته چرته لاړ دی، سینیئر سول جج سره دا کیس دے او هغے کښے د Stay هیڅ ذکر نشته۔ زهٔ دا وایم چه دوئ-----

سینئر وزیر (بلدیات): زهٔ دا ایشورنس ورکوم چه Stay نه وی نو سبا نه به هغوی دفتر ته نه راځی-----

جناب ګلستان خان: سر، جی Stay نشته ورباندے ، مطلب دا دے چه دا-----

سینئر وزیر (بلدیات): بس چه نه وی نو سبا نه به دفتر ته نه راځی۔

جناب ګلستان خان: دا تاسو چیف انجینئر یا سیکرټری صاحب راوغواړئ، په دے باندے هیڅ قسم Stay نشته۔

سینئر وزیر (بلدیات): که Stay نه وی ، کیس عدالت کښے وی، هغوی ته Stay نه وی ملاؤ شوے نو هغوی دواړه به Dismiss شی۔

جناب اسرار الله خان ګنډاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی اسرار خان ګنډا پور صاحب، خو یو دغه دا دے چه د فضل الله، کوم نن دا بله دهماکه اوشوه او دا پکښے شامل کړئ نو زما په خیال ښه به وی۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: هاں جی، زبانی ئے پکښے شامل کړئ۔ جی اسرارا لله خان ګنډاپور صاحب۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir.

جناب ثاقب الله خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ریکویسټ دا دے چه د رول Relaxation کیږی نو زمونږ هم یو ریزولیوشن دے جی، هغه د دهشت ګردئ سره دے ، پرون هم تاسو سره خبره کړے وه چه د هغے هم اجازت ملاؤ شی۔ تهینک یو۔

جناب سپیکر: دواړه به Move کړئ جی، دواړه۔ جی اسرارالله خان گنډاپور صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، پہلے میں ذرا Explain کر لوں کہ میرے باہر جانے کو چیئر پر عدم اعتماد نہ سمجھا جائے بلکہ بلور صاحب کے پاس میں اس ڈرافٹ کو چھوڑ گیا تھا اور اب یہ ان کا میں شکر گزار ہوں سر، میں استدعا کرتا ہوں کہ 240 کے تحت 124 کو Suspend کر کے قرارداد لانے کی مجھے اجازت دی جائے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی اوشو، اوشو جی۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members to move their resolutions? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The ‘Ayes’ have it. The rule is suspended and the Members are requested to please move their resolutions one by one. Ji, Israrullah Khan Gandapur Sahib.

قرارداد

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: "یہ صوبائی اسمبلی خیبر بازار اور ضلع شانگلہ میں ہونے والے دھماکوں میں قیمتی انسانی جانوں کی ضیاع پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے، ان کے ورثاء کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اس دھماکے کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ ساتھ ہی یہ اسمبلی جی ایچ کیو راولپنڈی پر حملے میں شہید ہونے والے جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہے، ان کے ورثاء کے صبر و ہمت کو سلام پیش کرتی ہے، نیز افواج پاکستان کی جانب سے مختصر وقت میں کامیاب آپریشن کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہے"۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: د حکومت د طرف نه مونږ دا قرارداد پیش کوؤ۔

"یہ صوبائی اسمبلی خیبر بازار اور ضلع شانگلہ میں ہونے والے دھماکوں میں قیمتی انسانی جانوں کی ضیاع پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے، ان کے ورثاء کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اس دھماکے کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ ساتھ ہی یہ اسمبلی جی ایچ کیو راولپنڈی پر حملے میں شہید ہونے والے جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہے، ان کے ورثاء کے صبر وہمت کو سلام پیش کرتی ہے، نیز افواج پاکستان کی جانب سے مختصر وقت میں کامیاب آپریشن کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہے"۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member/Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously. Mr. Saqib Khan Chmkani to please move his resolution.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ لکه تاسو ته چه پته ده جی، دا یو گریک سوشل ورکر دے، هغه زمونږه وطن ته راغلو، زمونږ صوبے ته راغلو او کالاش کمیونټی کښے به ئے کار کولو۔ هغوی ته به ئے د ښکلو او به، د هغوی نور کارونه به ئے کول او د رضا کار په طور باندے کول جی، هغه دهشتگردو Kidnap کړے دے جی او افغانستان نورستان کښے دے جی، بدنامی زمونږه کیږی، زمونږه میمله ئے Kidnap کړے دے نو دا هم دهشتگردی ده جی او دے نه مخکښے چه زۀ ریزولیوشن وایم، زۀ به جی ستاسو په وساطت دے ملګرو ته یو بل خواست هم کومه جی، شانګله کښے، خیبر بازار پیښور ښار کښے او په پنډئ کښے چه کوم شهیدان شوی وو، هغوی د پاره مونږ ملګری دعا ګانے اوکړو، دا خو بے ګناه دی، شهیدان دی، دوئ خو خدائے بخښلی دی، پکار ده چه مونږه دعا کوؤ چه په هغے کښے یو جز ضروری وی چه کوم دهشتګرد کار کوی چه د هغوی د تباهئ دعا اوکړو چه خدائے هغوی غرق و تباه کړی او خدائے د هغوی زمونږ د وطن نه اوکاږی جی۔ دا ریزولیوشن پیش کومه۔

“This Assembly strongly condemns the kidnapping of the Greek’s Social Worker, Athen Vachoice Varoinus from the Kalash Valley. Mr. Varoinus not only preserved the Kalash Valley structure but also provided civic facilities to the poor persons of Kalash Valley.

He was a guest of the people of NWFP and his kidnapping is the worse possible act of terrorism. This Assembly through the Federal Government demands from the Government of Afghanistan and NATO Forces to use its influence and resources in Nuristan, Afghanistan for the immediate release of Mr. Varoinus". Thank you very much, Sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ایک قرارداد اور ہے، اگر اجازت ہو تو اس کو پھر پیش کردیں جی۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب، زما هم یو ریزولیوشن دے جی، ستاسو په ټیبل پروت دے جی۔

جناب سپیکر: ستاسو څه شے دے جی؟

جناب احمد خان بہادر: زما هم یو ریزولیوشن دے۔زما ریزولیوشن ډیر مختصر دے جناب۔

جناب سپیکر: جی احمد خان بہادر صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: تهینک یو، جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر، څنګه چه زیات تر زمونږه د دے ممبرانو په نالج کښے به دا وی یا چه زمونږه د اسلام آباد نه یا د پیښور نه یا د کراچئ نه فلائیټونه بهر ملکونو ته ځی، د سفر دومره ټائم وی چه د اووه ګهنټو نه واخله د شلو ګهنټو پورے د هغه ټائم وی، په هغے کښے د هر څه Entertainment مونږ ته برابر بندوبست وی، که مونږ ویډیو ګیم کوؤ، مونږ ته پکښے شته، هر قسم د انډیا فلمونه پکښے وی، د پاکستان فلمونه پکښے وی، موسیقی پکښے وی، جناب سپیکر صاحب، ما چه کوم شے نوټ کړے دے، هغه دا چه کوم فلائټ کښے زهٔ تلے یمه او ما هغه Attendant نه د قرآن مجید ډیمانډ کړے دے، هغوی سره قرآن مجید نه وی۔ جناب سپیکر، زما دا قرارداد دے او زما هاؤس ته ریکویسټ دے چه دا Unanimously پاس شی جی۔

"یہ صوبائی اسمبلی پختونخوامرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ پی آئی اے کے بین الاقوامی
پروازوں میں مسافروں کی سہولت کیلئے قرآن مجید کے نسخے رکھے جائیں"۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. خان بہادر صاحب! پھر اگر کوئی پڑھے گا نہیں تو بڑی بے حرمتی کی بھی بات ہوگی۔
بہر حال آئٹم نمبر 8 اینڈ 9---

ملک قاسم خان خٹک: سر، ما دا ریزولیوشن درلیږے دے۔

جناب سپیکر: دا څه تا ما له راوړے دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: او جی، ما درلیږلے دے۔

جناب سپیکر: کله؟ نشته، دلته ټیبل باندے نشته دے۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Item No. 8 and 9: the honourable Minister for Social Welfare and Women Development, NWFP, to please move-----

(قطع کلامیاں)

مسودہ قانون

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، یہ آپ کا اصل کام ابھی شروع ہوا ہے۔ بشیر بلور صاحب! اس طرف ذرا توجہ دے دیں۔ ہماری اسمبلی کی جو سب سے پرائم ڈیوٹی ہے، جو ہماری اولین ذمہ داری ہے، وہ ہے لیجسلیشن، قانون سازی اور آپ کی قانون سازی کا سٹیج ابھی لیٹ آیا ہے۔ سب حضرات سے، معزز اراکین سے میری درخواست بھی ہے کہ کوئی بھی ہال نہ چھوڑیں، یہ لیجسلیشن میں تھوڑی دلچسپی لیں۔ یہ ایک ضروری آئٹم ہے، اس پر آپ لوگ وہ توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ honourable Minister for Socail Welfare and Women Development, NWFP, to please move that 'the NWFP Establishment of a Commission on the Status of Women Bill, 2009' may be taken into consideration at once. Honourable Miinister for Social Welfare please. Bismillah, ji.

Ms. Sitara Ayaz (Minister for Social Welfare): I wish to move that 'the NWFP Establishment of a Commission on the Status of Women Bill, 2009'-----

(شور)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، د دوئ یوه خبره ده، دا اوکړئ نو، هغوی روان دی۔ ځه هغوی د رنه اووتل، اوس به ورپسے بیا ورځو۔

جناب سپیکر: او بنه، بنه۔ بنه مفتی صاحب کښینئ جی۔ بی بی، تهٔ لږه کښینه۔

(ہنگامہ)

جناب سپیکر: کښینئ جی، کښینئ تاسو۔ که په هره خبره داسے مروریږئ نو، لږ کښینئ جی۔ هغه درانی صاحب اووتلو-----

(شور)

جناب سپیکر: یہ اپوزیشن کے ممبر کہہ رہے ہیں-----

(شور)

جناب سپیکر: نه، نه، هغه هسے هم تنګیږی۔ کښینئ جی، کښینه۔ میاں افتخار صاحب، جی بسم اللّٰه۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، ستاسو په اجازت، تاسو هغلته هم چه کوم بهر درانی صاحب سره خبره اوکړه، د جانان صاحب یوه خبره وه هغلته د زکواة په حواله باندے، ما منسټر صاحب سره هم خبره اوکړه، د دوئ کومے پیسے چه راغلے دی، هغه Lapse شوی هم دی، د هغے نه به زیاتے پیسے مونږه دوئ ته هغلته لیږو او هر رنګه کمے چه پکښے که وی، هغه به هم پوره کوؤ، د دوئ به پوره تسلی کوؤ، دیکښے به هیڅ کمے هم نه وی۔ زهٔ درانی صاحب ته خواست کوم چه هغه واپس دے ځائے ته راشی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! خوشحاله شوے ؟ (قہقہہ)

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه، نه، هغه هسے هم ځی، تهٔ هم ورپسے روان یے۔ اوس جی دا آنریبل منسټر فار سوشل ویلفیئر، بی بی، بسم اللّٰه جی۔

Minister for Social Welfare: I wish to move that 'the NWFP Establishment of a Commission on the Status of Women Bill, 2009' may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the NWFP Establishment of a Commission on the Status of Women Bill, 2009' may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Clause 1, since no amendment has been moved by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment in paragraph (a) and (h) of Clause 2: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in paragraph (a) and (h) of Clause 2 of the Bill. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، ما جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ یہ ڈسٹرکٹ کمیٹیز کو۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، د ایوان ټائم بچ کولو د پاره او هغے نه مخکښے هم ما آنریبل منسټر صاحبے سره۔۔۔۔

جناب سپیکر: هم دغه وایم، لږ مختصر جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: خبرے کړے وے، په دے باندے ما غوښتل چه دا ډسټرکټ کمیټیانے د نه جوړیږی خو هغوی سره ما خبره اوکړه، کلاز 2 کښے چه زما دوه کوم Amendments دی، دواړه Withdraw کوم، سر۔

جناب سپیکر: ډراپ کوئ ئے ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی۔

جناب سپیکر: تهینک یو جی، دا یو خو Withdrawn، هغے ته ځو کنه جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): که ستا سو اجازت وی نو زهٔ به ئے اووایم۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, Mr. Speaker. This is Clause 2 of sub Clause (c) 'Department' means the Government of NWFP, Zakat, Ushr, Social Welfare and Women Development Department. اب یہاں پر ہمارے پاس دو ڈیپارٹمنٹس ہیں۔ زکواۃ و عشر علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے That is a separate Department having a separate portfolio, separate Minister، تو یہ ذرا وضاحت کر لیں کہ اس کا مقصد کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، بی بی! بسم اللہ، اس کی وضاحت خالی، Explanation, explain۔

وزیر برائے سماجی بہبود: یہ منسٹری جو ہے جی، دو ہیں لیکن اس کو ہم ابھی تک ہم نے Separate نہیں کیا ہے، The Secretary is one, so we are always، ہم اس کو یہی کہتے ہیں کہ Ministry of Zakat and Ushr, Women Development, Social Welfare-----

Mr. Speaker: تھیک شوہ جی۔ As amendment is withdrawn, therefore, original para (a) and (h) of Clause 2 stand parts of the Bill. Amendment in para (d) of Clause 2: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in para (d) of Clause 2 of the Bill. Saqibullah Khan sahib, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا هم جی، هم هغے سره چونکه تعلق ئے دے، د ډ سټر کټ کمیټۍ سره جی، نو زهٔ Withdraw کومه جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. As the amendment has been withdrawn, therefore, the original para (d) of Clause 2 stands part of the Bill. Amendment in sub clause (2) of the Clause 3: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 3 of the Bill. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Mr.Speaker. Sir, I request to move that in Clause 3 sub clause (2) may be substituted by the following, namely:

'The Commission shall consist of not less than nine and more than fifteen female members including a Chairperson'.

Minster for Zakat, Social Welfare: I agree.

Mr. Speaker: Agree?

Minister for Zakat, Social Welfare: Yes.

Mr.Speaker: Agreed. The motion before the House is that amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in sub clause (2) of Clause 3: Mr Saqibullah Khan, to please move his amendment.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 3 after the existing sub clause (2), the following new sub clause (2A) may be inserted, namely:

'(2A) The Chairperson and members shall be persons of integrity, good standing and repute, having the knowledge of laws related to women; and fully apprehend social, economic and legal problems, faced by women.'

جناب سپیکر: کمیشن New shape ته غواړے جی؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، تو کچھ وضاحت چاہتے ہیں کیا؟

سردار اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں یہ جو ابھی کلاز گزر گئی ہے۔

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جو کلاز پاس ہو گئی ہے، اس کے متعلق میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو آپ نے Replacement کر دی ہے، اس میں پہلے میں تو Criteria تھا کہ There shall be person of the integrity, standing, experience, knowledge, education وغیرہ، تو اب جب یہ Replace ہو گئی ہے تو اس کیلئے Criteria وغیرہ تو پھر ابھی کچھ بھی نہیں ہو گا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا Criteria مونږ په دیکښے Insert کړه جی۔ دا که تاسو خالی '2' وایئ کنه جی، Criteria, we have reinserted there۔

جناب سپیکر: 2 A میں یہ Insert ہو گئی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: 2A میں Insert ہو گئی جی۔

جناب سپیکر: Addition ہو گئی ہے۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir.

Mr. Speaker: Minister, Social Welfare, Bi Bi!
Minnster for Social Welfare: I agree.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendments in sub clause 3 of Clause 3: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment.
Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 3 in sub clause (3) after the word 'Government' the words 'with preference given to female Members of the Provincial Assembly of NWFP' may be added.
جناب سپیکر صاحب، مونږ سره ډیر Colleagues دی چه کوم Highly qualified دی، زمونږ پارټیانو هم په هغوی باندے Trust کړے دے، مونږه دا غواړو چه Preference په دیکښے هغوی ته ملاو شی۔

جناب سپیکر: تاسو وایئ چه فیمل ممبرز پکښے شامل شی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی، جی۔

جناب سپیکر: Preference د دوئ ته ورکړے شی؟ جی بی بی! تاسو څه وایئ؟

Minister for Social Welfare: I agree.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clause 4 & 5. Amendments in sub clause (2) of Clause 4 and in para (d) of sub clause (1) of Clause 5. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in clause 2 of clause 4 and in para (d) of sub clause (1) of Clause 5 of the Bill. Mr. Saqibulah khan, please.
Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that the word 'his' occurring twice in sub clause (2) of clause 4 and occurring once in paragraph (d) of sub clause (1) of Clause 5 may be substituted by the word 'her'.

جناب سپیکر: Minor changes ہیں She and her۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، 'His' چه دے، هغه په آئین کښے، د قانون لاندے Gender specific نه دے خو چه چرته مونږ ته پته ده چه کمیشن کښے ټولے زنانه دی نو بیا خو پکار ده چه هغے کښے زما خیال دے-----

Mr. Speaker: Ji, Bi Bi! Agree?

Minister for Social Welfare: I agree.

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendments in sub clause (1) of Clause 5: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 5 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 5 sub clause (1), the word 'he' may be substituted by the word 'she'. هم هغه خبره ده سر، د زنانو په باره کښے

جناب سپیکر: د زنانو د سټینډ۔ جی، بی بی!

Minister for Social Welfare: Is the same, او جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. یہ میرے خیال میں بہتر نہیں ہوتا کہ آپ لوگ آپس میں بیٹھ کر اتنی چھوٹی چھوٹی اس میں خواہ مخواہ-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زهٔ د منسټر صاحبے سره د اجلاس نه مخکښے ناست ووم او مونږه په دے باندے بحث کړے دے او دوئ زما سره په دے باندے Agree شوی دی، دا ټول مونږه Thrash out کړی دی۔

جناب سپیکر: بنه Before drafting۔ جی، بی بی۔

وزیر برائے سماجی بہبود: جی کہ د اسمبلئ ٹائم مونږه بچ کړو او زهٔ اووایم چه په کوم کوم باندے مونږه Agree شوی یو د دوئ سره، د کلاز 6 پورے ټول Agree شوی یو مونږه په دے باندے۔

جناب سپیکر: نه جی، دا One by one به څو جی۔

وزیر برائے سماجی بہبود: نو که One by one څئ نو ټهیک ده۔

جناب سپیکر: One by one به څو، دا Legal requirement دے۔ Amendment in sub clause (2) of Clause 5: Mr. Sauqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 5 of the Bill. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 5 sub clause (2), the words 'the occurrence of the vacancy' may be substituted by the words 'such occurrence'.

دا سر، لږ غوندے Vague وو، هغه هم د ټهیک کولو د پاره Vagueness-----

Mr. Speaker: Yes, 'such Occurrence'.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سر، لږ Vagueness وو په دے اوریجنل ډرافټ کښے نو د هغے د ختمولو د پاره مونږه 'Such occurrence' لګولے دے۔

Mr. Speaker: Agree. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in sub clause (2) of Clause 6: Mr. Saqibullah Chamkani, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 6 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 6, sub clause (2), the word 'may' may be substituted by the word 'shall'.

جناب سپیکر صاحب، ‘Shall’ ولے دے چه Mandatory نه وی نو د هغه وجے نه مونږه دا ریکویسټ کړے دے ، نور خو Discretion دے ، که کیږی او که نه کیږی، د دے نه بغیر خو کار به نه چلیږی جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, you agree?
Minister for Social Welfare: Yes.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.
Voices: Yes.

جناب سپیکر: بڑی Slow، تعداد تو کافی ہے لیکن آواز بڑی Slow آرہی ہے، کم از کم ‘Yes’، ‘No’ تو آپ لوگ کہہ سکتے ہیں، اگر Amendment نہیں لا سکتے۔ Those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clause 7: Amendment in paras (d), (e) and (g) of Clause 7. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendments in paras (d), (e) and (g) of Clause 7 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 7, paragraphs (d), (e) and (g) may be deleted and the rest of paragraphs in the said Clause may be re-numbered. جناب سپیکر صاحب، په دیکښے-----

جناب سپیکر: دا که دومره ترے Delete شی، نو What is the use of this Bill, what will remain، تو کیا رہ جائے گا؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه جی هیڅ پرابلم به نه وی، هیڅ پرابلم به نه وی جی۔ البتا دا بعضے خیزونه چه Overlapping ترے ختموؤ۔ البته په دیکښے دا (g) چه دے ډسټرکټ ګورنمنټ، نو آنریبل منسټر صاحبه به هغه Rephrase کړی۔

جناب سپیکر: بی بی! تاسو څه وایئ؟ آنریبل منسټر، سوشل ویلفیئر، جی۔

وزیر برائے سماجی بہبود: جی، بالکل دا ‘d’ او ‘e’ به ترینه Delete کړو، They want to keep (g) ترے نه Delete کوؤ، دا به پکښے Rephrase شی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے سماجی بہبود: ډسٹرکٹ کمیټز، دا ډسٹرکټ کمټیز به پکښے پاتے شی، (g)‘ provide guideline to a District Committee’، نو Rephrase به شی۔ که اوغواړو دا به Delete شی جی (d) and (e) او (g) به پاتے شی۔

جناب سپیکر: Agree یئ تاسو؟

وزیر برائے سماجی بہبود: او جی، Rephrase به شی دا District Committees۔

مفتی کفایت اللہ: دا کوم تاسو Delete کول غواړئ؟

وزیر برائے سماجی بہبود: (d) and (e)، او (g) به پاتے شی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Member as amended may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments as amended are adopted and stand part of the Bill. Amendment in sub-clause (1) of Clause 8: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-clause (1) of Clause 8 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 8 sub-clause (1), the words ‘and shall be presided over by the Chairperson’ may be deleted.

سر، چیئر پرسن ھسے ھم Presiding کوی نو کله چه ھغه نه وی نو بیا به چا ته Power delegate کیږی، بل څوک به کوی نو د ھغے څه ضرورت نشته دے ځکه مونږه دا اوکړل۔

جناب سپیکر: بی بی څه وائی، Agreed؟

Minister for Social Welfare: Agree, Sir.

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in sub-clause (2) of Clause 8:

Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-clause (2) of Clause 8 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 8, sub-clause (2), the word 'Chairperson' may be substituted by the words 'Minister for Social Welfare, NWFP'.

جناب سپیکر صاحب، تر څو پورے چه پروسیجر جوړ نه وی نو بیا خو ډائریکشنز د منسټر صاحبے پکار دی، چیئرپرسن، په هغے کښے چه پروسیجر جوړ شی، گورنمنټ به پروسیجر جوړوی، د هغے د ډائرکشنز لاندے به شروع کیږی۔

جناب سپیکر: چیئر پرسن تا سو Replace کوئ، Amend کوئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: چه کله جوړ شی نو بیا به هغه پرے Act کوی۔

جناب سپیکر: بی بی! ته به د دے سره خامخا Agree یا یے کنه جی؟

وزیر برائے سماجی بہبود: جی سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in sub-clause (3) of Clause 8: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-clause (3) of Clause 8 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 8 sub clause (3), the words 'such member, as Government may appoint' may be substituted by the words 'the senior most member of the Commission'.

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان صاحب! د لته کښے یوه خبره کوم، دا سنیارټی به څنگه Determine کیږی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: په دے سر، زما یو، تاسو ته به جی راغلے وی، بل نوټس ما ورکړے دے جی۔

جناب سپیکر: په ممبرز کښے به Determine کیږی څنگه دا سنیارټی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ما تاسو ته بل Amendment Propose کړے دے ، په هغے کښے دا مالیکلی دی چه 'Of the Commission' دا به زۀ، سر، ستاسو سره هم پروت دے جی، په هغے کښے 'by appointment' دا دی چه In the proposed-----

جناب سپیکر: دا وروستو دے ، وروستو راروان دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: د دے سره دے ، سر۔ In the proposed sub clause (3) of Clause 8, after the word 'Commission' the words 'by appointment' may be added.

جناب سپیکر: ہاں، یہ ابھی آیا ہے۔

وزیر برائے سماجی بہبود: یہ ابھی آیا ہے کہ 'By appointment'، بیا به ډیره ګرانه وی چه سنیارټی دغه کړی، زۀ د دے تائید کوم۔

جناب سپیکر: نو دا به په هغے پسے اووایو کنه۔

جناب محمد زمین خان: دا Appointments چه دی نو دا Discretion دے۔

وزیر برائے سماجی بہبود: دا Discuss د شی، By appointment, not seniority۔

جناب سپیکر: د دے سره Related، ثاقب اللہ خان صاحب، ثاقب اللہ خان صاحب۔
Mr. Saqibullah Khan, to please move his second amendment in sub-clause (3) of Clause 8 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: تهیک شوه جی۔ I request to move that in the proposed sub clause (3) of Clause 8, after the word 'Commission', the words 'by appointment' may be added.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in sub clause (4) of Clause 8: Mrs. Shazia Tehmas Bi Bi, to please---------

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, it`s 'Miss' Shazia Tehmas.

Mr. Speaker: Miss Shazia Tehmas, to please move her amendment in sub clause (4) of Clause 8 of the Bill. Miss Shazia Tehmas khan Bi Bi.
Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 8, in sub clause (4), the words ‘two-third’ may be substituted by the words ‘one-third’.
Mr. Speaker: Quorum is two-third and you want one-third.
آنسہ شازیہ طہماس خان: جی بالکل، چونکہ سر، شروع میں یہ Paid نہیں ہے، یہ سارا اسٹاف کمیشن کا Voluntarily کام کرے گا، تو Initial stages پہ اتنا بڑا فورم اگر اس کیلئے شرط رکھیں تو مجھے خدشہ یہ ہے کہ شاید کمیشن اپنی میٹنگز پورے طریقے سے، فعال طریقے سے انجام نہیں دیگا، لہذا اسے ‘Two-third’ کی بجائے ‘One-third’ کر دینا چاہیئے۔
Mr. Speaker: Ji, Agreed?
Minister for Social Welfare: I agree.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment after existing sub clause (4) of Clause 8: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment after existing sub clause (4) of Clause 8 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، لږ مخکښے Clarification کوم چه په دغه کښے هم زما یو Proposed amendment شته دے۔ په Proposed amendment کښے یو ټکے ما Add کړے دے، هغه به بیا تاسو ته، I request to move that in Clause-----
جناب سپیکر: جی، جی، دا اوریجنل اول Move کړئ، نو دا د ممبر دا دغه چه دے-----
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: هغه به وایم سر، دا مے ستاسو نوټس ته راوستل-----
جناب سپیکر: د ممبر دا دغه چه دے، دا Willful-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: هغه دا ده، دا Move کړئ جی پلیز، بسم الله جی۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I request to move that in Clause 8 after the existing sub-clause (4), the following new sub clause (4A) may be inserted, namely:

'(4A) A member of the Commission who fails to attend two consecutive meetings shall stand terminated from the membership of the Commission.'

(قطع کلامی)

جناب ثاقب الله خان چمکنی: هغه زهٔ وایمه کنه، سر

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب، زما والا دغه چه دے-----

جناب ثاقب الله خان چمکنی: چه زهٔ دا Proposed دغه اوکړمه جی، نو بیا د هغے نه پس به دا کوؤ-----

جناب سپیکر: بنه، دا Absentia نه څنګه Determine کیږی چه دا Willful-----

جناب ثاقب الله خان چمکنی: دا سر، د دے د پاره ما تاسو ته دغه درکړے دے نو که تاسو ما ته اجازت راکړئ نو زهٔ به هغه هم وایمه۔

Mr. Speaker: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in proposed sub clause (4A) of Clause 8 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Sir. I request that in the proposed sub clause (4A) of Clause 8 after the word, 'who' appearing in line, the word 'willfully' may be inserted.

جناب سپیکر صاحب، مقصد دا دے چه چا ته ضرورت وی، دا میټنګ به په میاشت کښے یو ځل کیږی جی خو چه د چا څه مجبوری وی یا څه وی نو هغه خو ټهیک ده چه هغه را نه شی، پروسیجر دے، خو چه د چا مجبوری نه وی او بس خپله خوښه ئے ترے جوړه کړی وی نو چه Responsibility ورکوؤ او بیا کوی ئے نه، او بیا ډیر داسے دغه اخلی نو پکار ده چه مونږه ئے دغه کړو۔

جناب سپیکر: نه، خو ثاقب الله خان، که یو سړے بیمار وی یا په جیل کښې وی۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: سر، هغه Willful خو نه ده کنه سر، هغه خو Willful نه ده کنه جی، بیمار Willful خو نه دے کنه جی۔

جناب سپیکر: دا د Willful سره ټهیک شوه کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ټهیک شوه، زۀ څکه وایم چه Willful ده۔

جناب سپیکر: دا ټهیک شوه۔ جی بی بی، تاسو څه وایئ جی؟

وزیر برائے سماجی بہبود: دا داسے ده جی لکه څنګه دوئ اووئیل چه دا خو As a voluntary دغه دے او خلق، نو دا Two چه دے، It's too short، دغه چه دے لکه دوه څله رانغلل لکه درے څله به مونږه واچوؤ چه که درے میاشتے هغه رانغلل Without any، د څه مجبورئ نه بغیر نو Then هغه، He said 'two'، هغه به Three کړو مونږه جی-----

جناب سپیکر: بی بی! په دیکښے دا دوئ خو Willful، زما په خیال-----

وزیر برائے سماجی بہبود: هغوی 'Two' وئیلی دی، مونږه به ئے 'Three' کړو کنه جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ما ته هیڅ اعتراض نشته دے بالفور که 'تهری' هم کړی، خیر دے څه فرق نه پریوځی خو مقصد دا دے چه دغه ته هم اوګورئ۔

Minister for Social Welfare: Willfully out----------

(شور)

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، منسٹر صاحبہ نے Amendments لائی ہیں۔

جناب سپیکر: Willful، میرے خیال میں یہ ٹھیک رہے گا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: منسٹر صاحبہ کی طرف سے آئیگی، سر۔

Mr. Speaker: ہاں، ہاں۔ Now the motion before the House is that the amendment as amended, moved by the honourable Member in the already proposed amendment, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment as amended is adopted and stands part of the Bill.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر صاحب، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، ذرا اسکو کلیئر کر دیں، سر۔ میں پہلے بھی پانچ سال رہا ہوں، اس اسمبلی میں اس دفعہ لیجسلیشن میں بہت اچھی Interest بھی لی جارہی ہے اور اب اسکو بڑا اچھا Conduct کیا جاتا ہے لیکن سر، ایک چیز، اس دن بشیر بلور صاحب نے بھی اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا تھا، جب ایک ممبر Amendment لاتے ہیں تو کیا وہ اپنے Amendment میں اسی وقت Amendment کر سکتے ہیں؟ یہ Precedent بنے گا، ذرا اس کی وضاحت کر دیں تاکہ کل۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، کم از کم چه زما کوم Amendments دی، د هغے نوټس ما ورکړے دے۔ سر، دا چه کوم Proposed دوه ما کړی دی، د دے ما نوټس ورکړے دے او هغه تاسو ته ملاؤ شوے دے، هغه Propose شوے دے او سر، دا ریکویسټ خو یو ځل عبدالاکبرخان صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوئ په اصل کښے مخکښے نوټس راکړے دے۔ که داسے راتګ شی نو بیا خو به د قابو نه اوځی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، خو په دیکښے زهٔ تاسو ته یو بل ریکویسټ کومه۔ په دغه سیشن کښے دا شوی دی او د قاضی صاحب په بل کښے شوی دی۔ قاضی صاحب په پوائنټ آف آرډر باندے په هغه وخت کښے او نه دریدو، ما رولنګ غوښتے دے، تاسو وایئ چه بیا به ئے ورکړم۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: خیر ہے، خیر ہے۔ اچھا ہے کہ تھوڑی دلچسپی لے لیں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ آپ لوگ۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس کی Objection کو بھی میں مانتا ہوں، ثاقب خان کی، میں صرف کلیئر کرنا چاہتا تھا جو آپ نے کر دیا کہ انہوں نے نوٹس دیا تھا اور اسکی وجہ سے ویسے نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: نو، نو، قاضی صاحب، میں تو چاہتا ہوں کہ آپ لوگ دلچسپی لے لیں۔ یہ خالی کرسیوں کو دیکھ کر مجھے یاد آتا ہے کہ جب ہماری اصلی ڈیوٹی آجاتی ہے تو اپ لوگ کرسیاں خالی مجھے چھوڑ دیتے ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، یوه ټیکنیکل خبره ده جی، په هغے باندے رولنګ تاسو Reserve کړے دے۔ قاضی صاحب دا نه شی وئیلے چه په هغے باندے داسے نه شی راتلے چه ترڅو پورے رولنګ نه وی ورکړے شوے۔

جناب سپیکر: پہ Appropriate time باندے بہ زۀ دا پورہ رولنگ درکوم۔
Ji, Clause 9. Amendment in Clause 9 of the Bill: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ دا د ډسټرکټ کمیټیانو دے نو زۀ Withdraw کوم سر۔ پہ نائن کښې هم، کلاز 9 او کلاز 10، پہ دواړو کښې چہ زما Amendments دی، زۀ دواړه Withdraw کومہ۔

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn; therefore, the original Clause 9 stands part of the Bill. Amendment in Clause 10: This is also withdrawn?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، پہ نو او دس دواړو کښې Withdraw کومہ نو تاسو کہ د دواړو تپوس کوئ، سر-----

Mr. Speaker: As the amendment in Clause 10 is also withdrawn, therefore, the original Clause 10 also stands part of the Bill.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اس میں ضرورت نہیں ہے جی، جب ایک Mover خود Withdraw ہو جاتا ہے۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، تاسو بہ تپوس کوئ چہ Section so and so is accepted are not, I think پہ رولز کښې دا دی چہ تپوس بہ کوئ۔

جناب سپیکر: آگے، آگے۔آگے جائیں گے جی انشاءاللہ۔ Clauses 11 to 12: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 11 to 12, therefore, the question before the House is that Clauses 11 to 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 11 to 12 stand part of the Bill. Clause 13: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 13 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 13 the word ‘Chairperson’ occurring twice may be substituted by the words ‘Secretary of Commission’.

جناب سپیکر صاحب، فنانشل دغه دی، ډی اے او چه دے ، هغه پکار ده چه بیورو کریټ وی، هغه نه شی کیدے جی۔

Mr. Speaker: Ji, Bi Bi! Agree?

Minister for Social Welfare: Agreed, ji.

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clause 14: Mr. Saqibullah Khan, to please move his amendment in Clause 14 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that in Clause 14 the words 'as may be prescribed' may be substituted by the words 'as prescribed by GFR'.

د جنرل فنانشل رولز مطابق په دیکښے هر څه شته دے جی، تاسو ته جی As a Chairman دا پرابلم راځی نو د هغه پرابلم ختمولو د پاره مونږه دا ریکویسټ کړے وو۔

Mr. Speaker: Agreed Bi Bi?

Minister for Social Welfare: Agreed Sir.

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clauses 15 to 16: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 15 to 16, therefore, the question before the House is that Clauses 15 to 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 15 to 16 stand part of the Bill. Clause 18: Mr. Saqibullah Khan, to please move his amendment in Clause 18 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، د دے نه پس یو څو چه کوم Amendments زما دی، دا د ډسټرکټ کمیټئ حوالے سره دی خو چونکه ما د آنریبل منسټر صاحبے سره دا منلی دی چه دغه کیږی نو زۀ سر، ریکویسټ کوم چه کلاززـ18, 19ـــــ

جناب سپیکر: One by one به Withdraw کوئ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بنه سر، زۀ په کلاز 18 کښے خپل Amendment withdraw کوم۔

Mr. Speaker: As the amendment in Clause 18 has been withdrawn by the honourable, therefore, the original Clause 18 stands part of the Bill. Clause 19: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 19 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زۀ Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. As the amendment has been withdrawn, therefore, original Clause 19 stands part of the Bill. Clause 20: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 20 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زۀ Withdraw کوم جی۔

Mr. Speaker: As the amendment has been withdrawn, therefore, the original Clause 20 stands part of the Bill. Clause 21: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 21 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, this also relates to District Committees, I withdraw my amendment.

Mr. Speaker: As the amendment has been withdrawn, therefore, the original Clause 21 stands part of the Bill. Clause 22: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 22 of the Bill.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا هم Withdraw کوم جی۔

Mr. Speaker: As the amendment has been withdrawn, therefore, the original Clause 22 stands part of the Bill. Clause 23: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause

23 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 23 stands part of the Bill. Clause 24: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 24 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, this also relates to the District Committees, I withdraw my amendment.

Mr. Speaker: As the amendment has been withdrawn, therefore, original Clause 24 stands part of the Bill. Clause 25: Mr. Saqibullah Khan, to please move his amendment in Clause 25 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: Since this amendment has also been withdrawn, therefore, the original Clause 25 stands part of the Bill. Clause 26: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 26 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان خان: جناب سپیکر صاحب، زۀ دا هم واپس کوم۔

Mr. Speaker: واپس۔ Since this amendment has also been withdrawn, therefore, original Clause 26 stands part of the Bill. Clause 27: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 27 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زۀ Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since the amendment has been withdrawn by the mover, therefore, original Clause 27 stands part of the Bill. Clause 28: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 28 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 28 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 28 stands part of the Bill. Clause 29, amendment in sub-clause (1) of Clause 29: Mr. Saqibullah Khan, to please move his amendment in sub-clause (1) of Clause 29 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Janab Speaker Sahib! I withdraw this amendment, Sir

Mr. Speaker: As the amendment has been withdrawn, therefore, original sub-clause (1) of Clause 29 stands part of the Bill. Amendment in sub-clause (2) of Clause 29: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-clause (2) of Clause 29 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Janab Speaker Sahib! I request to move that in Clause 29, sub-clause (2), the words 'while the reports of a District Committee shall be submitted to Zilla Nazim and laid before Zilla Council of a District concerned' may be deleted.

جناب سپیکر صاحب، اوس تاسو اندازۂ اولگوئ چه ضلع کونسل نه، د ضلع ناظم دوئ به څه ستیټس وی، نو هسے هم پکار دا ده چه ډسټرکټ کمیشن چه دے ، هغه به پراونشل کمیشن ته رپورټ کوی، چیئرمین دغه دے۔ زۂ وایم چه سر، دا د Delete شی، والله نو بهتر به وی څکه چه اوس که فرض کړه سبا ناظمان نه وی، ضلع کونسل نه وی بیا نو دے څنګه ایډمنسټریټر به وی؟ نو زۂ دا ریکوسټ کومه جی چه ډسټرکټ کمیشن پکار دے چه د پراونشل کمیشن ماتحت هسے هم وی، دا هسے هم دے ځائے ته رپورټ کوی، بیا پراونشل دے ، دا به چیف منسټر صاحب ته هسے هم Productive دے جی۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر، بی بی۔

وزیر برائے سماجی بہبود: ټهیک ده جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clause 30: Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 30 of the Bill. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I request to move that clause 30 may be deleted.

جناب سپیکر سر، Delegation of powers آنریبل منسټر صاحب سره هسے هم شته دے ، کمیشن سره مخکښے شته دے خو دلته چه تاسو کله وایئ چه

یره سیکرټری، ستاسو ایډیشنل سیکرټری دے جی 'سیکرټری ټو کمیشن'، بیا کمیشنر، ډپټی کمشنر یا ډی سی او د دوئ چه کوم سکیلز دی، دا داسے دی چه اکثر کله داسے هم اوشی چه ایډیشنل سیکرټری سینیئر وی کمشنر رینک نه، کله داسے اوشی جی ډی سی او چیئرپرسن شی او کمشنر ئے 'سیکرټری ټو کمیشن'، هغه نه ایډیشنل سیکرټری سینئر وی نو دیکبنے به ټیکنیکل پرابلم جوړیږی نو ځکه ما اووئیل چه د دے ضرورت نشته، دا کلاز د Delete شی۔

Mr. Speaker: Minister for Social Welfare, ji.

وزیر برائے سماجی بہبود: ټهیک ده جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in the long title and preamble: Mr. Saqibullah Khan, to please move his amendments in the long title and preamble of the Bill. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، چه څنګه مونږه ډسټرکټ لیول نه چونکه هم اومنل نو زهٔ به دا هم Withdraw کومه، سر۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او سر۔

Mr. Speaker: As the amendment has been withdrawn, therefore original long title and Preamble stands part of the Bill. 'Passage Stage': the honourable Minister for Social Welfare and Women Development, NWFP, to please move that 'the NWFP Establishmennt of a Commision on the Status of Women Bill, 2009, may be passed. Honourable Minister for Social Welfare and Women Development, please.

Minister for Social Welfare: I wish to move that 'the NWFP Establishment of a Commission on Status of Women Bill, 2009' may be passed.

Mr.Speaker: The motion before the House is that the NWFP Establishment of a Commission on the Status of Women Bill, 2009

may be passed? Those who are in fvour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed with amendment by Mr. Saqibullah Khan Chamkani and Miss Shazia Tehmas, MPA`s.

(تالیاں)

جناب بشیراحمد بلور{سینئر وزیر(بلدیات)}: جناب سپیکر، زۀ یوه خبره کول غواړمه۔

جناب سپیکر: ولے نه جی؟ بشیر خان! بسم اللّٰه جی۔ بشیر خان بلور صاحب کا، جی!

سینئر وزیر(بلدیات): د ټولو نه مخکښے جی زۀ د ثاقب اللّٰه شکر گزار یمه چه د دے دومره خواری کوی لیجسلیشن کښے چه بیا دا 'بل' داسے آرگنائز شی چه هغه بیا سبا پرابلم جوړ نه شی او بل زما دا ریکوسټ دے تاسو ته چه دا مونږ د لیډی ریډنگ هاسپیټل سره چه بله ورځ کومه دهماکه شوے وه جی، هغے تقریباً باون کسان شهیدان شوی دی او تقریباً سو کسان زخمیان وو او هلته هسپتال والا ډیر ښه کار کړے دے او ټولو خلقو ډیر زیات محنت کړے دے، ډاکټرانو او چیف ایگزیکټیو نه تر لاندے چپړاسی پورے او مونږ هغه Appreciate کوؤ چه هغه څومره دا Continuously دهماکے کیږی او هغوی ډیرے ښکلے طریقے سره د خلقو سره Treatment کوی۔ دا زۀ فلور آف دی هاؤس-----

جناب سپیکر: دا ښه کار دے، ښه کار ته Appreciation پکار دے جی۔ دا ډیر ښه کار شوے دے۔ لیډی ریډنگ ته واقعی زۀ خپله تلے وومه، ډیر ښه کار او ښه سروس ئے ورکړے دے جی۔

تحریک التواء پر بحث

Mr. Speaker: Item No. 10: Mr. Muhammad Zamin Khan Advocate, to please start discussion on your Adjournment Motion No. 81, already admitted for discussion under rule 73 of the Procedure and Coduct of Business Rules, 1988. Muhammad Zamin Khan.

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی۔ شکریه، جناب سپیکر۔ جناب والا، زما تحریک التواء د آئی ډی پیز باره کښے دے۔ زۀ به لږ دا Read out کومه بیا به پرے دے

ایوان ته د هغے حالت زار کیږدمه۔ زما عرض دا دے ، "اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم اور فوری نوعیت کے معاملے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ آئی ڈی پیز کو صوبائی حکومت سہولیات فراہم کرنے میں ناکام ہوئی اور بعضے علاقوں کے آئی ڈی پیز کے ساتھ امتیازی اور سوتیلی ماؤں جیسا سلوک کیا گیا۔ یہاں تک کہ دیر پائیں اور دیر بالا کے پرامن علاقوں میں پناہ لینے والے متاثرین کی کیمپوں میں بجلی تک نہیں دی گئی"۔ جناب سپیکر ، په دے تاسو هم پوهه يئ او دا ټول هاؤس پرے پوهه دے چه نن سبا زمونږه ملک د تاريخ د دے خطرناک او نازک ترين موړ نه تيريږي۔ دا داسے وخت دے چه هر طرف ته ژړا او فرياد دے ، افسوس دے ، خفګان دے ، مايوسي ده، وينے بهيږي، لاشونه لګه د مردارو پراته وي۔ دے وخت کښے پکار دا ده چه مونږه د مينے ورورولئ، اتحاد او اتفاق مظاهره اوکړو او د يو بل ګلے خفګان د څه وخت د پاره شاته کيږدو، سياسي رقابتونه شاته کړو چه د دے د موجوده حالاتو مقابله اوکړو۔ جناب والا ، چونکه وخت ډير ليټ دے او هاؤس تقريباً خالي دے چه کوم زمونږه سينيئر ممبران دي، هغوی ډ سکشن کښے زياته حصه هم اخلي، هغوی ټلي هم دي او نور ممبرانو هم او تاسو هم ستړي شوي يئ خو دا معامله چونکه ډيره Sensitive ده، حساس ده، په دے وجه زهٔ د دے هاؤس مخے ته دا څو ګزارشات ما څکه کيښودل غوښتل چه د وخت د نزاکت په وجه باندے ملګري په دے باندے خپل اظهار خيال اوکړي او د داسے قسمه مسائلو، مشکلاتو په شريکه باندے مقابله اوشي۔ جناب والا ، ما چه څنګه په دے خپل تحريک کښے وئيلے دي چه يره دا آئي ډي پيز د مختلف علاقو نه راغلي وو کله چه دا الميه شروع شوه، د سوات، بونير، دير پائين نه دوئ راغلل۔ زمونږه د دير پورے يا د ميدان پورے زهٔ ځان څکه محدود کومه، د هغه ځائے او د بونير او د سوات د آئي ډي پيز د سټيټس لږ فرق وو، هغه وجه دا وه چه د سوات او د بونير نه خلق چه راااووتل، هغوی ټول Down Districts ته راغلل څکه هلته حالات داسے وو چه څوک په هغه پرامن علاقه، په ضلعو کښے دننه نه وو چه هغوی پاتے شوي وو نو هغوی لاندے رااووتل او زهٔ به ورته د هغوی خوش قسمتي وايمه په دے وجه چه کله هغوی رااووتل نو حکومت هغوی ته ټرانسپورټ مهيا کړو، په سوات کښے خو وائي چه هغه خلقو د سرکاري ګاډو د سهولت نه فائده واغسته او لاندے ډسټرکټس ته

راغلل۔ زما علاقه کښے چه کوم هغه خلق چه وسائل ورسره وو په څه طریقه باندے ئے Manage کړل او لاندے راغلل خو چه کوم غریب خلق وو، د هغوی وس نه کیدو، وسائل ور سره نه وو، ګاډی ورسره نه وو، هغوی لاندے رانغلل او په دیر بالا او دیر پائین کښے چه کوم متاثره خلق وو نو هغه پر امن علاقو ته راغلل او هلته کښے یا په کیمپونو کښے او یا د کیمپونو د Walls نه بهر-----

آوازیں: کورم پوره نه دے۔

جناب سپیکر: هاں؟

جناب محمد زمین خان: کورم پوره دے جی، کورم پوره دے۔

سینیئر وزیر بلدیات: نه جی، ډیره اهمه خبره ده خو اپوزیشن کښے یو کس دے، بل څوک نشته والله، دا څنګه عمل اوشو، پکار خو دا وو چه ټول اپوزیشن والا ناست وے، اهمه خبره کوی۔

(قہقہے)

مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، زما پوائنټ دا دے چه ډیره اهمه خبره کیږی او دا اجلاس هم حکومت راوغوښتے دے لیکن تاسو کاؤنټنګ اوکړئ جی، کسان پوره دی۔

Mr. Speaker: Count it down.

(شور/ہنگامہ)

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ارباب صاحب! څه وایئی؟

(قطع کلامیاں)

Minister for Agriculture: Mr. Speaker Sir, Mr. Speaker Sir-----

جناب سپیکر: جی، جی، ارباب صاحب۔

وزیر زراعت: دے مفتی صاحب دا اوفرمائیل چه دا ډیره اهم او ضروری او Important خبره ده او زمین خان هغه مسئله آن دی فلور آف دی هاؤس ډسکس کوی، پکار ده چه دا مسئله دے ډسکس کوی، بلور صاحب دوئ ناست دی، سینیئر منسټران ناست دی، حکومت ناست دے چه د مسئلے حل مونږه اوباسو۔ دا سبا ته او بله ورځ۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، کورم خو پوره شو۔

وزیرزراعت: مفتی صاحب! دا دے باندے زور مه اچوا جی چه دا زمین خان خپله مسئله بیان کړی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوشماره ئے۔

مفتی کفایت اللہ: ما تاسو ته پوائنټ آف آرډر پیش کړے وو جی۔

جناب سپیکر: ته ئے اوشماره جی چه ستاسو د زړه نه شک اوځی۔ هغه اوشماره، پخپله ئے او شماره جی۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن اسمبلی نے خود گنتی کی)

جناب سپیکر: ځان هم پکښے او شماره، هیر نه کړے ځان۔

مفتی کفایت اللہ: تیس کسان۔

جناب سپیکر: او تاسو سره؟

(قطع کلامیاں/قہقہے)

جناب سپیکر: بیا اوشماره جی۔ تاسو، د اسمبلئ سټاف د اوشماری۔ تاسو کښینئ جی، دا شماری۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: *کورم پورا ہے، آپ بیٹھ جائیں۔* مفتی صاحب، تاسو غلط اوشمارل۔ جی زمین خان، بسم اللہ جی، مختصر کړه او چه بل هم در پسے څوک که څه وئیل غواړی نو۔

جناب محمد زمین خان: او گزارش مے دا وو جی چه کله دا خلق په دیر کښے Stuck شول، لاندے رانغلل۔ زمونږ خو مصیبت دا وو چه بیا په ملاکنډ کښے کرفیو وه، تلل راتلل زمونږه نه شو کیدے، حالات ستاسو د مخے وو۔ جناب والا، کله چه لاندے خلق هم رانغلل نو زمونږه بد قسمتی دا وه چه دلته کښے د دیر رجسټریشن بند شو، هلته خلقو ته خوراک نه ملاویدو۔ حکومت متاثرینو ته ریلیف ورکولو د پاره یو ریلیف کمشنر مقرر کړو چه هغه په 'ډاؤن ډسټرکټس' کښے یا په بره ډسټرکټس کښے چه کوم خلق لاندے نه وو راغلی چه هغوی ته ئے ریلیف مهیا کړے وے۔ جناب والا، د هغه سلسله کښے د وزیر اعلیٰ صاحب په هاؤس کښے یو میټنګ شوے وو او هغے کښے ما درخواست کړے وو چه دا مسائل چونکه ډیر دی، مونږ کله په یو افسر پسے ځو، کله په بل افسر پسے ځو، دے له یوه کمیټی جوړول پکار دی د دے هاؤس، هغوی مهربانی اوکړله او کمیټی ئے جوړه کړه د بشیر خان په سربراهئ کښے چه زمونږ دا مسائل زمونږه معزز ممبران کښینی او هغه ډسکس کړی او متعلقه چه څوک افسران وی، هغه راځی، هغوی ته هغه سهولیات بر وقت Provide شی۔ جناب والا، دے باره کښے چه یو مسئله دا مونږ ته پیښه وه چه دے ضلع کښے ریلیف کمشنریټ به د سوات او بنیر خلقو ته چه څه ئے لیږل، هغه به ئے لیږل خو زمونږه د دیر خلق نا امید وو او هغوی ته د ریلیف سامان به ئے نه لیږو۔ ما به ترے واپس واغستو او بیا په زور به مے دا هر څه اولیږل خو چه هلته به لاړل، بیا په متاثرینو به تقسیمیدو نه۔ جناب والا، په دے باره کښے دا د 'آج' اخبار یو Cutting زۀ درلیږمه، دے پورے خلق هلته تنګ شوی وو متاثرین، چه دا یو ناظم، خلقو ته هلته امداد نه ملاویدو، د دے ځائے نه سامان تلے وو خو متاثرینو ته نه ملاویدو نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کومه علاقه، میدان علاقه؟

جناب محمد زمین خان: او جی، او۔ هغه احتجاجاً جی استعفیٰ ورکړے وه۔ ما هغے بارے کښے بیا هغه ناظم سره رابطه اوکړه چه دا د استعفیٰ خبرے نه دی، په دے باندے به مونږ خبرے اوکړو، یواځے په دے ځائے کښے دا مسئله نه ده، دلته هم ده۔ بیا داسے اوشوه جی چه زمونږ د دیر چه کوم متاثرین، دلته هم بیا داسے اوشو جی چه زمونږ د دیر چه کوم متاثرین دلته راغلی وو نو د هغوی

رجسټریشن هم بند شو او هلته چه څوک وو نو د هغوی رجسټریشن هم نه کیدو۔ د هغے د پاره خو ما یو Separate دلته هم راوړے دے ، کوئسچن مے هم راوړے دے او ایډجرنمنټ په سوشل ویلفیئر ، په هغے خو به بیا ځان له دغه کوؤ۔ جناب والا ، خو دلته چه کله رجسټریشن بند شو ، زۀ نه پوهیږم چه ولے بند شو؟ کله په منسټر صاحب پسے ځه چه دا چا کار دے ، کله په سیکرټری صاحب پسے ځه، کله په ریلیف کمیشنر صاحب پسے ځه، کله د شیخان پسے ځه او کله په چیف منسټر صاحب پسے ځه، سوال او منت، زاری چه زمونږ دے خلقو سره زیاتے دے ، ظلم دے۔ دغه سلسله کښے چه زبانی دغه باندے او نه شوه، ما یو درخواست چیف منسټر ته اولیکلو، یو خو دا چه هلته څه داسے کلی وو چه هغے کښے کارروائیانے شوے وے او خلق د کلو نه راوتی وو او هغه ئے په Conflict area کښے نه وو ورکړی، نو ما وزیر اعلی صاحب ته درخواست اوکړو چه دا کلی په هغے کښے شامل کړئ ځکه چه خلق دلته لاندے راغلی وو یا هلته کښے وو، دا هم زۀ یو کاپی تاسو ته درلیږمه، سر۔ هغه چیف منسټر مهربانی اوکړله لاندے عملے ته ئے او لیږو او دا څلور میاشتے پرے تیرے شوے خو تر اوسه پورے پرے کارروائی نه ده شوے جی۔ جناب والا ، دغه سلسله کښے ما بیا یو بل درخواست وزیر اعلیٰ صاحب ته ورکړو، هغے باندے چه کوم 'ډاؤن ډسټرکټس' کښے به هغه وو ضلعی، چه زبانی زۀ خو ستړے شوم، ما وئیل کیدے شی په Written باندے څه کارروائی اوشی او زما خلقو ته چه کوم تکلیف دے ، کوم مصیبت دے هغوی ته نو شاید د هغوی هغه مشکلات کم شی۔ جناب والا ، بیا بشیر خان زمونږ عزتمند مشر دے ، زۀ هغه پسے هم لاړم او دا د هغوی یو، لږ دا In writing زۀ درلیږمه، بشیر خان غریب پکښے هم دغه او لیکل چه د دوئ دا رجسټریشن د اوشی، دغه مسئله سپیکر صاحب، لا حل طلب ده جی۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، اس پر یہ اتنی لمبی تقریر کر چکے ہیں اور مزید ٹائم بھی لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جو بیچارے Affected ہوتے ہیں، ان کو تو بولنے دو نا، کچھ دیتے بھی نہیں ہو۔

جناب محمد زمین خان: دغه رجسټریشن نه کیدو په وجه هغه خلقو ته خوراک۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو Mover ہوتا ہے، وہ Minimum thirty minutes بات کر سکتا ہے اور دوسرا یہ دیکھیں نا میرے پاس کاغذ ہی کاغذ آ رہے ہیں۔

جناب محمد زمین خان: ما په دے وجه جناب والا، د ځان سره دا بزنس رولز ایښودو، ما وئیل کیدے شی شوک په دے باندے خبرے اوکړی نو د رول 76 چه کوم دا پرووېژن اوګورے، دیکښے مونږ سره نیمه ګهنټه، جناب والا، دا کله نه رجسټریشن نه کیدو په وجه هلته خلقو ته د اوسه پورے چه کوم مراعات نورو متاثرینو ته ملاؤ دی، دوئ ته اوسه پورے، هغه دیر کښے چه کوم خلق Stuck شوی وو، هغه تر اوسه پورے نه دی ملاؤ شوی او خلق د اوسه پورے احتجاج کوی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب والا، کورم پوره نه دے او دا قانونی طور باندے کارروائی نه شی کیدے او زهٔ ستاسو توجه دے طرف ته را ګرځول غواړم چه دا کارروائی قانونی طور څنګه کیدے شی؟

جناب محمد زمین خان: ځکه زهٔ خو دے خلقو-----

جناب سپیکر: جی؟

جناب محمد زمین خان: هلته منتخب کړے یمه، زهٔ ئے دلته رالیږلے یمه، د هغوی احساسات، د هغوی جذبات، د هغوی هغه غوښتنے هغه خو به دلته زهٔ اوړم ځکه چه زهٔ ترجمانی کومه، که شوک ئے اوری او که نه اوری۔

جناب سپیکر: جی دے باندے بل شوک به خبره کول غواړی، هاں؟

(شور)

جناب محمد زمین خان: زهٔ پرے په خپل ټرن کښے خبره اوکړمه جی نو بیا به، دا مسئلے دی چه زهٔ دا-----

جناب سپیکر: دا دوه منټو کښے جی Wind up کړه، خپله خبره Wind up کړئ جی دوه منټو کښے۔

جناب محمد زمین خان: دا زهٔ د حکومت وړاندے ځکه ایږدمه چه دا حل طلب مسئلے دی نو په دے وجه کیدے شی چه د دے مسئلے حل رااوځی، د دے سره جی-----

مفتی کفایت اللہ: کورم پوره نه دے جی۔

جناب محمد زمین خان: د دے سره جی یو بله مسئله Attach شوه چه هغه د سټوډنټانو د فیسونو مسئله وه -----۔

Mr. Speaker: Count it down, count down the quorum.

جناب محمد زمین خان: پوره دے جی، تاسو ئے اوشمارئ۔ زما مسئله جی که کورم پوره نه دے ، زما عرض دا دے چه زهٔ Mover یمه، حکومت ناست دے ، دوئ به ئے واوری -----

جناب سپیکر: ابھی زمین خان،آپ خاموش ہو جائیں۔اجلاس کو بدھ مورخہ 14اکتوبر 2009ء کی صبح دو بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 14اکتوبر 2009ء بروز بدھ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)